کامیاب زندگی گزارنے کیلئے بخاری و مسلم
سے ایک ہزار احادیث کا انتخاب

اللہ اللہ

حضور کی باتیں

تالیف
امام یوسف بن اسماعیل نبہانی

ترجمہ
مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

کامیاب زندگی گزارنے کیلئے بخاری و مسلم
سے ایک ہزار احادیث کا انتخاب

اللہ اللہ
حضور کی باتیں

تالیف
امام یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ

ترجمہ
مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... اتحاف المسلم

مولف .... امام یوسف بن اسماعیل نبھانی

ترجمہ کا نام .... اللہ اللہ حضور ﷺ کی باتیں

مترجم .... مفتی محمد خان قادری

زیر اہتمام .... ملک محبوب الرسول قادری

اشاعت بار اول .... جنوری 1999ء

اشاعت بار دوم .... جولائی 2002ء

قیمت .... [redacted] =روپے

ناشر .... کاروان اسلام پبلیکشنز لاہور

الاھداء

صحابیٔ رسول

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

کے نام

○ جن کا بیان ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ قلمبند کرتا تھا مجھے کچھ لوگوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حالتِ خوشی میں ہوتے ہیں اور کبھی حالتِ ناراضگی میں، اس لیے تم آپ کی ہر بات نہ لکھا کرو۔ اس بات کے زیرِ اثر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض باتیں لکھنا چھوڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے سارا معاملہ عرض کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تم میری گفتگو لکھا کرو کیونکہ

"میری زبان سے حق ہی صادر ہوتا ہے۔"

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں ان کے پاس ذخیرہ احادیث مجھ سے زیادہ تھا کیونکہ میں احادیث یاد کرتا اور وہ انہیں تحریر فرمایا کرتے۔

محمد خان قادری

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کچھ ترجمہ کے بارے میں

کافی عرصہ ہوا مخدوم العلماء استاذی المکرم حضرت العلام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ بندہ کے پاس جامع رحمانیہ شادمان تشریف لائے اُن کے ساتھ ایک نوجوان بھی تھے۔ آپ نے اُن کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا یہ مولانا محمد اسلم علوی رضوی کے بھتیجے محمد طیب صاحب ہیں۔ یہ امام نبہانی کی کتاب "اتحاف المسلم" کا ترجمہ کروانا چاہتے ہیں۔ مَیں اس مقصد کے تحت اُنہیں لے کر تمہارے پاس آیا ہوں آپ اس کا ترجمہ کر دیں اور یہ اسے طبع کروا دیں گے، بندہ کے لیے بڑی سعادت کی بات تھی کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارشاداتِ عالیہ کی خدمت نصیب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پہ یہ کام شروع کر دیا گیا۔ اس کی توفیق سے یہ کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اصلاً تو یہ امام منذری اور امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا اُمتِ مُسلمہ پر احسان ہے۔ بحمداللہ بندہ کو اس کی خدمت نصیب ہوئی اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا شکر ادا کروں کم ہے۔ قبلہ شرف صاحب مدظلہ العالی کو بھی اللہ تعالیٰ دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے جو اس عظیم کام کا وسیلہ بنے۔ یہ کتاب اس حوالے سے نہایت ہی قیمتی اور انمول تحفہ ہے کہ اس سے زندگی کے تمام گوشوں و شعبوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے رہنمائی لی جا سکتی ہے۔

مولانا محمد اسلم شہزاد مکی نائب امیر عالمی دعوتِ اسلامیہ کے علم و عمل میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے جنہوں نے پروف ریڈنگ میں بندہ کے ساتھ تعاون کیا۔

یہاں الحاج شیخ محمد عارف کا شکریہ بھی ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے کتاب کی طباعت میں تعاون فرمایا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہماری راہنمائی کا ذریعہ اور آخرت کے لیے ذخیرہ بنا دے۔

"اللّٰھم ارنا الحق حقًا وارزقنا اتباعہ اللّٰھم ارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ"

اسلام کا ادنیٰ خادم

محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات

بمطابق ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

از مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ بخاری و مسلم میں سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے حافظ کبیر امام زکی الدین عبد العظیم منذریؒ کی کتاب "الترغیب والترھیب" سے اخذ کیا ہے۔ ان میں سے بعض کو امام بخاری و امام مسلم دونوں نے اور بعض کو ان میں سے کسی امام نے روایت کیا ہے۔

امام رحمۃ اللہ تعالیٰ مذکورہ کتاب کے خطبہ میں تحریر فرماتے ہیں: "میں نے اس موضوع پر بخاری و مسلم سے اور دیگر کتب میں جو کچھ ہے تمام کو جمع کر دیا ہے اور ان میں سے کسی شے کو ترک نہیں کیا۔ تبویب و ترتیب میں بھی میں نے انہی کی اتباع کی ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی کی ہے تو اس کی حکمت اہلِ معرفت پر آشکار ہو گی اور میں نے وہ ابواب ہی ترک کر دیے جن پر بخاری و مسلم سے روایت نہ ملی، بعض مواقع پر عنوان بڑا جامع تھا مگر میں نے وہاں بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک کی روایت پر ہی اکتفا کر لیا، بعض اوقات حدیث کا متعدد مقامات پر تکرار رہا تو اس پر میں

تے تنبیہ کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس مبارک کتاب و تحریر سے ہماری مراد کامل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم ہر اس شے سے معافی مانگتے ہیں جس پر زبان پھسلی ہو یا اس میں ذھول کا دخول ہوا ہو یا اس پر نسیان غالب آیا ہو کیونکہ ہر مصنف باوجود کوشش، محنت، گہرائی نظر اور طویل فکر کے باوجود ان اشیاء سے بچ نہیں سکتا تو پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کے پاس وقت قلیل، دشواریوں کا ہجوم، دل کی پریشانی، وطن سے دُوری اور اس کے پاس کُتب موجود نہ ہوں، بعض ابواب میں ترتیب مناسب نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے مقام کا کامل استحضار نہ تھا۔ اس لیے حسب توفیق ان کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام، جب آپ امام کی کتاب کی ضخامت، اس میں ابواب کی کثرت اور ان کا تنوع ملاحظہ کریں اور یہ بھی جان لیں کہ امام نے یہ کتاب کاتب کو زبانی تحریر کروائی تھی تو واضح ہوجائے گا کہ یہ کام ایسی عظیم روحانی طاقت کے بغیر نہیں ہوسکتا جو امام کو اللہ تعالیٰ نے بطور عطیہ عطا فرما رکھی تھی اور یہ امام مشہور اور بڑے حفاظِ اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے اگرچہ خطبہ میں لفظ ابواب کا ذکر کیا ہے مگر وہاں لفظ کتاب ذکر کرتے ہیں اور باتحت ترغیب و ترھیب (شوق و خوف) پر مشتمل احادیث کا ذکر کر دیتے ہیں، البتہ کتاب البعث جس پر کتاب کا اختتام ہوا ہے وہاں فصول کا ذکر کیا ہے کیونکہ وہاں احادیث ایسی حکایات کی صورت میں ہیں جو سعادت مندوں کو جنت اور بدبختوں کے لیے دوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں اور ترغیب و ترھیب میں ظاہر نہ تھیں۔ ہم نے بھی ان کی اتباع میں ایسے ہی کیا ہے۔

واضح رہے امام نے غالب طور پر امام بخاری و مسلم کے علاوہ بھی راویوں کا تذکرہ کیا ہے مگر ہم نے صرف ان دونوں پر ہی اکتفاء کیا ہے اور کسی کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ "مشکاۃ المصابیح" کے مصنف امام ولی الدین تبریزی نے کیا۔ کسی جگہ حکمت کے تحت ان کے علاوہ کا بھی ذکر ہے۔ بعض اوقات امام نے اصل حدیث کسی اور محدث سے ذکر کر کے کہا اس کی مثل بخاری یا مسلم نے بھی روایت کی یا اسے بخاری اور مسلم نے طویل یا مختصر روایت کیا۔ ہم نے اس کا تذکرہ یُوں کا تُوں کر دیا ہے۔ ہاں ایسا معاملہ بہت ہی قلیل ہے۔

ہم نے بھی امام کی اتباع میں ان دونوں کی متعدد احادیث کو حدیثِ واحد کی صورت میں ذکر کیا ہے اور اگر کسی جگہ انہوں نے حدیث کی شرح کی تھی ہم نے اسے حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے۔ بہت دفعہ انہوں نے مناسب ابواب کی وجہ سے احادیث میں تکرار کیا ہے کبھی اس پر تنبیہہ کرتے اور کبھی نہیں کرتے۔ ہم نے ان کی اتباع کی مگر اکثر طور پر تنبیہہ کی ہے۔ اس مختصر کتاب میں جن احادیث کا تکرار ہوا ہے ان کی تعداد ساٹھ ہے۔

امام نے متفق علیہ حدیث کے لیے "ق" کا لفظ اِستعمال کیا تھا ہم نے وہاں بخاری و مُسلم کی تصریح کر دی تاکہ ہر کوئی اس پر آگاہ ہو سکے اگرچہ وہ اس اصطلاح سے آگاہ نہ ہو۔

امام شعرانی کا ارشاد گرامی

امام منذری کی جلالت اور ان کی کتاب " الترغیب والترھیب" کی اہمیت پر امام شعرانی کا یہ قول شاہد ہے جو اُنہوں نے اپنی کتاب " لواقع الانوار القدسیۃ

فی بیان العہود المحمدیہ" میں نماز تسبیح پہ کثیر احادیث ذکر کرنے کے بعد تحریر کیا۔ اسے بھائی واضح رہے ہم نے جن دلائل کا تذکرہ کیا یہ وہی ہیں جنہیں امام منذری نے ذکر کیا اور یہ صحیح ترین روایات ہیں۔ نماز تسبیح پہ دلائل کے حوالے سے امام نووی کے کلام میں "کتاب الترغیب والترھیب" پیشِ نظر نہ ہونے کی وجہ سے اضطراب پیدا ہوا، کیونکہ یہ کتاب امام ابنِ حجرؒ کے دور سے پہلے مشہور نہ تھی۔ امام ابنِ حجر نے کسی آدمی کے ترکہ میں یہ کتاب دیکھی تو وہ اس کے مسودہ کو محفوظ کر کے لوگوں کے سامنے لائے۔ اگر امام نووی نے اسے دیکھا ہوتا تو وہ ضرور امام منذری سے ذکر کرتے کیونکہ وہ بہت بڑے ائمہ حفاظ میں سے تھے۔

تالیف کا سبب

اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ بنا جب میری کتاب الانوار المحمدیہ (جو المواھب اللدنیہ کا اختصار ہے) طبع ہوئی اور اسے اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ عطا فرمائی اور وہ عالمِ اسلام میں پھیلی تو اس کے دس سال بعد ایک جزائری عالم شیخ عبداللہ قرشی (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے اور ان کی برکات سے نوازے) کا خط موصول ہوا جس میں انہوں نے مذکورہ کتاب کی تعریف و مدح کی اور ساتھ کہا آپ حافظ منذری کی کتاب الترغیب والترھیب کا اختصار کریں اور الانوار المحمدیہ کی طرح ہی اعراب کے ساتھ شائع کریں اس سے لوگوں کو بہت نفع ہوگا، لیکن مجھے ہمت نہ ہو رہی تھی کیونکہ میں جانتا تھا یہ کتاب بڑی طویل ہے اور مصنف نے جن مقاصد کے لیے یہ کتاب تحریر کی ہے اس کا تقاضا یہ

ہے کہ اس میں کوئی شے حذف و خارج نہ کی جائے۔ اس کتاب کے اختصار کا آج ۱۲ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز اتوار تک میرے ذہن میں تصور تک نہ تھا۔

اچانک میں اپنے گھر بیروت میں تھا میں نے اس کتاب سے کچھ احادیث نقل کیں تو خیال آیا کیوں نہ اس کا اختصار کرتے ہوئے اس میں سے بخاری و مسلم کی احادیث کو الگ مستقل کتاب میں جمع کر دیا جائے۔ پھر یہ خیال مستحکم ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کام ہو گیا۔ میں نے اس کا نام "اتحاف المسلم بما ورد فی الترغیب والترھیب من احادیث البخاری و مسلم" رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے حسن قبولیت عطا کرے۔ آئیے اب مقصود کی طرف بڑھتے ہیں۔

اتحاف المسلم

بما ورد في الترغيب والترهيب
من أحاديث البخاري ومسلم

تأليف

يوسف بن إسماعيل النبهاني

رحمه الله ونفع بعلومه آمين

وبذيل صحائفه

شرح لما أبهم من ألفاظه ملخص من « الترغيب والترهيب »
للحافظ المنذرى رحمه الله تعالى

الطبعة الأولى

١٣٧٠ هـ — ١٩٥١ م

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

باب ۱

اخلاص اور حُسنِ نیّت کا بیان

صدق واخلاص اور حسنِ نیت :-

۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کرتے سُنا کہ پہلی امتوں میں سے تین افراد سفر پر نکلے (بارش کی وجہ سے) ایک پہاڑ کی غار میں انہوں نے پناہ لی۔ اچانک پہاڑ کی ایک بڑی چٹان اس غار کے منہ پر گر پڑی جس سے غار کا منہ بند ہوگیا۔ انہوں نے محسوس کیا اب یہاں سے نکلنے کی ایک ہی صورت ہے کہ اپنے کسی نیک عمل کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں۔ ان میں سے ایک نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہوئے کہا میرے والدین بوڑھے تھے ہر شام میں اپنے بچوں اور بیوی سے پہلے ان کی خدمت میں دودھ پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن (بکریوں کیلئے) درخت کی تلاش میں دور نکل گیا حتیٰ کہ جب میں شام کو واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں ان کا حصہ دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں دودھ کا برتن ہاتھوں میں لیے ان کی بیداری کے انتظار میں کھڑا رہا حتیٰ کہ وہ اپنے وقت پر بیدار ہوئے اور انہوں نے

دور ہو گیا، اے اللہ اگر وہ عمل صرف تیری رضا کے لئے تھا تو اس چٹان کو ہمارے راستے سے دور فرما۔ تو اس کے بعد وہ چٹان اتنی ہٹی کہ وہ وہاں سے نکل نہ سکتے تھے، پھر دوسرے نے عرض کیا اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے محبت کرتا تھا میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، حتیٰ کہ ایک سال وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ تو میرے ساتھ خلوت کرے گی تو وہ مان گئی۔ جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہو گی تو اس نے مجھے کہا کہ (اللہ کا خوف کر) نکاح کے بغیر یہ عمل ہرگز جائز نہیں، تو میں نے اس کو گناہ عظیم سمجھ کر چھوڑ دیا حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھی اور وہ دینار بھی واپس نہ لئے، اے اللہ اگر یہ میرا عمل تیری رضا کے لیے تھا تو ہمارے راستے سے اس چٹان کو دور فرما اس پر وہ چٹان اور ہٹی مگر اب بھی نکلنا ممکن نہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر تیسرے شخص نے عرض کیا اے اللہ میں نے ایک دفعہ بہت سے مزدوروں سے کام لیا تمام کو ان کی مزدوری ادا کر دی مگر ایک شخص اپنی مزدوری لیئے بغیر چلا گیا اس کی مزدوری خوب بڑھی یہاں تک کہ مال کثیر جمع ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری مزدوری مجھے دو، میں نے کہا یہ جو اونٹ، گائے بکریاں اور غلام دیکھ رہا ہے، یہ سب تیری مزدوری ہے تو اس

نے کہا اے اللہ کے بندے میرے ساتھ مذاق نہ کریں نے کہا میں مذاق نہیں کر رہا تو اس نے تمام پر قبضہ کر لیا اور لے گیا، اے اللہ یہ عمل تیری خوشنودی کے لیئے ہی تھا تو اس چٹان کو دور فرما دے، پس وہ چٹان ہٹ گئی اور انہوں نے نکل کر سفر شروع کر دیا۔

دوسری روایت میں واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا پہلی امتوں میں سے تین آدمیوں نے سفر شروع کیا، انھیں بارش نے آ لیا، لہذا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اب یہاں سے نجات صدق و اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لہذا ہر کوئی اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرے جس میں اخلاص محسوس کرتا ہے تو ان میں سے ایک نے یہ عرض کیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں ایک کام کے لیئے ایک مزدور چاول کے پیمانے کے عوض لایا تھا وہ مزدوری وصول کیئے بغیر چلا گیا میں نے چاول کی وہ مقدار آگے بو دی، اس سے مجھے جو ثمرات حاصل ہوئے، ان کے عوض میں نے گائے اور بیل خرید لیئے اس کے بعد جب اس نے آکر مجھ سے مزدوری کا مطالبہ کیا تو میں نے اسے وہ گائے وغیرہ دے دیئے جو وہ لے گیا اگر تو جانتا ہے میں نے سب کچھ تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو اس چٹان کو دور فرما لہذا وہ دور ہو گئی اس کے بعد واقعہ کی تفصیل وہی ہے جو سابقہ حدیث میں تھی۔

حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

انما ینصر اللہ ھذہ الامۃ	اللہ تعالےٰ کمزوروں کی دعا، نماز،
بضعیفھا بدعوتھم وصلاتھم	اور ان کے اخلاص کی وجہ سے اس
واخلاصھم	امت کی مدد فرماتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کے لیئے اس کی نیت کے مطابق ہے پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی ہوگی، اور جس نے دنیاوی غرض کے لیئے ہجرت کی یا کسی عورت کی خاطر تاکہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہوا ابھی وہ مقام بیدا پر تھا تو اول تا آخر تمام زمین میں دھنس گیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اول تا آخر کیسے دھنس گیا حالانکہ اس میں بازار اور ایسے لوگ تھے جو ان شامل نہیں تھے آپ نے فرمایا دھنس تو تمام گئے تھے مگر ہر ایک کو اس کی نیت کے مطابق دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ تبوک سے اپنے

آقا کے ساتھ واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا کچھ لوگ ایسے تھے جو عذرِ معقول کی وجہ سے غزوہ میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو سکے اور مدینہ منورہ ہی رہے۔ مگر ہم نے جو کچھ بھی کیا کسی وادی کو قطع کیا یا کسی گھاٹی پر چڑھے وہ ہمارے ساتھ ہی رہے (یعنی ان کو ان کی نیت کی وجہ سے ثواب مل گیا ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ لا ینظر الی اجسامکم	اللہ تعالےٰ تمہارے جسم اور شکلیں
ولا الی صورکم ولکن ینظر	نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دل
الی قلوبکم	دیکھتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رحمتِ دوجہاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور انھیں اپنی کتاب میں واضح فرما دیا ہے اب جب کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور نیکی نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اگر ارادے کے بعد اسے عملاً کر لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لیکر سات سو گنا سے زائد تک عطا فرماتا ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر کی نہیں تو اللہ تعالےٰ اس کی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور اس نے ارادہ کے بعد اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ہاں ہلاک ہونے (گناہ کرنے) والا ہی تباہ و برباد ہوتا

ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ جب میرا بندہ کسی بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے جب تک وہ عملاً کر نہیں لیتا، اسے لکھا نہیں جاتا اور اگر کر لیتا ہے تو اس کی ایک مثل لکھ دی جاتی ہے۔ اور اگر اسے میری رضا کے لیئے ترک کر دیتا ہے تو اس کے لیئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اگرچہ اس نے نہیں کی پھر بھی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر اس کو بجالاتا ہے تو اس کے لیے دس سے لیکر سات سو تک نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور کی نہیں، اس کے لیئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس نے نیکی کا ارادہ کرنے کے ساتھ اسے عملاً کیا اس کے لیئے دس سے لیکر سات سو گنا تک نیکیاں ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا مگر کی نہیں تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس کا ارتکاب کیا تو پھر وہ لکھی جاتی ہے۔

مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

جب میرا بندہ کسی نیکی کے بجالانے کا عہد کرتا ہے تو میں اس کے لئے نیکی لکھ دیتا ہوں اگرچہ اس نے کی نہیں! اور جس وقت وہ اسے بجالائے

تو میں اس کی دس مثل لکھ دیتا ہوں اور جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک اس نے نہیں کی میں اسے معاف کرتا ہوں، اور جب اس کا وہ ارتکاب کر لیتا ہے تو میں اسکی مثل لکھ دیتا ہوں، اور اگر اسے ترک کر دے تو میں اس کے لیئے نیکی لکھ دیتا ہوں، کیونکہ اس نے اسے میری خاطر ترک کیا۔

حضرت معن بن یزید رضی اللہ تعالےٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے کچھ دینار بطور صدقہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس رکھے میں اس سے وہ دینار لیکر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تیرا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو میں نے یہ معاملہ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔

لک ما نویت یا یزید ولک ما اخذ یا معن	اے یزید تیرے لیئے تیری نیت کے مطابق ہے اور اے معن وہ تیرا ہے جو تو نے حاصل کیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں اللہ کی راہ میں صدقہ کروں گا۔ جب اس نے صدقہ دیا تو (بے خبری میں) اس نے چور کو دیا، صبح ہوئی تو لوگوں نے بتایا کہ وہ تو چور تھا تو اس نے عرض کیا اے اللہ تیری حمد میں چور پہ صدقہ کر بیٹھا ہوں، میں اب پھر صدقہ کروں گا۔ اب اس نے صدقہ

ایک زانیہ عورت پر کر دیا۔ لوگوں نے صبح بات کی کہ سابقہ رات ایک زانیہ پر صدقہ ہوا ہے تو اس نے عرض کیا اے اللہ حمد تیرے لئے یہ زانیہ پر صدقہ تھا، میں پھر صدقہ کروں گا۔ اب وہ کسی غنی و مالدار پر صدقہ کر بیٹھا تو لوگوں نے بات کی کہ اب صدقہ مالدار پر ہوا ہے تو اس نے عرض کیا کہ اے اللہ میں چور، زانیہ اور مالدار پر صدقہ کر بیٹھا ہوں۔ اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور بتایا کہ تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے جو صدقہ تو نے زانیہ پر کیا شاید وہ زنا سے باز آ جائے جو صدقہ تو نے غنی پر کیا شاید وہ اس سے عبرت حاصل کرے جو صدقہ تو نے چور پر کیا شاید اس وجہ سے وہ چوری سے باز آ جائے۔

ریاکاری کی مذمت :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے جس شخص کے خلاف فیصلہ ہو گا وہ شہید ہو گا، اسے لایا جائے گا اور اس پر کی گئی نعمتوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔ جیسے وہ تسلیم کرے گا اس کے بعد پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا اے اللہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا، فرمایا جائیگا تو نے غلط بیانی کی، تو نے اس لئے جہاد کیا تاکہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور یہ چیز

تجھے حاصل ہو گئی پھر حکم ہو گا اسے اوندھے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے پھر دوسرے ایسے آدمی کو بلایا جائے گا جو علم پڑھتا، پڑھاتا اور قرآن پڑھتا تھا اس پر ہوئی نعمتوں کا ذکر ہو گا۔ جسے وہ تسلیم کرے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے قرآن کی تلاوت کی، فرمایا جائیگا تو غلط کہتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھایا تا کہ تجھے لوگ عالم کہیں تو نے قرآن اس لئے پڑھا تا کہ تجھے لوگ قاری کہیں تو یہ چیز تجھے حاصل ہو گئی۔ پھر حکم ہو گا کہ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے پھر ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کو اللہ تعالے نے مال و ثروت سے خوب نوازا تھا۔ اس سے بھی نعمتوں کے بارے میں ذکر ہو گا جسے وہ تسلیم کرے گا پھر پوچھا جائے گا تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ ہر وہ جگہ و مقام جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا وہاں میں نے مال خرچ کیا فرمایا جائے گا تو نے غلط کہا تو نے اس لئے خرچ کیا کہ لوگ تجھے سب سے سخی کہیں وہ کہہ دیا گیا، پھر اسے جہنم میں اوندھے منہ پھینکنے کا حکم ہو گا۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من سمّع سمّع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ	جس شخص نے ریا کاری اور دکھلاوے کیلئے کام کیا اللہ تعالے قیامت کے روز اسکے غلط ارادے کو ظاہر کرکے لوگوں کے سامنے رسوا فرمائیگا

کتاب وسنّت کی پیروی :-

ا۔ حضرت عابس بن ربیعہؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا۔

انی لا علم انک حجر لا	میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ
تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت	نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یقبلک ما قبلتک	کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو
	میں کبھی نہ چومتا۔

امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت کی اتباع کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے بہت زیادہ آثار منقول ہیں۔

ترکِ سنت اور ارتکاب بدعت :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی راہ پیدا کی جو اس میں سے نہ تھی تو وہ مردود ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی مبارک آنکھیں سُرخ ہو جاتیں، آواز بلند اور سخت غضب کی کیفیت ہوتی گویا آپ صبح یا شام کو حملہ آور لشکر کے بارے میں ڈرا رہے ہیں، اور آپ نے سبابہ اور وسطیٰ دونوں انگلیوں کو ملا کر فرماتے میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح ہیں اور آپ فرماتے حمد کے بعد سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے سب سے بہتر راہ محمد کا ہے اور نئے نئے پیدا کردہ امور سراپا شر ہوتے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے پھر فرمایا کرتے۔

انا اولی بکل مؤمن من نفسہ	میں ہر مومن کی جان سے بھی اقرب
من ترک مالاً فلا ھلہ ومن	ہوں جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہوا وہ
ترک دینًا وضیاعًا فالی وعلی	اسکے ورثا کا ہے اور جس نے قرض
	اور بے سہارا بچے چھوڑے ان کا والی میں
	ہوں ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

" جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ۔

اچھے یا بُرے طریقے کا ایجاد کرنا!

حضرت جریر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے آقا علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے تو ایک ایسی قوم آئی جو ننگی تھی اور انہوں نے صوف کی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اکثر بلکہ تمام کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا۔

فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رای مابھم من الفاقۃ۔	جب ان کی حالتِ فاقہ دیکھی تو آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہو گیا۔

آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے بلال کو حکم دیا انہوں نے آذان وتکبیر کہی آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۃ نساء کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں کہ اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ذات سے پیدا کیا اور ان سے کثیر مرد اور عورتیں پیدا کیں اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کے بارے میں ڈرو یقیناً اللہ تعالےٰ تم پر نگہبان ہے اس کے بعد سورۃ الحشر کی یہ آیت پڑھی اللہ سے ڈرو، اور ہر نفس غور کرے کہ

اس نے کل (قیامت) کے لیئے آگے کیا بھیجا ہے (یعنی آپ نے صدقہ کی ترغیب دی) صحابہؓ میں سے ہر ایک نے صدقہ کیا کسی نے دینار، کسی نے درہم، کپڑے، گندم اور کھجور وغیرہ حتیٰ کہ بعض نے کھجور کا چھلکا تک دیا پھر ایک انصاری صحابیؓ درہم و دینار سے بھری تھیلی لائے جسے ان کے ہاتھ اٹھانے سے عاجز تھے، اس کے بعد لوگوں نے خوب مسلسل صدقہ کیا یہاں تک کہ دو ڈھیر طعام اور کپڑوں کے جمع ہو گئے۔

حتی رأیت وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتهلل کانه مذهبة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شئ ومن سن فی الاسلام سنة السیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من غیر ان ینقص من اوزارهم شئ

تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہ اقدس خوشی سے اس طرح کھل اٹھا جیسے طرح سونے کی ڈھلی ہوتی ہے۔ اور آپ نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لیئے اس کا اجر ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کا اجر بھی، اور ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ جاری کیا اس پر اس کا بوجھ اور اس کا بوجھ جس نے اس پر عمل کیا اور ان کے بوجھ میں کوئی کمی نہ ہوگی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا میں جو نفس بھی ظلماً قتل ہوتا ہے اس کا بوجھ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر ہے کیونکہ قتل کی راہ سب سے پہلے اس نے کھولی تھی [1]

باب ۲

عِلمُ کا بیان

اس میں علم، حصولِ علم، اس کے سیکھنے، سکھانے اور علماء طلبہ کی فضیلت کا بیان ہو گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔	اللہ تعالےٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مومن کی دنیوی مصیبت کا ازالہ کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت مصیبتوں میں سے اسکی مصیبت دور فرمائے گا۔ اور جس نے مسلمانوں کے عیبوں پر پردہ ڈالا اللہ تعالےٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی پیدا کی اللہ تعالےٰ اس پر دنیا و آخرت کی آسانی فرمائے گا اللہ تعالےٰ اس بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص حصول علم کے لیئے نکلتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لیئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا

ہے اور اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان کو رحمت کے فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان پر سکون و یقین کا نزول ہوتا ہے ان پر رحمتِ باری کی گھٹا چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے ہاں فرشتوں کے سامنے کرتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس پر عمل کرتا ہے اور اسے آگے سکھاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مثال جو مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت و علم دے کر بھیجا ہے اس بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی۔ اس زمین کے ایک پاکیزہ ٹکڑے نے اس کے پانی کو اپنے اندر جذب کیا تو اس سے گھاس اور کثرت کے ساتھ سبزہ پیدا ہوتا ہے اور ایک خشک ٹکڑا پانی کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع پہنچایا انہوں نے اسے پیا، جانوروں کو پلایا اور کھیتوں کو سیراب کیا اور اس زمین کے دوسرے ٹکڑے نے جو پانی جمع کیا اور نہ گھاس اگایا۔ پس یہ مثال ہے اس شخص کی

جو اس طرف متوجہ نہ ہوا۔ اور اس نے اللہ تعالٰی کی وہ ہدایت قبول نہ کی جس کے ساتھ اس نے مجھے بھیجا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ہاں تین آدمیوں کا عمل جاری رہتا ہے۔

صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ'	صدقہ جاریہ کیا ہو یا اس کے علم سے کسی نے فائدہ اٹھایا ہو یا ایسی نیک اولاد ہو جو اس کے لیئے دعا کرے۔

نبی اکرم کی طرف جھوٹ منسوب کرنا:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمداً میری طرف جھوٹ منسوب کیا اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنایا

امام منذری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متعدد صحابہ سے کتب حدیث صحاح، سنن، مسانید میں مروی ہے حتیٰ کہ اس کو تواتر کا درجہ حاصل ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری طرف سے بات بیان کی اور

وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ کاذبین میں سے ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف جھوٹ منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں ہے جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیا۔

اہلِ علم کا احترام واکرام:-

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کو قبر میں دو دو کر جمع فرماتے ہوئے پوچھتے ان میں سے زیادہ قرآن حاصل کرنے والا کون ہے؟ جس کی طرف اشارہ کیا جاتا آپ اسے مقدم فرماتے۔

نیک کام کی رہنمائی:-

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری مانگتے ہوئے عرض کیا کہ میری سواری چل نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ۔ پس وہ اس فلاں کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دی۔ تو آپ نے فرمایا۔

من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله

جس نے کسی کار خیر پر رہنمائی کی اس کیلئے اس کار خیر کرنے والے کی مثل ثواب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہدایت کی طرف بلایا اس کیلئے اس پر تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی اور جس نے برائی کی طرف دعوت دی تو اس گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے برابر گناہ گار ہوگا اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

بے عمل ہونے پر وعید:۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نافع نہیں اس دل سے جسمیں خشوع نہیں اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اہلِ دوزخ اکٹھے ہو کر کہیں گے کہ اے فلاں تیرے ساتھ یہ کیا ہوا تو نیکی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں نیکی کی تلقین کرتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور بُرائی سے روکنے کی تلقین کرتا مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ سنا کہ میں معراج کی رات ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے منہ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل امین سے ان کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا۔

خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون

یہ آپکی امت کے وہ خطیب ہیں جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہ کرتے تھے۔

دعویٰ علم کی مذمّت:۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ سے سوال ہوا کہ لوگوں میں سے سب سے عالم کون ہے؟ آپ نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں اللہ تعالےٰ نے اس پر گرفت فرمائی کیوں نہ اس بات کو اللہ کے سپرد کرتے

ہوئے یہ کہا جاتا کہ اللہ تعالے بہتر جانتا ہے اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی اور بتایا کہ دو سمندروں کے سنگھم پر میرے بندوں میں ایک بندہ ہے جو تجھ سے بڑا عالم ہے عرض کیا رب کریم میں اسے کیسے مل سکتا ہوں؟ فرمایا ایک مچھلی کسی برتن میں ساتھ لے لو اور سفر کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے گی وہاں وہ شخص ہے وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی دونوں نے ساحل سمندر کی طرف کشتی کے بغیر سفر شروع کیا اتنے میں کشتی آگئی۔ کشتی والوں سے بٹھانے کے بارے میں بات کی انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا لہذا ان دونوں کو کرایہ کے بغیر بٹھا لیا۔ ایک چڑیا آکر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی۔ اور اس نے ایک یا دو چونچ سمندر سے پانی لیا۔ حضرت خضر نے مخاطب ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔

ما نقص علمی وعلمك من علم الله الا كنقرة هذا العصفور في هذا البحر۔	میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چڑیا نے اپنی چونچ سے اس سمندر سے پانی حاصل کیا ہے۔

اور دوسری روایت میں بعض الفاظ یہ بھی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کون ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑھ کر عالم ہو؟ تو آپ نے فرمایا میں، اس پر اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی ہمارا بندہ خضر آپ سے بڑا عالم ہے

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کے بارے میں عرض کیا۔

(بخاری و مسلم)

لڑائی جھگڑے کی مذمت:-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو سب سے ناپسندیدہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو اور مناظرے کرنے والا ہو۔

باب ۳

طہارت کا بیان

راستے اور سایہ میں پیشاب کرنا:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاعنین سے بچو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لاعنین کون لوگ ہیں۔آپ نے فرمایا جو لوگوں کے راستے اور سایہ میں پیشاب کریں۔

پانی میں پیشاب کرنا:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان میں میت پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے عمل پر نہیں جس سے وہ بچ نہ سکتے تھے ہاں وہ کبیرہ گناہ ہے، ایک ان میں سے چغلی کرتا تھا۔اور دوسرا پیشاب کے قطروں سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا تھا۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے قبرستان میں سے گزرے تو آپ نے دو ایسے انسانوں کی آواز سنی جن پر عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسے عمل پر نہیں جوان کے لیے مشکل تھا پھر فرمایا وہ بڑا گناہ ہے ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

وضو کی فضیلت

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا میری امت کو روز قیامت اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے مقاماتِ وضو روشن اور پُر نور ہوں گے۔ تم میں سے جو اس روشنی میں اضافے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس میں اضافہ کرے۔

۲۔ مسلم میں حضرت ابو حازم سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ کے پیچھے کھڑا تھا اور آپ وضو کر رہے تھے انہوں نے اپنے بازوؤں کو بغل تک دھویا میں نے ان سے پوچھا اے ابوہریرہ یہ وضو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم اس سے گھبرا گئے ہو اگر مجھے تمہارے یہاں ہونے کا علم ہوتا تو میں یہ وضو نہ کرتا میں نے اپنے پیارے خلیل علیہ السلام سے سُنا ہے کہ مومن کو وہاں تک سونا پہنایا جائیگا جہاں تک وہ وضو کرتا ہو گا۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ اور یہ کلمات کہے۔ اے مومنو! تم پر سلام ہو، ہم بھی انشاء اللہ عنقریب آپ سے ملنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ فرمایا تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں ہیں۔ عرض کیا یارسول اللہ! آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔ کہ وہ آپ کی امت ہیں۔ فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا ایک آدمی کا گھوڑا ہو جس کی پیشانی چمکدار ہو اور دوسرے گھوڑوں کے درمیان ہو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لیتا۔؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایا میری امت کے لوگ بھی اس حال میں آئیں گے کہ ان کی پیشانیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔ اور میں حوضِ کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عبد مسلم وضو کرتے ہوئے چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی چہرے کے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف آنکھوں کے ذریعے دیکھا جاتا ہے۔ اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کی طرف وہ اس کے ساتھ چل کر گیا (یعنی وضو کے اختتام کے ساتھ ہی) وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

۵۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے وضو کیا تو اس کے وضو سے تمام گناہ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس میرے وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہوں گے۔ اس کے بعد اس کی نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا اس سے زائد ہے۔

٦۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر کہا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی پھر وہاں ٹھہرا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دھوکہ نہ کھانا حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دورِ جاہلیت میں محسوس کرتا تھا کہ لوگ گمراہی کی راہ پر ہیں اور بتوں کی پوجا وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں میں نے سنا کہ شہر مکہ میں ایک شخص ہے جو اہم خبریں دیتا ہے تو میں سواری پر سوار ہو کر شہر مکہ آیا۔ تو وہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی وضو کے بارے میں مجھے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا جب کوئی رضائے الٰہی کے لیئے وضو کرتے ہوئے کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے تو اس کے

چہرے، منہ اور ناک کی نتھنوں کے تمام گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے اطراف کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے شانوں تک کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اور پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر اور بالوں سے پانی کے ساتھ ہی گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور پھر جب اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کی انگلیوں تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اب اس کے بعد اس نے نماز ادا کی اس کی حمد و ثناء اور بزرگی اس کے شایان شان کی اور دل کو اللہ تعالےٰ کے لئے فارغ کر لیا۔ تو اس کے تمام گناہ اس طرح معاف ہو گئے جیسے اسے ماں نے آج جنا ہے۔

۸۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طہارت ایمان کا نصف حصہ ہے اور الحمد للہ کے کلمات میزان کو بھر دیتے ہیں۔ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات آسمان و زمین کو بھر دیتے ہیں۔

الصلوٰۃ نور والصدقۃ برہان	نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء اور
والصبر ضیاء والقرآن حجۃ	قرآن تیرے حق یا تیرے خلاف
لک او علیک	حجت ہے،

۹۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب کوئی مسلمان کامل طور پر وضو کرتا ہے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور جو وہ پڑھتا ہے اس کا علم رکھتا ہے تو فارغ ہوتے ہی وہ ایسے ہے جیسے اسے ماں نے ابھی جنا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالےٰ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے آپ نے فرمایا۔

"حالت مشقت میں کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ جہاد کے لیے گھوڑے تیار کرنا ہے۔

فضیلت مسواک :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك مع كل صلوٰۃ	اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب — مسواک منہ کی صفائی اور رب کریم کی رضا کا ذریعہ ہے

۳۔ حضرت شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ حضور علیہ السلام جب گھر تشریف لاتے تو کونسا کام پہلے کرتے؟ انہوں نے کہا آپ مسواک فرماتے تھے۔

کامل وضو نہ کرنے کی مذمت :۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کی وضو میں ایڑیاں خشک رہ گئیں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

ویل للاعقاب من النار — خشک رہنے والی ایڑیوں کیلئے آگ ہے

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو کوزے کے ساتھ وضو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا وضو اچھی طرح کرو میں نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے دوزخ کی آگ ہے ان ایڑیوں کے لئے جو خشک رہ جائیں۔

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی ایڑیاں خشک تھیں تو آپ نے

فرمایا خشک ایڑیوں کے لیئے آگ ہے۔ وضو اچھی طرح کیا کرو۔

وضو کے بعد دعائیں:۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ کلمات کہے اس کے لیئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس میں سے مرضی داخل ہو۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ	میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی
لا شریک لہٗ و اشھد ان	معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک ہے
محمداً عبدہٗ و رسولہ	اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

وضو کے بعد دو رکعت نماز:۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور دو عالم نے بلال سے فرمایا اے بلال وہ کون سا افضل عمل ہے جو تو کرتا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے چلنے کی آواز سنی ہے انہوں نے عرض کیا آقا میں دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اس کے بعد نماز ادا کرتا ہوں۔

۲۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کامل طور پر وضو کیا اور اس کے بعد خوب توجہ اور دلِ حاضر کے ساتھ دو رکعت ادا کیں

وجبت له الجنة اس کے لیے جنت ثابت ہو گئی۔

(المسلم)

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خادم حضرت حمران رضی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی نے وضو کے لیے پانی کا کوزہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھوں پر انڈیلا اور تین دفعہ انہیں دھویا پھر دایاں ہاتھ اس کوزے میں ڈال کر پانی لیا۔ کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور صاف کیا۔ پھر چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک تین دفعہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا۔ پھر تین دفعہ پاؤں دھوئے پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعت نماز ادا کی کہ وہ نفس کے وساوس سے پاک تھی۔ تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

باب ۴

نماز کا بیان

اذان کی فضیلت :-

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اس اجر سے آگاہ ہو جائیں جو اذان اور پہلی صف میں ہے تو ان کے حصول کے لیئے وہ قرعہ ڈالتے اگر انہیں نماز کی طرف جلدی آنے میں جو اجر ہے اس کا علم ہو جائے تو ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں اور اگر اس اجر کا علم ہو جائے جو عشاء اور صبح کی نماز میں ہے تو یہ گھٹنوں کے بل بھی چل کر آئیں۔

۲- حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ اپنے والدِ گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے مجھے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تجھے بکریاں اور جنگل پسند ہے۔ جب تو اپنے جنگل یا بکریوں میں ہو تو اذان دے نماز کے لیئے، تو اپنی آواز کو بلند کر کیونکہ جو بھی جن، انسان یا کوئی دوسری شے مؤذن کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لیئے قیامت کے دن گواہ ہو گی۔ اور حضرت ابوسعید نے کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز کے لیئے جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو واپس لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور نفس کے درمیان وسوسہ پیدا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ یاد کر۔ وہ یاد کر جو پہلے یاد نہیں آرہا تھا حالانکہ نمازی کو یاد ہی نہیں رہنے دیتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مقام روحاء تک چلا جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ مقام روحا مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامۃ

اذان دینے والوں کی گردن قیامت کے روز دوسروں سے بلند ہوگی۔

۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دوران سفر سنا جو کہہ رہا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر، حضور نے فرمایا یہ مسلمان ہے اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ آپ نے فرمایا یہ آگ سے آزاد ہوگیا۔ لوگ اس آدمی کی طرف بڑھے تو دیکھا کہ وہ چرواہا تھا نماز کی ادائیگی

سکے لیئے وہ اذان دیتے رہا تھا۔

جوابِ اذان کا طریقہ :-

۱- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کی اذان سنو تو وہی ساتھ کہتے جاؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔

ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو۔

پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اسکے عوض دس رحمتیں نازل کرتا ہے پھر میرے لیئے وسیلہ کی دعا کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کیلئے مخصوص ہے اور میں امید کرتا ہوں وہ میں ہوں۔

پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگی اس کیلئے شفاعت ثابت ہوگی۔

۲- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو جب وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو تم بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہو، اشہد ان محمد رسول اللہ کے موقع پر اشہد ان محمد رسول اللہ کہو جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب

وہ حی علی الفلاح کہے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو اللہ اکبر اللہ اکبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر کہو جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو لا الہ الا اللہ دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی اس کے لیے شفاعت قیامت کے روز ثابت ہو گی۔

"اے دعوت کاملہ اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر کھڑا فرما جس کا تو نے وعدہ کیا ہے"۔

۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے اذان سنی اور یہ کلمات کہے اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

انا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و ان محمدا عبدہٗ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولاً۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں میں اللہ کے رب اسلام کے دین، نبی اکرم کے رسول ہونے

پر ایمان رکھتا ہوں،

اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانا :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ کے سامنے اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو آپ نے فرمایا تو نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے کیونکہ ہمیں آپ نے حکم دیا ہے کہ جب تم کسی مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز کی ادائیگی سے پہلے مسجد سے نہ نکلو

تعمیر مساجد :-

۱۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کی تو لوگوں نے اس بارے میں مختلف باتیں کیں تو آپ نے فرمایا تم نے اس معاملہ میں بہت لے دے کی ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالٰی کی رضا کے لیئے مسجد بنائی اللہ تعالٰی اس کے لیئے جنت میں گھر بنائیگا۔

مسجد کا صاف رکھنا :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی خاتون مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی جب حضور علیہ السلام نے اسے چند دن نہ دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا گیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے، تو آپ نے فرمایا۔

فهلا اذنتمونی بھا فاتی قبرھا فصلی علیھا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ ادا فرمائی۔

مسجد میں اور قبلہ کی طرف تھوکنا:۔

ا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوکا پایا آپ ناراض ہوئے پھر اسے اپنے مبارک ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور زعفران منگوا کر وہاں مَلا۔ اور فرمایا اللہ تعالٰی نماز میں تمہارے چہرے کے سامنے ہے پس سامنے کی طرف نہ تھوکو۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن (صاف) کردیا جائے

مسجد میں گم شدہ چیز کی تلاش:۔

ا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ شے کی تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہو اللہ تیری یہ چیز واپس نہ لائے کیونکہ مساجد

اس خاطر نہیں بنائی جاتیں۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں پوچھ رہا تھا کہ کسی نے میرا سرخ اونٹ دیکھا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے نہ پائے، مساجد صرف ذکر الٰہی کے لیئے بنائی گئی ہیں۔

مسجد میں جانے کی فضیلت :۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز کا ثواب گھر اور بازار میں نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ اس لیئے کہ آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف چلتا ہے اور اس کے جانے کا سبب نماز ہی ہوتی ہے۔ ہر قدم کے عوض ایک درجہ بلند اور ایک گناہ ساقط ہو جاتا ہے۔ جب تک وہ نماز میں رہتا ہے فرشتے ان الفاظ میں رحمت کی دعا کرتے ہیں، اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما اے اللہ اس پر رحم کر اور وہ بندہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ دوسری نماز کی انتظار میں ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے ارد گرد جب جگہ خالی ہوئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا اس بات سے جب حضور علیہ السلام کو آگاہی ہوئی تو آپ نے ان سے پوچھا کیا تم مسجد کے قریب آنا چاہتے ہو ہم انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ہمارا

یہ ارادہ ہے آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ وہاں ہی اپنے مقام پر رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں یہ بات دو دفعہ فرمائی اور تمہارے ہر قدم کے عوض درجہ ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب ہمیں منتقل ہونے کی خواہش نہیں رہی۔

۳۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ اجر اس آدمی کے لیئے ہے جو ان میں سے دور ہو اور اس شخص کا اجر زیادہ ہے جو اس لیئے انتظار کرے کہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے اس شخص سے جو نماز ادا کر کے سو گیا۔[۳]

۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری تھے جن کا گھر مسجد سے سب سے دور تھا لیکن وہ کسی نماز میں غیر حاضر نہ ہوتے ان میں سے کسی نے کہا کہ کوئی سواری خرید لیں جس پر تاریکی اور گرمی میں سوار ہو کر نماز کے لیئے آ سکیں۔ تو انہوں نے کہا میری خوشی یہ نہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف آتے اور گھر کی طرف لوٹتے وقت میرے قدم لکھے جائیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالٰے نے یہ تمام تیرے لیئے جمع فرما دیا ہے۔ دوسری روایت یوں ہے کہ میں نے ان سے کہا تم سواری کیوں نہیں خرید لیتے تا کہ گرمی اور سانپ وغیرہ سے محفوظ رہ سکو تو وہ کہنے لگے اللہ کی قسم مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے قریب حضور علیہ السلام کے گھر سے متصل ہو۔ ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ حضور علیہ السلام تشریف لائے

آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ تو آپ نے دعا دی اور جب آپ نے یہ سنا ان کا یہ عمل آثار قدموں پر اجر کیلئے ہے تو آپ نے فرمایا تیرے لئے تیری نیت کے مطابق ہے۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز طلوع آفتاب کے بعد انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف صدقہ ہے، کسی کو سواری پر سوار کرلینا یا اس کا سامان سواری پر رکھ لینا صدقہ ہے۔ اچھی بات صدقہ ہے، ہر وہ قدم صدقہ ہے جو نماز کیلئے اٹھے، راستے سے تکلیف دہ شے کو دور کرنا صدقہ ہے۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز سے آگاہ کردوں جس کے سبب سے اللہ تعالےٰ گناہ مٹاتا اور درجات بلند فرماتا ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ ضرور بتایئے آپ نے فرمایا مشقت کے وقت کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہی تمہارے لیئے رباط ہے۔ یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیئے باندھنا ہے۔

۷۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی مہمان نوازی کے لیئے صبح و شام جنت مزین فرماتا ہے

۸۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب البلاد الی اللہ مساجدھا — اللہ تعالےٰ کو سب سے پسندیدہ جگہ

والبغض البلاد الی اللہ اسواقھا — مساجد اور ناپسندیدہ بازار ہیں

التزام مسجد :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ سات اشخاص اس دن اللہ تعالےٰ کے سایہ رحمت میں ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (۱)۔ عادل بادشاہ، ۲۔ جوانی میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے والا (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف متوجہ رہتا ہے۔(۴) وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت کے لیئے جمع ہوتے ہیں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہیں (۵) اور وہ شخص جسے صاحب مال وحسن خاتون نے دعوت دی تو اس نے جواباً کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ کیا کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دائیں نے خرچ کیا ہے۔ (۷) وہ شخص جس نے خلوت میں اپنے محبوب حقیقی کو یاد کیا اور اس کی محبت میں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

مسجد اور بدبودار چیز :-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس پودے (لہسن) سے کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرے۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے وہ ہماری مساجد میں نہ آئے بلکہ گھر رہے کیونکہ اس کی بدبو سے ملائکہ اس طرح اذیت محسوس کرتے ہیں جس طرح انسان کرتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا ہم پر ایک دفعہ بھوک غالب آگئی ہم نے انہیں کھایا تو آپ نے فرمایا جس نے اس خبیث پودے سے کھایا ہے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس سے انسان کو جیسے تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی ملائکہ کو بھی ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ تم ان دو پودوں پیاز اور لہسن کو کھاتے ہو میرے نزدیک یہ دونوں ناپسند ہیں کیونکہ میں نے اپنے آقا علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب کسی سے ان کی بو محسوس فرماتے تو مسجد سے باہر بقیع کی طرف نکل جانے کا حکم دیتے۔ لہذا ان دونوں کو اگر کھانا ہو تو پکا کر کھا لیا کرو۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس لہسن کے پودے سے کھایا وہ اس کی بدبو سے ہماری مسجد میں تکلیف کا ذریعہ نہ بنے۔

۶۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے صحابہ نے سخت بھوک محسوس کی۔ وہاں پیاز اور لہسن ہی تھا جو انہوں نے کھالیا جب مسجد میں آئے تو ان دونوں کی وجہ سے بد بو پھیلی تو آپ نے فرمایا اس ناپسند پودے سے جس نے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

نماز پر ایمان اور اس کی محافظت۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے تھے تو ایک آدمی آیا۔ اس کا سفید لباس اور سیاہ بال تھے اس پر سفر کے آثار نہ تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا اور وہ آپ کے پاس اس طرح بیٹھ گئے کہ ان کے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ تھے اور اس نے دونوں ہاتھ آپ کی رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد کی رسالت کی گواہی دے۔ نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کی گواہی اقامتِ نماز، ادائیگی زکوٰۃ، رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، اے صحابہ ایک شخص کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے۔ تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔؟ عرض کیا میل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے ان کے سبب اللہ تعالے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے بشرطیکہ وہ کبائر نہ ہوں۔

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پانچ نمازوں کی مثال اس بھری ہوئی نہر کی ہے جو کسی ایک دروازے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ غسل کرے۔

۶۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز سے واپس لوٹے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں میں تمہیں بتا دوں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس میں ہماری بھلائی ہے تو ہمیں ضرور بتلایئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب بھی کوئی مسلمان اچھی طرح طہارت کر کے یہ پانچ نمازیں ادا کرے اس کے ان کے درمیان جتنے گناہ ہیں ان کا یہ کفارہ بن جائیں گی۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں یہ حدیث ضرور بیان کروں گا اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سن رکھا ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز ادا کی تو ان دونوں نمازوں کے درمیان جو گناہ ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص نماز کی ادائیگی کے لیئے آیا اور

فیحسن وضوءھا وخشوعھا	اس نے اچھی طرح وضو کیا اور خشوع و
ورکوعھا الا کانت کفارۃ لما	خضوع سے نماز ادا کی تو یہ عمل اس
قبلھا من الذنوب مالم	کے سابقہ گناہوں کیلئے کفارہ ہو گا
تؤت کبیرۃ۔	جب تک اس نے کبیرہ کا ارتکاب
	نہ کیا ہو۔

۷۔ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ کے ذمے میں ہے پس کوئی شخص اللہ کی امان میں خلل نہ ڈالے اور جس نے اللہ تعالٰی کی امان میں خلل ڈالا اللہ تعالٰی اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں رات اور دن فرشتے آتے ہیں اور وہ تمام نماز فجر و

عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر رات جنہوں نے بسر کی ہوتی ہے۔ وہ اوپر چلے جاتے ہیں ان سے رب کریم پوچھتے ہیں حالانکہ وہ ان لوگوں کے بارے میں خوب جانتا ہوتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا پس وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

رکوع و سجود اور خشوع کی فضیلت:-

۱۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طہارت ایمان کا جزو ہے۔ کلمہ الحمدللہ میزان کو بھر دینے والا ہے۔ اور سبحان اللہ اور الحمدللہ کے کلمات زمین و آسمان کے درمیان وسعت کو بھر دینے والے ہیں۔ نماز نور، صدقہ برہان، صبر ضیاء ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔

۲۔ حضرت معدان بن ابی طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت ثوبان رضی اللہ تعالے عنہ سے ملا تو میں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب اللہ تعالے مجھے جنت میں داخل فرمائیں۔ اور وہ عمل اللہ تعالے کے ہاں زیادہ محبوب ہو وہ خاموش ہو گئے پھر میں نے عرض کیا وہ پھر خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ جب میں نے تیسری دفعہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آقا علیہ السلام سے یہی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا۔

علیك بکثرة السجود فانك	کثرتِ سجود سے کام لیکیونکہ بارگاہ خداوندی
لا تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ	میں سجدہ ریزی سے درجات بلند ہوتے ہیں
بھا درجۃ وحط عنك خطیئۃ	اور گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقرب ما یکون العبد من ربہ	بندے کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ
عزوجل وھو ساجد فاکثروا	کا قرب سجدہ کی حالت میں نصیب
الدعا۔	ہوتا ہے۔ لہذا اس میں کثرت کے
	ساتھ دعا کیا کرو۔

۴۔ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے پیارے آقا علیہ السلام کے ہاں رات بسر کی وضو وغیرہ کے لیئے پانی پیش کیا تو آپ نے فرمایا۔

سلنی فقلت اسئلك مرافقتك	مجھ سے مانگو میں نے عرض کیا میں آپ
فی الجنۃ قال او غیر ذالك؟ قلت	سے جنت میں آپکی رفاقت چاہتا ہوں۔
ھو ذاك، قال فاعنی علی	اور فرمایا اسکے علاوہ کچھ اور؟ میں نے عرض
نفسك بکثرۃ السجود	کیا یہی کافی ہے، فرمایا کثرتِ سجود کے
	ساتھ اپنی ذات پر میرے ساتھ تعاون کرو۔

۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسالتماٰب

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے ہر ایک نے اونٹوں کی خدمت کی ذمہ داری لی ہوئی تھی۔ اونٹ چرانے کی ذمہ داری میری تھی۔ جب میں شام کو واپس لوٹا تو آپ نے لوگوں کے درمیان خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ دو رکعات نماز اس طرح ادا کرے۔

يقبل عليهما بقلبه ووجهه فقد اوجب

اور اس میں ظاہر و باطن میں متوجہ اور حاضر رہے تو اسکیلئے جنت ثابت ہوگی۔

۶۔ حضرت عمرو بن عنبسہ کی حدیث کے آخر میں ہے کہ وضو کے بعد جو دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی اور اس کا دل اللہ تعالےٰ کی طرف ہی متوجہ تھا تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[۱]

۷۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب نماز فرض کا وقت آئے تو جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور خشوع و رکوع کامل طور پر کرے اس کے سابقہ گناہوں کے لیے یہ نماز کفارہ بن جائے گی۔ بشرطیکہ اس نے کبائر کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

۸۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالےٰ نے پانچ نمازیں

فرض فرمائی ہیں جس شخص نے ان کے لیئے وضو اچھی طرح کیا انہیں وقت پر ادا کیا۔

واتم رکوعھن وسجودھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ
اور ان کے رکوع وسجود اور خشوع کا اہتمام کیا تو اللہ تعالٰے کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو معاف کر دے گا۔

وقت پر نماز ادا کرنا:۔

ا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ کون سا عمل اللہ تعالٰے کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا وقت پر نماز عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل فرمایا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک۔ عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آپ نے تمام جوابات ارشاد فرمائے۔ اگر میں اور سوال کرتا تو آپ ان کے جواب سے بھی نوازتے۔

جماعت کی فضیلت:۔

ا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز کا گھر یا بازار میں نماز سے پچیس گنا زیادہ

ثواب ہے اور وہ اس لیئے جب اس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور مقصد نماز کی ادائیگی تھا اب اس کے ہر ہر قدم کے عوض اس کا درجہ بلند ہوگا اور گناہ ساقط ہوگا۔ پھر وہ نماز ادا کرے گا تو جب تک وہ جائے نماز میں رہے گا اس کے لیے فرشتے ان کلمات سے دعا کرتے ہیں۔

"اے اللہ اس پر برکت نازل فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ بشرطیکہ وہ دنیاوی گفتگو نہ کرے اور جب تک وہ دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز ہی میں رہتا ہے

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ	باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ ہے۔

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ملتِ اسلام میں اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرے۔ تو وہ ان پانچ نمازوں کی ل وقت محافظت کرے جب ان کی طرف بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے نبی کرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو سننِ ہدای عطا کی ہے اور یہ نماز باجماعت انہی میں سے ہے۔ اگر تم نے اس طرح گھروں میں نماز ادا کرنا شروع کر دی جس طرح جماعت سے پیچھے رہنے والے [illegible] ترک کر دیا۔ اور تم

جب اپنے نبی کا طریقہ چھوڑ دو گے گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک نیکی عطا کرتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ اور ایک برائی ساقط کر دیتا ہے اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ جماعت سے وہ شخص پیچھے رہے گا جو ایسا منافق ہو جس کا نفاق معلوم ہو۔ ایک آدمی جماعت میں شرکت کے لیے اس حال میں آتا تھا۔ کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ رہا ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ صف میں لایا جاتا دوسری روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم جماعت سے پیچھے رہنے والے کو مریض یا ایسا منافق سمجھتے جس کا نفاق مسلّم ہوتا اور ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز کے لیے آتا اور حضور علیہ السلام نے ہمیں سنن ہدیٰ کی تعلیم دی اور ان میں نماز اس مسجد میں ادا کرنا ہے جس میں اذان دی گئی۔

فجر و عشاء کا باجماعت ادا کرنا۔

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی ہے۔ اگر وہ

جان لیں اس میں کتنا اجر ہے تو ان کی طرف وہ گھٹنوں کے بل آتے میں ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کی ادائیگی کا حکم دوں تکبیر کہی جائے پھر کسی کو جماعت کروانے کا حکم دوں پھر میں ان لوگوں کے گھروں میں لکڑیوں کا گٹھا ساتھ لیکر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا دوں۔

بغیر عذر جماعت میں حاضر نہ ہونا:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے لئے لکڑیاں جمع کریں پھر ان لوگوں کی طرف جائیں جو بغیر عذر گھر نماز پڑھتے ہیں پھر ان کے گھروں کو جلا دیں پھر اس حدیث کے راوی یزید (ابن الاصم) سے پوچھا گیا کہ اس سے مراد جمعہ ہے؟ یا غیر جمعہ؟ تو انہوں نے کہا۔ کوئی مخصوص نہیں۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت اقدس میں آیا عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد لانے والا کوئی نہیں اس لیئے مجھے گھر نماز ادا کرنے کی اجازت دیجئے۔ تو آپ نے اجازت دے دی جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور پوچھا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے؟ عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تو اس اذان کا جواب دے۔

نفل نماز گھر میں ادا کرنا۔

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کچھ نمازیں اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ ان کو قبرستان نہ بناؤ۔

۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب تم مسجد میں نماز ادا کر لو تو اس کا کچھ حصّہ گھر میں بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ گھر میں نماز سے برکت عطا کرتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہیں زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے وہ شخص نماز ہی میں ہے جس کو نماز نے روک لیا اور گھر کی طرف جانے سے صرف نماز مانع بنی۔ اور جب تک وہ جائے نماز سے اُٹھتا نہیں یا بے وضو نہیں ہو جاتا ملائکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحم فرما

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو رات کے نصف تک مؤخر فرمایا نماز پڑھنے کے

بعد آپ نے چہرہ اقدس ہماری طرف پھیرا اور فرمایا لوگ نماز ادا کر کے سو گئے اور تم نے جب تک انتظار کی ہے تم نماز ہی میں رہے ہے۔

نماز فجر وعصر کی محافظت:-

۱۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر وعصر کی نماز ادا کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۲۔ حضرت ابو زہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جو شخص طلوعِ شمس اور غروبِ شمس سے پہلے نماز ادا کرے وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔

۳۔ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر ادا کی پس وہ اللہ تعالےٰ کی امان میں ہے پس تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی امان میں خلل نہ ڈالے کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی امان میں خلل ڈالے گا اللہ تعالےٰ اسے اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیں گے۔

۴۔ حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام مخمص پر عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ وہ شخص جو اس کی محافظت کرے گا اس کے لئے دو اجر ہیں۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے ہیں اور وہ نماز فجر و عصر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں رات کے فرشتے جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالٰی بندوں کے بارے میں ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے اے ملائکہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا حالانکہ جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو بھی وہ نماز میں تھے۔

نمازِ فجر کے بعد جائے نماز پر بیٹھنا :۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ آپ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اس جگہ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو جاتا۔

بغیر عذر عصر کا فوت ہونا :۔

۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

من ترك صلوٰة العصر فقد	جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی۔
حبط عمله	اس کے عمل ضائع ہو گئے۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوگئی گویا اس کے اہل وعیال ہلاک ہوگئے۔

امامت واقتداء کی فضیلت :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (ائمہ) جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر انہوں نے درست پڑھائی تو تمہارے لیے اجر ہے اور اگر انہوں نے خطا کی تو تمہارے لیئے اجر اور ان کے لئے بوجھ ہے۔

صفِ اوّل کی فضیلت :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اس اجر سے آگاہ ہوجائیں جو اذان اور صفِ اوّل میں تو اس پر قرعہ ڈالا کریں۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی سب سے پہلی صف افضل ہوتی ہے آخری میں سب سے کم درجہ کا ثواب ہے اور خواتین کا سب سے آخری صف میں زیادہ اجر اور پہلی میں کم اجر ہے۔

صفوں میں برابری :۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سووا صفوفکم فان تسویۃ	صفیں برابر رکھو کیونکہ صف کا برابر
الصف من تمام الصلوٰۃ	ہونا نماز کے اتمام میں سے ہے

بخاری کے الفاظ ہیں کہ صف کا برابر ہونا اقامتِ نماز میں سے ہے۔

۴۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر مجلس میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس طرح صف نہیں بناتے، جس طرح ملائکہ اپنے رب کی بارگاہ میں بناتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، رب کریم کی بارگاہ میں ملائکہ کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ تکبیر کہی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا۔

اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی	اپنی صفوں کو سیدھا بھی کیا کرو۔
اراکم من وراء ظہری	کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

بخاری کے الفاظ ہیں کہ ہم کاندھے سے کاندھا اور پاؤں سے پاؤں ملاکر

کھڑے ہوتے تھے۔

۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہما بیان کرتے ہیں۔

کنا اذا صلینا خلف رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احببنا ان تکون عن یمینہ یقبل علینا بوجھہ فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک	جب ہم اپنے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم آپکے دائیں طرف کھڑے ہونے کو محبوب جانتے تھے آپ نے ہماری طرف چہرہ اقدس فرمایا تو آپ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا اے میرے پروردگار مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو لوگوں کو زندہ کرے گا۔

مردوں اور خواتین کی صفیں :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ پہلی صف سب سے افضل اور آخری کے لیئے سب سے کم ثواب ہے اور خواتین کی پہلی میں کم اور آخری میں سب سے زیادہ ثواب ہے۔

۲۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے دیکھ کر فرمایا آگے بڑھو میرے ساتھ کھڑے ہوا کرو اور تمہارے بعد کی صفیں تمہارے ساتھ متصل ہونی چاہئیں (بعض) قومیں پیچھے ہوتی گئیں تو اللہ تعالٰے نے ان کو پیچھے کر دیا۔

صفوں میں ٹیڑھ کی مذمت:۔

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کاندھوں کو پکڑ کر فرماتے برابر ہو جاؤ، آگے پیچھے نہ ہوا کرو۔ ورنہ تمہارے دل میں اختلاف ہو جائے گا۔ میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبِ عقل و دانش ہوں پھر ان کے قریب پھر ان کے قریب درجہ بدرجہ کھڑے ہوں۔

۲۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کہیں اللہ تعالےٰ تمہارے اندر اختلاف پیدا نہ فرما دے۔

۳۔ مسلم میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے انہیں کمان کے ساتھ سیدھا کیا گیا ہے یہاں تک کہ ہم نے یہ بات سیکھ لی۔ پھر ایک دن آپ تشریف لا کے کھڑے ہوئے قریب تھا، آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے تھا تو آپ نے فرمایا۔

عباد اللہ لتسون صفوفکم — اے اللہ کے بندو صفیں سیدھی کیا کرو
اولیخالفن اللہ بین وجوھکم — کہیں اللہ تمہارے اندر مخالفت پیدا نہ فرما دے۔

امام کے پیچھے آمین کہنا:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو، جس شخص کا قول ملائکہ کے موافق ہوگیا اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجائیں گے۔

۲۔ بخاری میں ہے کہ جب تم آمین کہتے ہو تو ملائکہ بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں پس دونوں کی آمین میں موافقت ہوجاتی ہے جس سے نمازی کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

قومہ میں کلماتِ حمد:۔

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ تو ایک آدمی نے یہ کلمات پڑھے۔

اللہ اکبر کبیراً والحمد للّٰہ کثیراً وسبحان اللہ بکرۃً واصیلاً۔	اللہ سب سے بڑا ہے اور صبح وشام کثرت کیساتھ حمد اسی کیلئے ہے اور اللہ کی ذات پاک ہے،

آپ نے پوچھا یہ کلمات تم میں سے کس نے پڑھے؟ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے پڑھے ہیں فرمایا یہ کلمات نہایت پسندیدہ ہیں اور ان کیلئے آسمانی

دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں میں نے جب سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہے میں نے یہ کلمات کبھی ترک نہیں کیے۔

حضرت رفاعہ بن رافع ازرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے رکوع سے سرِ اقدس اٹھایا اور کہا سمع اللّٰہ لمن حمدہ تو ایک آدمی نے یہ کلمات کہے۔

ربنا ولک الحمد حمدًا کثیرًا	اے ہمارے رب حمد تیری ہے کثرت
طیبًا مبارکًا فیہ	کے ساتھ۔ تیری ذات پاک اور بابرکت

ہے۔

آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہر کوئی اس سے پہلے لکھنے کی کوشش میں تھا۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بخاری و مسلم کی بعض روایات میں ربنا ولک الحمد کے کلمات بھی منقول ہیں۔

رکوع وسجود میں امام سے سبقت :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ وہ جب رکوع وسجود میں امام سے پہل کر رہا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے

ارکان نماز کو آرام سے ادا کرنا :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا حضور سرورِ عالم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا اور فرمایا لوٹ جا دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے نماز پڑھی پھر حاضر ہوا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا لوٹ جا پھر نماز پڑھ۔ اس نے نماز پڑھی اور حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے جواب عنایت فرمایا اور فرمایا پھر نماز ادا کر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ لہٰذا آپ مجھے تعلیم دیں۔ فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو پھر قرأت کرو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، قومہ اس طرح

کرو کہ سجدہ سے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ جلسہ کرو۔ پھر دوبارہ اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ تمام نماز اس طرح ادا کرو۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ چہرہ اقدس پھیر کر فرمایا، اے فلاں تو اپنی نماز کو بہتر کیوں نہیں کرتا ؛ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اسے توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ کس طرح نماز ادا کر رہا ہے کیونکہ وہ نماز اپنے لیئے پڑھتا ہے۔

انی لا ابصر من ورائی کما ابصر من بین یدی

مَیں اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز اسطرح ادا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بات سے آگاہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔ تو جب وہ فارغ ہوتا ہے اس طرح ہو جاتا ہے جیسے ماں نے آج جنا ہے۔

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا :-

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے لوگ ہیں جو دورانِ نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں اس بارے میں آپ سخت ناراض ہوتے اور فرمایا اس سے باز آجاؤ

ورنہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو حالتِ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز رہنا چاہیئے کہیں ان کی آنکھیں اُچک نہ لی جائیں۔

۳۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں آسمان کی طرف آنکھوں کو بلند نہ کرو ورنہ ان کو ان کی طرف لوٹایا نہیں جائے گا۔

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِلتفات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ شیطان بندے کی نماز میں خلل ڈالتا ہے۔

جائے سجدہ سے سنگریزوں کا ہٹانا۔

حضرت معیقیب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھتے ہوتے جائے سجدہ سے سنگریزے نہ اُٹھاؤ، اگر مجبوری ہو تو صرف ایک دفعہ ایسا کر لیا جائے۔

نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ دورانِ نماز پہلوؤں پر ہاتھ رکھے جائیں۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا:۔

۱۔ حضرت ابوجہیم عبداللہ بن حارث بن صمۃ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کے گناہ سے آگاہ ہو جائے تو اس کے لئے چالیس سال کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر ہوگا۔ شیخ ابونصر کہتے ہیں مجھے یہ یاد نہیں آپ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس ماہ یا سال۔

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سترہ کی طرف نماز پڑھو اور کوئی آگے سے گزرنے کی کوشش کرنے تو اسے روکو اگر وہ انکار کرے تو اس پر سختی کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

عمداً نماز ترک کرنا۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے۔

۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر طور پر صحابہ سے پوچھتے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے تو جس کو خواب آیا ہوتا وہ عرض کر دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن کر اس کی تعبیر مشیتِ ایزدی کے مطابق بیان فرما دیتے۔

فسألنا یوما فقال ھل رای منکم اللیلۃ رؤیا ؟ قلنا لا !	ایک دن آپ نے حسبِ معمول ہم سے پوچھا کیا تم نے آج کوئی خواب دیکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی نے آج خواب نہیں دیکھا۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں نے ایک خواب دیکھا ہے پھر اسے آپ نے تفصیلاً بیان فرمایا۔

میں نے رات کو دو آدمیوں کو دیکھا انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک شخص بیٹھا تھا ایک کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ تھی جس سے وہ ایک آدمی کے منہ کو اس طرح پھاڑ ڈالتا ہے کہ گردن تک جا پہنچتا ہے۔ پھر وہ دوسری طرف سے

بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ پھر اس کا ہونٹ درست ہو جاتا ہے۔ پھر اسی طرح کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلئے، ہم چل دیئے۔ حتیٰ کہ ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس دوسرا شخص پتھر لیئے ہوئے اس کے سر پر کھڑا ہے وہ جھک کر اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور پتھر ڈھلک کر ادھر آجاتا ہے وہ شخص پتھر کو سنبھالنے کیلئے جاتا ہے اور جب وہ پتھر لیکر آیا تو اس کا سر دوبارہ اسی طرح درست ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا وہ پھر اس کا سر پتھر مار کر کچل دیتا ہے۔ میں نے ان اشخاص سے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا آگے چلیئے۔ پھر ہم سب چل دیئے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک سوراخ تک جو کہ تنور کی مانند تھا اُس کا اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نچلا حصہ وسیع وکشادہ تھا اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ بھڑکتی تو وہ بھی اوپر اٹھ جاتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہوتے اور جب آگ ٹھنڈی ہوتی تو وہ بھی نیچے چلے جاتے۔ اس تنور کی مانند سوراخ کے اندر ننگی عورتیں اور مرد تھے میں نے کہا یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا حضور آگے چلئے ہم آگے چل دیئے اور ایک نہر پر پہنچے جو خون سے بھری تھی اس میں ایک شخص درمیان میں کھڑا تھا اور ایک دوسرا شخص نہر کے کنارے پر کھڑا تھا اُس کے ہاتھوں میں پتھر تھا۔ پانی میں کھڑے شخص نے آگے بڑھ کر نکلنا چاہا تو کنارے پر کھڑے شخص نے پتھر

مارا اور وہ دوبارہ نہر میں جا گرا، جب وہ باہر نکلنے کی کوشش کرتا وہ شخص پتھر مار کر اسے واپس بھیج دیتا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا حضور آگے چلیے۔ ہم چل دیئے یہاں تک کہ ہم ایک سبز رنگ کے گنبد میں پہنچے اس کے اندر ایک درخت تھا جس کے نیچے بوڑھا اور بچے بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص درخت کے قریب آیا اس کے ہاتھوں میں آگ تھی وہ اس کو بھڑکا رہا تھا انہوں نے مجھے درخت کے درمیان گھر میں داخل کر دیا۔ میں نے اس سے زیادہ حسین گھر نہیں دیکھا اس کے اندر بوڑھے اور جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے۔ پھر فرشتوں نے مجھے ایک اور گھر میں داخل کر دیا جو کہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھا میں نے ان دونوں سے کہا تم نے مجھے پوری رات سیر کروائی ہے پس ان دونوں نے مجھے ان اشیاء کے بارے میں بتایا جو کہ میں دیکھ چکا تھا۔ انہوں نے کہا وہ آدمی جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے ہونٹوں کو کاٹا جا رہا تھا۔ وہ جھوٹا تھا۔ وہ ہمیشہ جھوٹی گفتگو کرتا تھا پس اس کو اٹھایا جاتا اور وہ آسمان تک پہنچ جاتا پھر اسے نیچے گرایا جاتا، یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور وہ شخص جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا اس شخص نے قرآن سیکھا اور رات کو قرآن کی تلاوت کی بجائے سوتا رہا اور دن کو

عمل نہ کیا تو اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا۔ جو آپ دیکھ آئے ہیں اور جن کو آپ نے تنور میں دیکھا وہ زانی تھے اور جس کو نہر میں دیکھا وہ سُود خور تھا۔ اور وہ بوڑھا جس کو آپ نے درخت کی جڑوں میں دیکھا وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد تھی اور آگ بھڑکانے والا جہنم کے خزانوں کا مالک تھا پہلا گھر جو آپ نے دیکھا وہ عام مومنین کا تھا اور دوسرا شہدا کا گھر تھا اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے پس اپنے سر کو بلند فرمایئے میں نے اپنا سر بلند کیا تو میرے اوپر بادل تھے ۔"

باب ۵

نوافل کا بیان

شب و روز میں بارہ رکعت :-

۱۔ حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو شخص فرائض کے علاوہ دن رات میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالٰی جنت عطا فرمائے گا

مسلم شریف میں ان کی تفصیل یہ ہے کہ ظہر کے فرائض سے پہلے چار، بعد میں دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور فجر سے پہلے دو رکعات ہیں۔

فجر کی دو سنتوں کا مقام :-

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا۔ فجر کی دو سنتیں دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہیں۔

۲۔ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے دو نوافل کی سب سے زیادہ پابندی کرتے تھے۔

نمازِ وتر کی فضیلت:۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی محسوس کرتا ہے کہ میں رات کے آخری حصے میں بیدار نہ ہو سکوں گا تو وہ وتر ابتدائی حصے میں ادا کرے اور جو بیدار ہو سکتا ہے اسے آخری حصہ میں ادا کرنا چاہیئے کیونکہ آخری حصہ رات کی نماز حضوری والی ہوتی ہے لہٰذا یہ افضل ہے۔

سونے کے وقت دُعا:۔

۱۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو، پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ	اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد
وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ	کی۔ اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا معاملہ
اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ	تجھے سونپا تجھ سے تیرے شوق
رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ	و خوف میں تیری پناہ میں آتا ہوں

وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں تیری

آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ نازل کردہ کتاب اور بھیجے ہوئے رسول

وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ پر ایمان لاتا ہوں۔

اگر اس رات موت آگئی تو اسلام پر موت آئے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات آپ کی خدمت میں دہراتے ہوئے "نبیک" کی جگہ "رسولک" پڑھا تو آپ نے اس سے منع فرمایا

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ نے ابن اعبد سے فرمایا کیا تجھے میں اپنے اور فاطمہ کے بارے میں بیان نہ کروں۔ اور فاطمہ کے ساتھ آپ کو دوسروں سے زیادہ پیار تھا۔ اور وہ میرے نکاح میں تھی۔ میں نے کہا مجھے ضرور آگاہ فرمایئے فرمایا فاطمہ چکی پیستی تھیں حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں پر اس کے نشان تھے مشکیزہ کے ذریعے پانی اٹھاتے اٹھاتے ان کے گلے اور سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی میں ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ خدام آئے تو میں نے فاطمہ سے کہا آپ اپنے والدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر خادم کے بارے میں عرض کریں۔ لہٰذا وہ آپ کے پاس حاضر ہوتیں۔ چونکہ آپ کے پاس وفد آیا ہوا تھا لہٰذا واپس لوٹ آئیں دوسرے دن نبی اکرم خود ان کے پاس تشریف لائے۔ پوچھا فاطمہ تیری کیا ضرورت تھی؟ وہ تو خاموش رہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیان کرتا ہوں چکی پیس پیس کر ان کے ہاتھوں میں چھالے ہو گئے ہیں

پانی کا مشکیزہ اٹھا اٹھا کر ان کا کاندھا زخمی ہو گیا ہے۔ تو میں نے ہی انہیں کہا تھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر خادم کے لیے عرض کریں کیونکہ ان دنوں آپ کے پاس خدام آئے ہوئے ہیں تاکہ بوجھ کم ہو جائے۔ تو آپ نے فرمایا

اتقی اللہ یا فاطمۃ وادی فریضۃ	اے فاطمہ اللہ سے ڈرتی رہ اپنے رب
ربک واعملی عمل اھلک واذا	کے فرائض اور گھر کے فرائض خود نبھا اور
اخذت مضجعک فسبحی ثلاثا	جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو تینتیس دفعہ
وثلاثین واحمدی ثلاثا	سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمدللہ۔ اور چونتیس
وثلاثین وکبری اربعا و	دفعہ اللہ اکبر، یہ سو ہے یہ تیرے لیے
ثلاثین فتلک مائۃ فھی	خادم سے بہتر ہے۔
خیرلک من خادم	

اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے عمل پر راضی اور مطمئن ہوں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جمع ہونے والے صدقات کا مجھے محافظ مقرر فرمایا ایک شخص رات کو آیا اس نے وہاں سے جھولی بھرنی شروع کر دی میں نے پکڑ لیا اور کہا میں حضورؐ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا میں نہایت غریب و محتاج ہوں مجھ پر قرض ہے، میرے گھر کے افراد بھوکے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب

صبح ہوئی تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔

مافعل اسیرک البارحۃ ؟ تیرے پچھلی رات والے چور کا کیا بنا؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سخت حاجتمندی اور اپنے بال بچوں کی بات کرتا تھا اس لئے میں نے ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا فرمایا اس نے غلط بیانی سے کام لیا وہ پھر آئے گا۔ آپ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا۔ میں انتظار میں رہا لہذا وہ دوبارہ آیا اور اس نے جھولی بھرنی شروع کی تو میں نے پکڑ لیا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر ایسا ہی ہوا۔ میں نے اسے کہا کہ اب تجھے میں ضرور حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کروں گا، تو بار بار کہتا ہے نہیں آوں گا پھر آجاتا ہے وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تعالےٰ تجھے نفع دے گا۔ میں نے پوچھا وہ کون سے کلمات ہیں، (کہنے لگا) جب تو بستر پہ جائے تو اس وقت آیت الکرسی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کی تلاوت کر لیا کر اس کی برکت سے تجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک محافظ عطا ہو گا۔ جس کی وجہ سے صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئیگا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا تیرے چور کا کیا بنا! یارسول اللہ مجھے اس نے کچھ کلمات بتائے جس کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کون سے کلمات ؟ میں نے عرض کیا آیت الکرسی آپ نے فرمایا جھوٹا ہونے کے باوجود بات سچی کی۔ اے ابوہریرہ تو جانتا ہے وہ تین دن آنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا فرمایا وہ شیطان تھا۔

بیدار ہوتے وقت دُعا

۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کی نیند سے بیدار ہو وہ یہ کلمات پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ	شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ	حمد اسی کے لائق ہے اور وہ ہر شے
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا	پر قادر ہے تمام تعریف اللہ کیلئے ہے اللہ
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ	پاک ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اغْفِرْلِيْ ۔	برائی سے بچنے اور نیکی کی قوت اللہ کے
	سوا نہیں اے اللہ مجھے معاف فرمادے

اس کے بعد جو دُعا کرے وہ قبول ہوگی اگر وضو کر کے نماز ادا کرے تو وہ قبول ہوگی۔

رات کا قیام :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سوتے ہو تو شیطان تمہارے سر کے پیچھے تین گانٹھیں لگاتا ہے اور ہر گانٹھ کے ذریعے تھپکی دیتا ہے کہ ابھی بڑی رات

ہے سوجا اگر آدمی بیدار ہو کر ذکر الہٰی میں مصروف ہو جائے تو ان میں ایک کھل جاتی ہے اگر وضو کرے تو دوسری اور اگر نماز پڑھے تو وہ تمام کھل جاتی ہیں۔ اور انسان بڑی خوشی و فرحت میں صبح کرتا ہے ورنہ سست و پریشان حال ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اتنا طویل قیام کرتے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوج جاتے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ کے رب نے آپ کی بخشش کی بشارت عطا فرما رکھی ہے تو آپ نے فرمایا۔

افلا اکون عبداً شکوراً۔ میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمایا کرتے مجھے داؤد علیہ السلام کی نماز اور روزہ نہایت پسند ہے۔ اور ان کا یہ معمول تھا کہ آدھی رات سوتے، تیسرے پہر عبادت کرتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ان فی اللیل لساعۃ لا یوافقہا	رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے اگر
رجل مسلم یسأل اللہ الخیر	کوئی آدمی اسے پائے اور اس میں دنیا
من امر الدنیا والآخرۃ الا	اور آخرت کے بارے میں جس شئے کیلئے
اعطاہ ایاہ وذالک کل لیلۃ	عرض کرے تو اللہ تعالٰی عطا کرتا ہے اور
	یہ ہر رات آتی ہے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی کے ساتھ رشک جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات اور دن کا کچھ حصہ اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے خرچ کرتا ہے۔

حالت نیند میں نماز :۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آجائے تو سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے کیونکہ اس حال میں نماز جاری رکھنے میں اس بات کا امکان ہے کہ استغفار کی جگہ اپنی برائی ہی نہ کر دے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اذا نعس احدکم فی الصلوٰۃ فلینم حتی یعلم مایقروٗہٗ	جب نماز میں اونگھ آجائے تو سوجا یہاں تک کہ تجھے یہ علم ہو جائے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو اور اس کی زبان قرآن کی تلاوت (نیند کی وجہ سے) رکے اور نہ جانتے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو وہ سو جائے۔

رات کو قیام نہ کرنے کی مذمت:۔

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ ہوا جو تمام رات صبح تک سویا رہتا ہے آپ نے فرمایا اس شخص کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کیا ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یا عبداللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل۔	اے عبداللہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کا قیام کیا کرتا تھا۔ پھر اُس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔

صبح وشام کے اذکار:۔

۱۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے۔

اللّٰھم انت ربی لا الٰہ الا انت	اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی
خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک	معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ
ووعدک ما استطعت اعوذبک	ہوں میں جہاں تک ممکن ہے تیرے عہد و
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک	وعدے کی حفاظت کرنیوالا ہوں۔ میں تیری
علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ	پناہ میں آتا ہوں اس شے کے شر سے جسے تو
لا یغفر الذنوب الا انت۔	نے بنایا۔ میں اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کا
	اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں
	مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف
	فرمانے والا نہیں۔

جس شخص نے ان کلمات پر ایمان و یقین رکھتے شام کو پڑھا اگر وہ اسی رات فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص صبح کو پڑھے تو فوت ہونے کی صورت میں جنت میں داخل ہو گا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پچھلی رات بچھو نے ڈس لیا ہے جس سے مجھے تکلیف ہے فرمایا اگر شام کو یہ دعا پڑھ لیتا تو تجھے وہ نقصان نہ دیتا۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من	میں مخلوق کے شر سے اللہ کے کامل
شر ما خلق	کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالتماٰب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو دفعہ سبحان اللہ و بحمدہٖ پڑھے روز قیامت اس سے بہتر عمل کسی کے پاس نہیں ہو گا۔

۴۔ انہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دن میں سو دفعہ یہ کلمات پڑھے۔

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک	تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے
لہٗ لہ الملک ولہ الحمد و	تیرا کوئی شریک نہیں ملک و حمد تیرے ہی
ھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔	لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے اعمال نامے میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور شام تک اسے شیطان سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہ ہو گا۔ البتہ وہ بڑھ جائے گا جس نے یہ عمل دوسرے سے زیادہ کیا ہو گا

رات کے وظیفہ کی قضاء

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عدم بیداری کی وجہ سے رات کو تلاوت

و نوافل نہ پڑھ سکا۔ وہ فجر اور ظہر کے درمیان اسے قضا کرے، اسے رات والا ثواب مل جائے گا۔

نماز چاشت کی فضیلت :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین وصیتیں فرمائی تھیں، ہر ماہ تین روزے، چاشت کی دو رکعت نماز اور سونے سے پہلے وتروں کی ادائیگی۔

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو سلام، اسی طرح ہر تسبیح (سبحان اللہ) صدقہ، ہر تحمید (الحمد للہ) صدقہ، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ) صدقہ، ہر تکبیر صدقہ ہے (اللہ اکبر) صدقہ، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا صدقہ اور ان تمام کا بدل وہ دو رکعات ہیں جو چاشت کے وقت ادا کی جاتی ہیں۔

۳۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے پیارے حبیب علیہ السلام نے تین باتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو زندگی بھر ترک نہ کرنا، ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت اور سونے سے قبل نماز وتر کی ادائیگی۔

نماز استخارہ :۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں معاملات میں استخارہ کی تعلیم اس طرح دی

جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نماز ادا کرے اور پھر یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھم انی استخیرک بعلمک و	اے اللہ میں تیرے علم کے مطابق
استقدرک بقدرتک واسئلک	تجھ سے خیر اور تیری قدرت کے مطابق
من فضلک العظیم	تجھ سے طاقت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے
فانک تقدر ولا اقدر	عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قادر
وتعلم ولا اعلم وانت	ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے،
علام الغیوب اللھم	میں نہیں جانتا تو تمام غیبوں کا جاننے
اِن کنت تعلم ان ھذا	والا ہے اے اللہ اگر تو اس معاملہ میں
الامر خیر لی فی دینی	میرے لیئے دین و دنیا اور عاقبت
ومعاشی وعاقبۃ امری	کے لحاظ سے خیر جانتا ہے تو مجھ کو اس
فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم	پر قدرت فرما اور میرے لیئے یہ آسان
بارک لی فیہ وان کنت	فرما۔ اور اس میں برکت دے۔ اور
تعلم ان ھذا الامر شر لی	اگر اس میں میرے دین و دنیا کے لحاظ
فی دینی ومعاشی وعاقبۃ	سے شر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر
امری فاصرفہ عنی واصرفنی	دے۔ مجھے اس سے بچا اور خیر
عنہ واقدر لی الخیر	
حیث کان ثم ارضنی بہ۔	پر قادر فرما۔

اور پھر اپنی حاجت اور ضرورت کا نام بھی لے۔

باب ٦

نمازِ جمعہ کا بیان

فضیلت جمعہ :-

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کی ادائیگی کے لیئے گیا۔ خطبہ و وعظ اچھی طرح سنا اور خاموشی اختیار کی تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ اور اس سے زائد تین دن تک کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور جو شخص سنگریزوں کے کھیل میں مشغول رہا اس نے اجر ضائع کر دیا

۲- انہی سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک، رمضان دوسرے رمضان تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبائر کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

جمعہ کیلئے چلنا :-

۳- حضرت عبایہ بن رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی ادائیگی کے لیئے جا رہا تھا تو میری ملاقات حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سُنا تو انہوں نے کہا میں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیں گے۔

۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، اچھی طرح پاکیزگی حاصل کی تیل اور خوشبو لگائی۔ پھر دو نمازیوں کے درمیان نہ گھسا۔ پھر حسب توفیق نماز ادا کی۔ خاموش ہو کر امام کی گفتگو سُنی تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔

جمعہ اور تخلیق آدم :-

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی میں وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔

خصوصی گھڑی :-

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوتے فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی

ہے، جس میں اگر کوئی مسلمان حالت نماز میں ہو تو جس شے کا سوال وہ کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے اور آپ نے ہاتھ سے اس کے قلیل ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔

۷۔ حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر نے پوچھا کہ تو نے اپنے والد سے جمعہ کے دن خصوصی وقت کے بارے میں حضور علیہ السلام کا فرمان سنا ہے۔ میں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔ میرے والد گرامی نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ھی ما بین ان یجلس الامام ان ینقضی الصلوٰۃ — وہ وقت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لیکر نماز کی ادائیگی کے درمیان ہے۔

غسل جمعہ اور خوشبو:۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ مرد پر جمعہ کے دن غسل و مسواک لازم ہے اور حسب توفیق خوشبو بھی لگائے۔

جمعہ کے لئے جلدی جانا:۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے روز غسل کیا۔ پھر پہلی گھڑی میں جمعہ کے لیے روانہ ہوا گویا اس نے اونٹ صدقہ کیا جو دوسری گھڑی آیا اس نے گائے تیسری گھڑی میں آنے والے نے مینڈھا چوتھی میں آنے والے نے مرغی اور پانچویں میں آنے والے نے گویا انڈہ صدقہ کیا اور جب خطیب خطبہ کے لیئے آجاتا ہے تو ملائکہ دیگر معمولات چھوڑ کر ذکر سننے لگ جاتے ہیں۔

دوران خطبہ خاموشی کا حکم :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے دوران خطبہ کسی کو خاموش ہونے کا بھی کہا تو یہ لغو عمل ہے یعنی اجر ضائع کرنے والا ہے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید :-

۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے بارے میں فرمایا مجھے خیال آتا ہے کہ کسی سے نماز پڑھانے کے لیئے کہوں اور خود ایسے گھروں کو آگ لگا دوں جن کے مالک جمعہ ادا کرنے نہیں آئے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

لوگوں کو جمعہ چھوڑنے سے باز رہنا چاہیئے۔ ورنہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دے گا۔ اور پھر وہ غافلین میں شامل ہو جائیں گے۔

باب ۷

صدقات کا بیان

فرضیت زکوٰۃ :-

۱- حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر ہے۔ شہادت توحید و رسالت، اقامتِ نماز، ادائیگی زکوٰۃ، حج، رمضان کے روزے

۲- حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی عبادت کر اس کا شریک نہ بنا۔ نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔

۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دو جس کے کرنے سے میں جنتی ہو جاؤں۔ فرمایا اللہ کی عبادت کر اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ فرض نماز اور زکوٰۃ ادا کر رمضان کے روزے رکھ وہ یہ

سُن کر کہنے لگا اللہ کی قسم میں اس پر نہ اضافہ کروں گا اور نہ اس میں کمی جب وہ شخص واپس ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا۔ — جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۴۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر عذاب :۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صاحبِ سونا و چاندی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے روز ان کو آگ میں گرم کر کے مالک کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو دوبارہ گرم کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا اس دن فیصلہ فرمائے گا جو پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھ لے گا جنت کی طرف ہو گا یا جہنم کی طرف۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا، اس کو چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فربہ جسم میں اس کے اُونٹ ظاہر ہو کر اس کو روندتے ہوئے گزر جائیں گے۔ ایک ریوڑ کے بعد دوسرا

ریوڑ روندتا ہوا گزر جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ اس دن اپنے بندوں کا فیصلہ فرمائے گا جو پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جو گائے اور بکریوں والا زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا اور انتہائی فربہ جسم میں اس کی گائے اور بکریاں ہو کر اسے اپنے کھروں سے روندتی ہوئی چلی جائیں گی۔ اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گی عرض کیا گیا گھوڑوں کے بارے میں کیا ہے؟ فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک آدمی کے لیئے بوجھ دوسرا ستر اور تیسرا اجر کا سبب ہے، وہ گھوڑے جو بوجھ بنتے ہیں جن کو مالک نے ریا، تکبر اور غرور کے ذریعے پالا، وہ گھوڑے ستر کا ذریعہ بنتے ہیں جن کو اللہ کی خاطر رکھتا ہے اور ان حقوق کو نہیں بھولتا جو ان کی پیٹھوں اور گردنوں سے وابستہ ہیں اور وہ گھوڑے ذریعہ اجر بنتا ہے۔ جب اس کو کسی چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ جو کچھ چرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا اجر لکھتا ہے اگر اس کو دریا سے پانی پلائے تو اس کے پیٹ میں جو قطرہ جائے اجر لکھا جائے گا حتیٰ کہ ان کے پیشاب اور لید پر بھی اجر ملتا ہے۔ ایک یا دو ایکڑوں کا جو وہ چکر لگائیں ان کے ہر قدم کے عوض اجر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ گدھوں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا ان کے بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں مگر یہ آیت جو سب سے جامع ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

جو شخص ایک ذرے کے برابر نیکی کرے گا اسے پالے گا اور ایک ذرے کے برابر برائی کریگا وہ بھی اسے پالے گا۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو اونٹوں والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس کے اونٹ اصل تعداد سے بڑھ جائیں گے مالک کو چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور اونٹ اسے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندتے ہوئے گزریں گے۔ اور جو گائے والا ان کا حق ادا نہیں کرے گا وہ اصل تعداد سے زیادہ ہو جائیں گی۔ مالک کو میدان میں بٹھا دیا جائے گا اور وہ سینگوں اور پاؤں سے کچلتی ہوئی گزر جائیں گی قیامت کے روز بغیر سینگ والی بھی ہو گی۔

اور جو صاحب خزانہ اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے روز گنجے سانپ کی شکل میں منہ کھولے اس کے پیچھے دوڑے گا مالک بھاگے گا تو ایک منادی آواز دے کر کہے گا کہ اپنا خزانہ لے لو ہمیں اس کی ضرورت نہیں جب مالک خزانہ کو کوئی چارہ نظر نہ آئے گا تو وہ سانپ نما خزانے کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور سانپ اُونٹ کی طرح اس کو چبائے گا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مال عطا کیا لیکن اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی وہ مال قیامت کے دن ایسا گنجا اژدھا بن جائے گا جس

کے بڑے بڑے جبڑے ہوں گے اور وہ اپنے مالک کو پکڑ لے گا۔ اور کہے گا میں تیرا مال اور خزانہ ہوں اس کیلئے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

ولا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ۔ — وہ لوگ ہرگز گمان نہ کریں جو بخیل ہیں۔

۴۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں ایسے حلقے میں جا بیٹھا جس میں قریش کے سردار بھی تھے تو وہاں ایک شخص آیا جس کے موٹے اور کھردرے کپڑے اور چہرہ وجیہہ تھا اس نے لوگوں کو سلام دیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ مال جمع کر کے خزانہ بنانے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو جسے دوزخ میں گرم کیا جاتے گا۔ اور وہ پتھر انکی چھاتی کی نوک پر رکھا جاتے گا۔ حتیٰ کہ وہ شانہ کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا۔ پھر وہ شخص پلٹ کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ لوگوں نے آپ کی بات کو ناپسند کیا ہے۔ کہنے لگے یہ بے عقل ہیں مجھے میرے پیارے خلیل نے فرمایا ہے میں نے پوچھا آپ کے خلیل کون ہیں؟ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے مجھے فرمایا تم احد پہاڑ کو دیکھتے ہو میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ شاید مجھے آقا علیہ السلام کسی کام روانہ فرمانے والے ہیں میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا۔

ما احب ان لی مثل احد ذھبا انفقہ کلہ الا ثلثۃ دنانیر۔ — اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کی مقدار سونا ہو تو اس کو تین دینار کے علاوہ تمام صدقہ کر دوں۔

یہ لوگ عقل مند نہیں یہ مال جمع کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں ان سے نہ دنیا کے بارے میں سوال کروں گا اور نہ دین کے بارے میں حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل سے جا ملوں۔

مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے، تو انہوں نے بتایا صحابی رسول حضرت ابو ذرؓ ہیں میں ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ آپ نے حضور علیہ السلام سے کیا سُنا ہے فرمایا میں نے ان سے جو بات کہی ہے یہ میں نے اپنے آقا علیہ السلام سے ہی سُنی ہے۔ میں نے پوچھا کہ حکومت سے وظیفہ لینے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا۔

خذہ فان فیہ الیوم معونۃ فاذا کان ثمنا لدینک فدیہ۔ — اسے لے لو کیونکہ آج کے دور میں یہ بطور معاونت ہے جب یہ مال تمہارے دین کا معاوضہ بن جائے تو اس وقت نہ لینا۔

حفاظت صدقات میں تقویٰ و دیانت!

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مسلمان امین خازن وہ ہے جو حکم کے مطابق مال دے اور خوش دلی کے ساتھ اسے مال منتقل کر دے جیسے صدقہ کرنے والے نے متعین کیا ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جسے تم میں سے ہم نے عامل مقرر کیا اور اس نے دھاگہ یا اس سے کم درجہ چیز میں خیانت کی اس پر روزِ قیامت گرفت ہو گی۔ ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دوبارہ آگاہ فرمائیں۔ فرمایا کیا وجہ ہے؟ عرض کیا میں نے آپ سے یہ سنا ہے۔ فرمایا میں نے ابھی یہ بات کہی ہے جس کو ہم کسی معاملہ میں امیر مقرر کریں اُسے تمام چیزوں کو جمع کروانا ہو گا خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر۔ جس کے لینے کا حکم ہو وہ لے اور جس کے لینے سے منع کیا ہو اس سے رُک جائے۔ (المسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازدی آدمی کو عامل صدقہ مقرر فرمایا جسے ابنِ لتیبہ کہا جاتا تھا جب صدقہ لے کر واپس آئے تو انہوں نے کہا:

هذا لكم وهذا اهدي الي یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عامل بناتا ہوں تم واپس آ کر کہتے ہو یہ تمہارا حصہ ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے حالانکہ اگر وہ اپنے گھر ماں باپ کے پاس ہوتا تو اسے وہ ہدیہ

ملتا، اللہ کی قسم اپنے حق (وظیفہ) کے علاوہ کچھ نہ لیا کرو ورنہ تم روزِ قیامت وہ چیز اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آؤ گے میں تم میں سے کسی کو بھی نہ پہچانوں گا جو سر پر اُونٹ آواز نکالتا ہوا، گائے شور ڈالتی ہوئی اور بکری چیختی ہوئی اٹھا کر لائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک اٹھا دیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی زیارت کا شرف پایا اور فرمایا:

اللھم ھل بلغت؟ اے اللہ کیا میں نے حکم پہنچا نہیں دیا؟

(بخاری و مسلم)

یعنی لوگوں تک پیغام پہنچا دیا ہے۔

گداگری کی مذمت:-

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انسان اگر مانگنے والا ہو جائے یہاں تک کہ اسے موت آجائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال میں اضافے کی خاطر مانگتا ہے وہ آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے خواہ وہ کم کرے یا زیادہ۔

۳۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولِ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آٹھ آدمی تھے آپ نے فرمایا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے ؟ حالانکہ ہم نے انہی دنوں بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بیعت کی ہوئی ہے۔ فرمایا کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرتے ؟ ہم نے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بیعت کر چکے ہیں اب کس پر بیعت کریں ؟ فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ پانچ نمازیں ادا کرو گے۔ اور اللہ تعالے کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی شئے کا سوال نہیں کرو گے۔ تو میں نے اس جماعت میں بعض ساتھیوں کو اس کے بعد دیکھا کہ اگر ان کا چابک سواری کی حالت میں گر جاتا تو وہ اس کے اٹھا کر دینے کے بارے میں بھی سوال نہیں کرتے تھے

خرچ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے :-

۱۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا سے تین دفعہ سوال کیا۔ آپ نے مجھے تینوں مرتبہ عنایت کیا اور فرمایا یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ اور جس نے نفس کی سربلندی (بن مانگے یا دینے والے کی خوشی) سے لیا اس کے مال میں برکت ہو گی۔ اور جس نے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنی مانگ کر) اس کے مال میں یہ برکت نہیں اور وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو کھاتا ہے مگر سیر

نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب موت تک کسی سے سوال نہیں کروں گا لہذا جب ان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی نے وظیفہ دینے کے لیے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اسی طرح حضرت عمر نے وظیفے کے لیئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے لوگو! میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اس مال فیٔ سے حضرت حکیم کا حصہ اور ان کا حق پیش کیا مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت حکیم نے وصال تک حضور علیہ السلام کے بعد کسی سے سوال نہ کیا۔

تین اشخاص کیلئے سوال جائز ہے:-

۱۔ حضرت ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک بڑی رقم کا مقروض ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس بارے میں آپ سے سوال کروں فرمایا ہمارے پاس ٹھہر جاؤ۔ جب صدقہ کا مال آتا ہے تو ہم آپ کو دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا قبیصہ تین اشخاص کے علاوہ کسی کیلئے سوال جائز نہیں ایک جو مقروض ہو اس کے لئے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے دوسرا وہ شخص جس کے مال کو کوئی آفت ناگہانی پہنچی جس سے اس کا مال برباد ہو گیا اس کیلئے اتنا سوال کرنا جائز ہے جس سے اس کا گزارہ ہو جائے تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہوا اور اس کے قبیلہ کے تین عقلمند

اشخاص اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی یہ فاقہ زدہ ہے تو اس کے لیئے اتنی مقدار کا سوال جائز ہے۔ اے قبیصہ جو ان کے علاوہ سوال کر کے کھاتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے صدقہ اور نہ مانگنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

الید العلیا خیر من الید السفلیٰ۔	اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

اوپر والے ہاتھ سے دینے والا اور نیچے والے سے مانگنے والا ہاتھ مراد ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور اس سے ابتدا کرو جو تمہارے زیر کفالت ہے۔ اور افضل ترین صدقہ وہ جس میں صدقہ کے بعد اپنے پاس بھی گزارنے کے لیئے رہے جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالےٰ اسے اس سے محفوظ رکھے گا۔ جو شخص مستغنی ہو جائے اللہ تعالےٰ اسے غنا عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ انصار نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے عطا فرمایا اس طرح وہ مانگتے رہے اور آپ عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ کے پاس موجود تمام مال ختم ہو گیا آپ نے فرمایا اب

اگر میرے پاس مال ہوتا تو تمہیں دینے سے اب بھی گریز نہ کرتا جو شخص سوال سے بچے اللہ تعالٰی اسے بچا دیتا ہے جو مخلوق سے مستغنی ہو جائے اللہ تعالٰی اسے غنا دے گا جس نے صبر کیا اسے اللہ تعالٰی صبر عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالٰی کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر عطا نہیں فرماتا۔

غنا کیا ہے؟

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس الغنی من کثرۃ العرض	غنا کثرت مال کا نام نہیں بلکہ دل
ولکن الغنی غنی النفس	کے غنی ہونے کا نام ہے۔

چار چیزوں سے پناہ:۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ	اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے
عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ	علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل سے جس
لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ	میں نیاز خوف و خشیت نہ ہو۔ ایسے نفس
وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا۔	سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول

نہ کی جائے۔

حاجت مند کی تعریف :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجت مند اور مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک لقمہ، دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوریں لیکر چلا جاتا ہے۔

ولکن المسکین الذی لا یجد غنی یغنیہ ولا یفطن لہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسأل الناس۔

البتہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا نہیں جو اسے بے نیاز کر دے اور نہ اس کی مسکینی کا پتہ چلے (سفید پوش ہو) تاکہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرتا ہے۔

کامیاب مومن :-

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے گزارے کے لیئے رزق بھی میسر ہو اور اللہ تعالٰے نے اسے اپنے عطا کردہ رزق پر قناعت عطا فرما دی۔

۲۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بندے تیرے لئے ضرورت سے زائد شے کا خرچ کر دینا ہی بہتر ہے اور اگر تو روکے گا تو یہ تیرے لیے شر ہے۔ ضرورت کے خرچہ پر

ملامت نہیں اپنے زیر کفالت لوگوں سے صدقہ میں ابتداء کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

خود کاروبار کرنا :-

۱۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیئے جنگل سے پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاکر اور بیچ کر گزارہ کر لینا عزت نفس کے لیئے بہتر ہے اس بات سے کہ سوال کیا جائے ممکن ہے کوئی دے یا نہ دے

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر طعام وہ ہے جو اپنے ہاتھ سے کماتے ہو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے ہی کماتے تھے۔

چمٹ کر سوال کرنا :-

۱۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے چمٹ کر سوال نہ کیا کرو بخدا جو مجھ سے مانگے اور میں اسے ناخوشی میں کوئی چیز دوں تو میری دی ہوئی چیز میں کیسے برکت ہو گی۔

۲۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں خازن ہوں جسے میں نے خوشی سے دیا

اس میں اس کے لیے برکت ہے اور جو میں نے کسی کے مانگنے یا حرص کی وجہ سے دیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

بغیر سوال کے چیز کا لینا:۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ عطا فرماتے تو عرض کر دیا کرتا کہ آپ یہ چیز مجھ سے کسی زیادہ ضرورت مند کو عطا فرما دیں ایک مرتبہ آپ نے مجھے مال دیا، تو یہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔

خذه اذا جاءك من هذا المال	یہ لے لو اور جو مال تمہارے پاس بغیر
شيء وانت غير مشرف ولا سائل	طمع اور بن مانگے آئے لے لیا کرو
فخذه فتموله فان شئت كله	اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کھا لو یا صدقہ
وان شئت تصدق به و	کر دو اور جو اس طرح نہ آئے اس
مالا فلا تتبعه نفسك	کا خیال نہ کیا کرو۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ کبھی بھی آپ نے اس کے بعد نہ سوال کیا اور نہ ہی کسی عطا کردہ شے کو رد کیا۔

فضیلت صدقہ:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے پاکیزہ مال سے کھجور کی مقدار صدقہ کرے اور اللہ تعالےٰ پاکیزہ مال کو ہی قبول فرماتا ہے اللہ تعالےٰ اسے اپنے مبارک دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر اس کو بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال میں کمی واقع نہیں کرتا اللہ تعالےٰ معافی پر بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور تواضع کرنے والے کو اللہ تعالےٰ بلند کر دیتا ہے۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ہر وقت کہتا رہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال ہونے کی تین صورتیں ہیں۔ جو اس نے کھا لیا وہ فنا ہو گیا جو اس نے پہن لیا وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور اس نے صدقہ کر دیا وہ اس کیلئے ذخیرہ ہو گیا اس کے علاوہ مال اس کے ورثا کا ہے جسے وہ چھوڑ کر چلا جائے گا۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا بتاؤ تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے وراثت کا مال زیادہ پسند ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے مال کو زیادہ پسند کرتا ہے آپ نے فرمایا۔

فان مالہ ما قدم و مال وارثہ ما اخر۔ اپنا مال تو وہ ہے جسے آگے بھیجا۔ (صدقہ کر دیا) پیچھے رہنے والا مال ورثا کا ہے۔

۵ - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ عنقریب تم میں سے ہر شخص اللہ تعالےٰ سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ اور بائیں طرف بھی اسی طرح اعمال ہوں گے۔ اور سامنے آگ نظر آئے گی تم اس آگ سے بچو خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے کا صدقہ کر کے بچو۔

ایک روایت میں ہے تم میں سے جو بھی اس آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے خواہ ایک کھجور کا ٹکڑا کیوں نہ ہو وہ اس کے ذریعے بچ جائے۔

۶ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بخل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کے ساتھ دی جنہوں نے لوہے کی زرہیں پہن رکھی ہوں جب صدقہ دینے والا صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس قدر کشادہ ہو جاتی ہے کہ اس کے پورے بدن حتیٰ کہ پوروں تک پھیل جاتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے اور وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

بہتر چیز صدقہ کرنا ۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ مدینہ طیبہ کے انصار صحابہ میں سے کافی مالدار تھے ان کے کھجوروں کے متعدد باغات تھے ان میں انھیں وہ باغ نہایت ہی محبوب و پسند تھا جس کا نام بیرحاء تھا اور مسجد نبوی کے پاس تھا ۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا طیب	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے اور اس باغ کے چشمے سے پانی بھی پیتے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون، (تم ہرگز نیکی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم اپنا محبوب ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو) تو حضرت ابوطلحہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اللہ کا حکم سن لیا ہے مجھے سب سے زیادہ بیرحاء (باغ) پسند ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں خرچ فرما دیں میں امید کرتا ہوں کہ میرا مولیٰ اسے میرے لئے ذخیرہ بنا دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

بخ ذالک مال رابح ذلک مال رابح	اسے اپنے پاس رکھو یہ مال خوب نفع دینے والا ہے (لیکن انہوں نے پھر بھی صدقہ کر دیا)۔

مخفی طور پر صدقہ کرنا:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جو سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خصوصی سایۂ رحمت میں ہوں گے ان سے ایک وہ شخص ہے جو صدقہ اس طرح مخفی کرتا ہے کہ بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔

قریبی رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دینا:۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ حضرت زینب بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے فرمایا صدقہ کیا کرو خواہ تمہیں اپنے زیورات سے کرنا پڑے میں گھر واپس آئی اور اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ تم خالی ہاتھ اور مفلس ہو حضور علیہ السلام نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے تم جاکر حضور علیہ السلام سے معلوم کرو کیا تمہیں دے دینا کافی ہے یا کسی اور کو دینا ضروری ہے۔ حضرت ابن مسعود نے مجھے کہا کہ تم خود جاؤ لہٰذا میں گئی تو میں نے آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو دیکھا جنہیں یہی معاملہ درپیش تھا اور ہم اپنے نبی علیہ السلام کا نہایت ہی ادب و احترام کرتی تھیں حضرت بلال باہر آئے تو ہم نے کہا کہ تم حضور کی خدمت میں عرض کرو کہ دو خواتین دروازے پر کھڑی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں اور ان یتیم بچوں کو صدقہ دے

سکتی ہیں جوان کی گود میں ہیں؟ اور یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ حضرت بلال نے حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا دو خواتین کون ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ایک زینب اور دوسری انصاری خاتون ہے فرمایا کون سی زینب؟ عرض کیا ابن مسعود کی بیوی۔ آپ نے فرمایا

لھما اجرالقرابۃ واجر الصدقۃ — ان کے لیے دو اجر ہیں ایک رشتہ داری اور دوسرا صدقے کا۔

قرض دینے کی فضیلت :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی تنگدست کے ساتھ تعاون کیا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا

مقروض کو مہلت دینا :-

ا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے ایک قرض دار سے مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں غریب ہوں آپ نے فرمایا تو یہ بات حلفاً کہتا ہے تو اس نے کہا ہاں حلفاً میں غریب ہوں اس پر حضرت ابوقتادہ نے کہا کہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیامۃ فلینفس عن معسر او یضع عنہ

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روز قیامت اس کی تکلیفوں سے نجات پالے وہ کسی مفلس کو مہلت دیدے یا اس کا قرض معاف کر دے۔

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں میں سے ایک شخص کی روح سے فرشتوں نے سوال کیا کہ تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں فرشتوں نے کہا تو یاد کر تو وہ کہنے لگا۔

کنت اداین الناس فامر فتیانی ان ینظروا المعسر ویتجاوزوا عن الموسر

میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازمین سے کہا کرتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا۔

اللہ تعالے نے فرمایا اس سے بھی درگزر کرو

۳۔ انہی سے مروی ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو گیا اس سے پوچھا گیا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے اسے یاد دلایا گیا جس پہ کہا۔

کنت ابایع الناس فکنت انظر المعسر واتجوز فی النقد فغفر لہ

کہ میں تجارت کیا کرتا تھا مفلس کو مہلت دینے دیتا اور نقدی کے پرکھنے میں درگزر کرتا تھا۔ پس

اس کی بخشش کردی گئی۔

۴۔ حضرت حذیفہ سے ہی ان الفاظ میں بھی مروی ہے کہ ایک شخص کو بارگاہ ایزدی میں پیش کیا گیا جسے اللہ تعالےٰ نے مال عطا فرمایا تھا اللہ تعالےٰ نے اس سے پوچھا کہ تونے دنیا میں کیا عمل کیا ؟ حالانکہ اللہ تعالےٰ سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی وہ عرض کرے گا میرے رب تو نے مجھے مال عطا کیا۔

وکان خلقی الجواز فکنت — میرا طریقہ تیرے بندوں سے درگزر تھا میں مالدار

ایسر علی الموسر وانظر المعسر — کو آسانی اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا۔

اس پر اللہ تعالےٰ فرمائیں گے اے بندے۔

انا احق بذالک منک — میں تجھ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا ہوں،

تجاوزوا عن عبدی — فرشتوں اس سے درگزر کرو

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا تھا اس نے ملازم کو ہدایت کر رکھی تھی جب کوئی بھی تنگدست آئے تو اس سے درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالےٰ ہم سے درگزر فرمائے، جب وہ شخص فوت ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اس سے درگزر فرما لیا

(بخاری و مسلم)

۶۔ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا اللہ تعالیٰ نے حساب لیا اس کے دامن میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے اس کے کہ وہ امیر تھا اور لوگوں سے

معاملات کرتا تھا، اس نے اپنے ملازمین کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرنا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگزر سے کام لیا۔ (مسلم)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے کسی مسلمان کی تکلیف میں مدد کی اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں اس کی مدد کرے گا۔ جس نے کسی تنگدست کو آسانی دی اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دے گا۔ جس نے کسی عیب پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

بھلائی کیلئے خرچ کرنا۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک ان میں سے یہ دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور زیادہ مال عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تباہ فرما دے۔

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوب اپنے اوپر خرچ کرو اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوتے ہیں انہیں دن رات کی سخاوت کم نہیں کر سکتی کیا تمہیں

علم نہیں کہ اس نے زمین و آسمان کی تخلیق سے آج تک کتنا عطا کیا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس کا عرش پانی پر تھا اس کے ہاتھ میں میزان ہے اسی سے وہ پست یا بلند کرتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن آدم تیرا خرچ کر دینا ہی تیرے لیئے بہتر ہے اور اگر تو بخل کرے گا تو یہ تیرے لیے شر ہے گزارا کے لیے خرچ کرتے میں کوئی گرفت نہیں اور اس سے ابتداء کر جس کی کفالت تیرے ذمے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے زرہ پہن رکھی ہو جو خرچ کرنے والا ہے اس کی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ تمام بدن کو پوروں تک ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشانات مٹا دیتی ہے اور بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے اور وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتی،

۵۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰے عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حبیب خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا بخل نہ کرو ورنہ تجھ پر بخل کیا جائے گا خرچ کرو۔ شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالٰی تجھ پر شمار کرے گا۔

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ اس کے ساتھ شب و روز قیام کرتا ہے۔

۷۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا پھر دوسرا آپ نے فرمایا کہ اس نے قرض تو نہیں چھوڑا صحابہ نے عرض کیا نہیں فرمایا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ عرض کیا ہاں تین دینار آپ نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ تین داغ ہیں۔

شوہر کے مال سے اس کی اجازت سے صدقہ کرنا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے گھر کے طعام سے اس کو خراب کئے بغیر صدقہ کرتی ہے تو اس کو خرچ کرنے والے خاوند کو کمانے کا اور خازن کا اجر ملے گا ان میں سے کسی کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خاتون شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

۳۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں عرض کیا میرے پاس سوائے زبیر کے مال کے کوئی مال نہیں اگر میں خرچ کروں گناہ تو نہیں ہوگا؟ فرمایا۔ جو اس میں ہو خرچ کرو، بخل سے کام نہ لو ورنہ اللہ تعالیٰ کمی فرمائے گا۔

کھانا کھلانا اور پانی پلانا:۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو عاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ سے عرض کیا یارسول اللہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور واقف وناواقف پر سلام کہنا

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن پوچھے گا اے بندے میں بیمار رہا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا مولا میں آپ کی عیادت کیسے کرسکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے اللہ تعالےٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو عیادت کے لیئے نہ گیا کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پالیتا پھر فرمائے گا اے بندے مجھے بھوک لگی تھی تو نے مجھے کھانا نہیں دیا بندہ عرض کرے گا مولا میں تجھے کیسے کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے فرمایا تو نہیں جانتا تجھ سے میرے بندے نے کھانا مانگا تھا اور تو نے کھانا نہیں دیا تھا اگر تو اسے کھانا دیتا تو مجھے اس کے پاس

پا لیتا۔ اے بندے میں نے پیاس کے وقت تجھ سے پانی طلب کیا تو نے پانی نہیں دیا بندہ عرض کرے گا اے رب میں تجھے پانی کیسے پیش کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے نہیں دیا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو مجھے وہاں پا لیتا

کتے کو پانی پلانے والا جنتی:-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سفر کر رہا تھا اسے سخت گرمی محسوس ہوئی اس نے راستے میں ایک کنواں پایا تو اس میں وہ اترا اور پانی پیا جب وہاں سے باہر آیا تو دیکھا ایک کتا زبان نکالے پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا ہے اسے خیال آیا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی تھی یوں ہی اسے بھی تکلیف ہے لہٰذا وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی ڈالا اسے اپنے منہ سے پکڑ کر کنویں سے باہر لایا اور کتے کو پلایا۔

فشکر اللہ لہ فغفر لہ قالوا	اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول کر
یارسول اللہ ان لنا فی البھائم	کے اسے معاف کر دیا صحابہ نے عرض کیا
اجرا؟ فقال فی کل کبد	یارسول اللہ کیا چوپایوں کی خدمت میں
رطبۃ اجرا	ہمارے لیے اجر ہے فرمایا ہر زندہ شے کی خدمت

میں ہر اجر ہے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن تین اشخاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کلام نہیں فرماتے اور نہ ان پر شفقت کی نظر فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاکیزگی عطا کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کے پاس فالتو پانی تھا اور اس نے مسافر کو نہ پینے دیا دوسری روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔

الیوم امنعک فضلی کما منعت	آج میں تجھ سے اپنا فضل اسی طرح
فضل مالم تعمل یداک	روکتا ہوں جیسطرح تو نے اس فالتو پانی
	سے روکا جو تو نے ہاتھوں سے حاصل نہیں
	کیا تھا۔

باب ۸

روزے کا بیان

فضیلت روزہ :-

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ہر عمل آدمی اپنے لئے کرتا ہے مگر روزہ وہ میرے لیئے رکھتا ہے۔ اور میں اس کی جزا دوں گا روزہ ڈھال ہے تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ اور فحش گوئی نہ کرے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو کہہ دے میں روزے سے ہوں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہوں گی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو وہ روزے سے خوش ہو گا۔

بخاری کی روایت ہے کہ۔

یترک طعامہ وشرابہ	روزے دار نے میری خاطر کھانا
وشہوتہ من اجلی الصیام	پینا اور خواہش نفس کو ترک کیا تو

لی وانا اجزی بہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا ہوں۔

روزے دار کیلئے جنت کا خصوصی دروازہ :۔

۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہوگا جب تمام روزہ دار داخل ہوجائیں گے تو وہ دروازہ بند کردیا جائیگا :۔

دوزخ سے ستر سال کی مسافت دور ہونا۔

۳۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے ستر سال کی مسافت کی مقدار دور فرما دیتا ہے۔

روزہ اور قیام رمضان سے تمام گناہ معاف :۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام رمضان کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا جس نے ایمان اور رضائے الٰہی کی خاطر قیام رمضان کیا اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

۵۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں جمعہ

سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو۔

لیلۃ القدر کی فضیلت :-

۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان اور رضائے الٰہی کی خاطر لیلۃ القدر میں قیام کیا اور اسے وہ رات نصیب ہو گئی اس کی سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

شوال کے چھ روزے :-

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے وہ اس طرح ہے جیسے اس نے تمام عمر روزہ رکھا۔

عرفہ کے دن روزہ :-

۱- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

محرم کے روزے :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرائض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے۔

عاشورا کا روزہ :-

۱۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام سے عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔

۳۔ انہی سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا میں نہیں جانتا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اور ماہ محرم سے رمضان کے بعد روزہ رکھے یہ کسی اور دن کو افضل جانا ہو۔

شعبان کے روزے :- ۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور علیہ السلام بعض اوقات اس طرح روزے رکھنا شروع فرماتے کہ ہم محسوس فرماتے کہ اب آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور بعض اوقات اس طرح افطار

فرماتے کہ ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی آپ نے روزہ نہیں رکھا اور سب سے زیادہ روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے۔

۲۔ دوسری روایت میں آپ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں اکثر روزہ رکھتے اور فرمایا کرتے حسبِ استطاعت عمل کیا کرو کیونکہ اللہ تعالٰے نہیں ملال فرماتے جب تک تم میں ملال نہ آئے اور آپ کو وہ نماز محبوب تھی جس پر ہمیشگی ہو خواہ وہ تھوڑی ہو جب آپ کوئی نماز نفل شروع کرتے تو اس میں دوام فرماتے۔

ہر ماہ تین روزے:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پیارے خلیل علیہ السلام نے تین نصیحتیں فرمائی تھیں ہر ماہ تین روزے، چاشت کی دو رکعت نماز، اور سونے سے پہلے وتروں کا ادا کرنا۔

۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ میرے پیارے حبیب علیہ السلام نے تین نصیحتیں فرمائی تھیں کہ انہیں تمام عمر ترک نہیں کرنا ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت، سونے سے پہلے وتروں کی ادائیگی۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین روزے رکھنا ایسے ہے جیسے

تمام عمر روزے رکھنا ہے۔

۴۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین روزے اور رمضان کے روزے رکھ لینا۔ تمام عمر روزہ رکھنا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم دن کو روزہ اور رات کو قیام کرتے ہو ایسا نہ کرو۔

فان لجسدك عليك حقا و — تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری
لعینك علیك حقا وان — آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی
لزوجك علیك حقا — کا تم پر حق ہے۔

کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور کبھی ترک کر دیا کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھ لو اس سے تمہیں دائمی روزوں کا ثواب مل جائے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس عمل کی طاقت ہے فرمایا تم داؤد علیہ السلام کا طریقہ اپناتے ہوئے ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو، راوی کا بیان ہے کہ (آخری عمر میں) کہا کرتے تھے کاش میں رخصت پر عمل کر لیتا (بخاری مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ لو بقیہ کا اجر خود مل جائے گا عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا دو دن روزہ رکھ لو بقیہ کا اجر مل جائے گا عرض کیا میں اس

سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا تین دن روزہ رکھ لو باقی ثواب بھی مل جائے گا عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا چار دن روزہ رکھو بقیہ کا ثواب از خود ملے گا عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں، فرمایا۔

فصم افضل الصیام عند اللہ	پھر تم سب سے افضل روزہ رکھو اور وہ
صوم داؤد کان یصوم	اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت داؤدؑ کا ہے وہ
یوما ویفطر یوما	ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو میرے بارے میں یہ اطلاع دی گئی کہ جب تک زندگی ہے رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھوں گا آپ نے فرمایا تم نے یہ بات کہی ہے، عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایا یہ مشکل ہو جائے گا، کبھی روزہ رکھو اور کبھی افطار کرو اسی طرح کبھی کچھ قیام کرو اور کچھ سو جاؤ۔

صم من الشھر ثلاثۃ ایام	ہر ماہ تین دن روزہ رکھ لیا کرو ایک نیکی
فان الحسنۃ بعشر امثالھا	کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔

یہ دائمی روزہ کہلائے گا۔ عرض کیا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو عرض کیا میں اس سے بہتر طاقت ہوں فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو یہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ اور یہ بہتر روزہ ہے عرض کیا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اس

سے بہتر نہیں، مسلم نے ان الفاظ کو بھی روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں۔

لان اکون قبلت الثلاثة	کاش وہ تین قبول کر لیتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
التی قال رسول اللہ صلی اللہ	وسلم کا ارشاد گرامی میرے لیے میرے اہل و
علیہ وسلم احب الی من	مال سے کہیں محبوب ہے۔

اھلی ومالی

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم تمام رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتے ہو عرض کیا آقا میں اس سے خیر کا ارادہ کرتا ہوں فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں تم ہر ماہ میں تین روزے رکھو یہ دائمی روزہ ہے عرض کیا آقا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

امام منذری نے بہت سی روایات کو جمع کر دیا ہے بندہ ان تمام کو اجتماعی طور پر ذکر کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنا ہے تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات قیام کرتے ہو عرض کیا آقا معاملہ ایسا ہی ہے فرمایا ایسا کرنے سے آنکھوں پہ ضعف اور نفس میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے، دائمی روزہ مناسب نہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے کامل ماہ کا ثواب مل جاتا ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا تم داؤد علیہ السلام کے طریقہ پر ایک

دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو،

دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور تمام رات قیام کرتے ہو، ایسا نہ کرو۔

فان لعینك حقا و لنفسك حقا ولاهلك حقا صم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرة ایام یوما ولك اجر تسعة

تم پر تمہاری آنکھوں کا حق ہے تمہارے نفس کا حق ہے تمہارے اہل کا حق ہے لہٰذا روزہ بھی رکھو اور کبھی چھوڑ دو، نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو ہر دس دن میں ایک دن روزہ رکھو بقیہ نو دنوں کا از خود ثواب مل جائے گا۔

عرض کیا آقا زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا پھر تم حضرت داؤد والے روزے رکھو عرض کیا آقا ان کا طریقہ کیا ہے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ میں ایک دفعہ قرآن ختم کرو عرض کیا آقا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا بیس دن میں ختم کرو عرض کیا اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا دس دن میں پڑھو عرض کیا اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا سات دن میں ختم کرو اس سے کم نہیں۔

فان لزوجك علیك حقا و لزورك علیك حقا ولجسدك علیك حقا

تم پر تمہاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمہارے مہمان کا حق ہے اور تم پر تمہارے جسم کا حق ہے۔

پیر اور جمعرات کا روزہ :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالٰے اس دن مشرک کے سوا ہر ایک کو معاف کر دیتا ہے ماسوائے اس شخص کے کہ اس کے اور دوسرے بھائی کے درمیان ناراضگی ہو اللہ تعالٰے فرماتے ہیں انہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں (مسلم)

مسلم کی دوسری روایت ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر بندے کو اللہ تعالٰے معاف فرما دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے شرک نہ کیا ہو مگر اس شخص کو کہ اس کے اور اس کے دوسرے بھائی کے درمیان جھگڑا ہو۔

صرف جمعہ کا روزہ :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو رات کے قیام کے لیے جمعہ کو مخصوص کرو اور نہ اسے روزہ کے لیے مخصوص کرو البتہ اس صورت میں جب تسلسل ہو۔ (مسلم)

انہی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ہاں اس صورت

الا ان یصوم یومًا قبلہ او یومًا بعدہ	میں یہ جائز ہے جب اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن روزہ رکھنا ہو۔

(بخاری و مسلم)

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جمعہ کے روز تشریف لائے میں روزے میں تھی فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا عرض کیا نہیں فرمایا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہیں فرمایا روزہ چھوڑ دو (بخاری)

حضرت محمد بن عباد کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے طواف کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہنے لگے اس گھر کے رب کی قسم ہاں منع فرمایا ہے

(بخاری و مسلم)

حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

احب الصیام الی اللہ صیام	اللہ تعالٰی کو سب سے محبوب روزے حضرت
داؤد واحب الصلوٰۃ الی اللہ	داؤدؑ کے ہیں سب سے پسندیدہ نماز ان کی ہے
صلوٰۃ داؤد کان ینام نصف	وہ آدھی رات تک آرام کرتے، رات کے تیسرے
اللیل ویقوم ثلثہ وینام	پہر قیام کرتے پھر رات کے چھٹے حصہ میں آرام

سدسه وکان یفطر یومًا و — کرتے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن
ویصوم یومًا۔ — ترک فرماتے۔

(بخاری ومسلم)

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یحل لامرأۃ ان تصوم — خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے
وزوجها شاهد الا باذنه — بغیر بیوی روزہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کی
ولا تاذن فی بیته الا باذنه — اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

(بخاری ومسلم)

جب مشقت ہو تو مسافر روزہ نہ رکھے:۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کا سفر فرمایا حتیٰ کہ کراع عمیم کے مقام پر پہنچے لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ لے کر بلند فرمایا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے دیکھا اس کے بعد آپ نے پانی پیا، کچھ دیر بعد عرض کیا گیا یا رسول اللہ کچھ لوگوں نے ابھی روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا

وہ نافرمان ہیں وہ نافرمان ہیں۔

۲۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا تھا کہ لوگوں پر روزہ شاق ہوگیا ہے اور وہ آپ کی انتظار میں ہیں کہ آپ کیا عمل فرماتے ہیں؟ آپ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پانی پیا۔ (مسلم)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر ایک آدمی دیکھا جس کے گرد لوگ جمع سایہ کئے ہوئے ہیں پوچھا اسے کیا ہوا ہے بتایا کہ یہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا۔

لیس البران تصوموا فی السفر۔ تمہارا سفر میں روزہ رکھنا اچھا عمل نہیں۔

۴۔ دوسری روایت میں ہے سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، (بخاری و مسلم)

۵۔ تیسری روایت میں ہے کہ اس رخصت سے فائدہ اٹھاؤ جو اللہ تعالیٰ عطا فرما رکھی ہے۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کچھ کا روزہ تھا اور کچھ کا روزہ نہیں، ہمارا پڑاؤ ایک سخت گرم جگہ ہوا اکثر لوگوں نے چادر سے سایہ کیا اور کچھ ہاتھ سے سورج کی گرمی سے بچنے کی کوشش میں تھے، روزہ دار ہمت ہار گئے۔ بے روزوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذھب المفطرون الیوم بالاجر — آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔ (مسلم)

۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض نے نہیں لیکن ایک دوسرے نے کسی پر عیب نہ لگایا۔

۸۔ دوسری روایت میں ہے ان کی رائے یہ تھی کہ جو طاقت رکھتا ہے وہ روزہ رکھ لے اور جو کمزور ہے وہ روزہ نہ رکھے اور یہ بہت ہی خوب رائے ہے۔ (مسلم)

سحری کرنا:۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تسحروا فان فی السحور برکۃ — سحری کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہمارے صوم اور اہل کتاب کے روزہ کے درمیان فرق سحری کھانے کا ہے۔

افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر :-

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر ۔ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری و مسلم)

روزہ میں غیبت، جھوٹ اور فحش گوئی سے پرہیز :-

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ جھوٹ بولتے اور اس پر عمل سے باز نہیں آتا اس کے کھانے پینے کو ترک کر دینے کی اللہ کو ضرورت نہیں۔

(بخاری)

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ یہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا خود میں ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔

فاذا کان یوم صوم احدکم تم حالت روزہ میں نہ بُری بات کرو اور نہ

فلا یرفث ولا یصخب فان	ہی لڑو اور اگر کوئی گالی دے تو کہو میں نے
سابہ احد فلیقل انی صائم	روزہ رکھا ہوا ہے۔
انی صائم۔	

(بخاری و مسلم)

قربانی:

۱۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے احسان ہر شی پر لازم فرمایا ہے لہذا جب تم کسی کو (قصاصاً) قتل کرو تو احسن طریقے سے کرو اسی طرح جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو احسن انداز میں ذبح کرو چھری تیز کر لو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

باب ۹

حج کا بیان

حج اور عمرہ کی فضیلت:

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان عرض کیا گیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کیا گیا اس کے بعد فرمایا ایسا حج جس میں نافرمانی سے بچا جائے۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور اس میں فحش کلامی اور نافرمانی سے بچا وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

۳۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیانی عرصہ کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور حج کی جزا جنت ہے۔

۴۔ حضرت ابن شماسہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ قریب الموت تھے تو وہ بہت روئے اور کہنے جب میرے دل میں اللہ تعالٰے نے اسلام کی محبت پیدا فرمادی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ابسط یمینک لابایعک فبسط اپنا دست اقدس عطا کیجئے تاکہ میں آپ

یدہ فقبضت یدی	کی بیعت کروں آپ نے ہاتھ میری طرف بڑھایا مگر میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

آپ نے فرمایا اے عمرو کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا میں ایک شرط پر اسلام لانا چاہتا ہوں؛ فرمایا تیری کیا شرط ہے؟ عرض کیا کہ مجھے معافی مل جائے فرمایا۔

اما علمت یا عمرو ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج ما کان قبلہ	اے عمرو تو نہیں جانتا کہ اسلام سابقہ تمام گناہ ختم کر دیتا ہے، ہجرت تمام سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اسی طرح حج سابقہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ ہم حج کو افضل اعمال تصور کرتی ہیں ہم جہاد کیوں نہ کریں؛ فرمایا حج مبرور افضل جہاد ہے

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص مقام عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ قیام کیے ہوئے تھا اچانک وہ اپنی سواری سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی جس سے وہ فوت ہو گیا آپ نے فرمایا

اس کو اچھی طرح غسل دو اور اس کو کفن دو کپڑوں میں دو

ولا تخمروا راسہ ولا تحنطوہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا	اس کا سر نہ ڈھانپو نہ ہی خوشبو لگاؤ کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ کہتے ہوئے اسی اسی حال میں کھڑا ہوگا۔

یعنی احرام میں ہی دفن کر دو۔

رمضان میں عمرہ!

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ ۔ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے

۲:۔ انہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری خاتون ام سنان سے فرمایا کیا وجہ تو نے ہمارے ساتھ حج نہیں کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس پانی لانے کے لیئے دو اونٹ ہیں ایک اونٹ پر میرا شوہر اور بیٹا حج کے لئے گئے ہیں اور دوسرے پر ہم پانی لاتے ہیں۔

فرمایا رمضان میں عمرہ کر لو کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

حج میں تواضع:۔

حضرت ثمامہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بخیل نہ تھے اس کے باوجود انہوں نے پرانے کجاوہ پر حج کیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

عشرہ ذی الحج کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذوالحج کے دس دنوں کے اعمال صالحہ سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر

وہ شخص ۔

خرج بنفسه وماله ثم لم يرجع من ذلك بشئ	جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلتا ہے پھر اس میں سے کوئی شئ واپس لے کر نہیں لوٹتا ۔

یوم عرفہ کی فضیلت :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالٰے یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں فرماتا ، اور اللہ تعالٰے (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور ملائکہ کے سامنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں ؟

منٰی میں سر منڈوانے کی فضیلت :

۱ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ سر منڈانے والوں کی بخشش فرما صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بال کٹوانے والوں کے لیئے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کی بخشش فرما عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لئے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کی بخشش فرما عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لئے فرمایا اور بال کٹانے والوں کی بخشش فرما

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالٰے عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور کو سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کٹانے والوں کے

سے لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا۔

مسجد حرام، مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت:

۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسالتماب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ ہر مسجد کی نماز سے ہزار گنا افضل ہے۔

۲:۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ ان دو مساجد میں سے کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقوی پر ہے؟ آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی زمین پر ماری اور فرمایا وہ تمہاری یہی مسجد ہے مدینہ منورہ کی مسجد

مسجد قبا کی فضیلت!

ا:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لے جاتے اور وہاں دو رکعات نماز ادا کرتے اور عبداللہ بن عمر کا بھی یہی معمول رہا

بیت المقدس کی فضیلت:

بخاری و مسلم میں اس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں البتہ دیگر کتب میں احادیث ہیں مثلاً مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما

سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں تین دُعائیں کیں ایک یہ کہ انہیں حکم عطا کیا جائے دوسری یہ کہ ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد وہ کسی کے پاس نہ ہو تیسری یہ کہ جو شخص بیت المقدس میں صرف نماز کے ارادے سے آئے اسے اس طرح پاک کر دے جس طرح اسے اس کی ماں آج ہی جنا ہے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا دو دعاؤں کا ثمر انھیں عطا کر دیا گیا اور میں امید کرتا ہوں کہ تیری دعا بھی قبول کر لی جائے گی۔[۲]

مدینہ منورہ میں شرفِ سکونت:-

۱۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جس شخص نے بھی شہر مدینہ میں تنگی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

۲:۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مدینہ کے اطراف کے درختوں کا کاٹنا اور ان میں شکار حرام کر دیا ہے اور فرمایا کاش اہلِ مدینہ جان لیں کہ مدینہ ان کے لیئے بہتر ہے جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے اس کی سکونت ترک کرے گا اس کے عوض اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو مدینہ میں ساکن فرمائے گا۔ جو اس سے بہتر ہو گا اور جس نے بھی مدینہ کی بھوک پیاس اور تنگی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا اور جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالےٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائے گا جس طرح سیسہ

پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے

۳۔ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اہل وعیال اور خدام لے کر وہاں چلے جائیں گے کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے پھر شام فتح ہوگا کچھ لوگ اپنے اہل وعیال اور غلام لے کر وہاں چلے جائیں گے کاش انہیں علم ہو کہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہے پھر عراق فتح ہوگا۔ تو کچھ خاندان اپنے اہل وعیال اور خدام کے ساتھ وہاں منتقل ہو جائیں گے کاش وہ جانیں کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔

اے اللہ مدینہ کو حرم بنا دے!

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلا پھل ہوتا تو اہلِ مدینہ اسے لے کر حضور کی خدمت میں آتے آپ اس کو قبول کرنے کے بعد یہ دعا کرتے۔

اللھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک	اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے لیے برکت
لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا	عطا فرما، ہمارے شہر میں ہمارے لئے
ومدنا اللھم ان ابراھیم عبدک	برکت عطا فرما۔ ہمارے رزق میں برکت
وخلیلک ونبیک وانی عبدک	دے اے اللہ حضرت ابراہیم تیرے
ونبیک وانہ دعاک لمکۃ	بندے، خلیل اور تیرے نبی تھے اور
وانی ادعوک للمدینۃ بمثل	میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے
ما دعاک بہ لمکۃ ومثلہ معہ	مکہ کے لیے تیری بارگاہ میں دعا کی تھی میں

مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسکی مثل جو
انھوں نے مکہ کے لئے کی اور اس کے ساتھ
اسی کی مثل بھی۔

پھر آپ وہ پھل وہاں کسی موجود چھوٹے بچے کو عنایت فرما دیتے۔

اے اللہ ہمیں مکہ سے بڑھ کر مدینہ محبوب کر دے!

۵:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ واشد وصححھا لنا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ

اے اللہ جسطرح تونے ہمیں مکہ کی محبت دی ہے اس طرح مدینہ کی محبت دے بلکہ اس سے بڑھ کر دے اور شہر مدینہ کو حب دار الصحت بنادے اور ہمارے صاع اور مد (رزق) میں برکت دے اور اسکے بخار کو مقام جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔

مدینہ کی ہر گھاٹی پر دو فرشتوں کا تقرر:

۶:- حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے اے اللہ ہمارے مدینے میں دوگنا برکت دے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینے کی ہر گھاٹی اور ہر درے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کی حفاظت کی دعا کرتے ہیں

مکہ سے بڑھ کر برکت عطا فرما:

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اللّٰھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ

اے اللہ مدینہ میں اس برکت کو دوگنا فرما جو تو نے مکہ کو عطا کر رکھی ہے

احد پہاڑ کی محبت:

۸:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے کہا کہ اپنے لڑکوں میں سے کسی کو میرے پاس بھیج دو وہ مجھے ساتھ لے گئے جب حضور کا کسی جگہ پڑاؤ ہوتا تو آپ کی خدمت کرتا تھا، ہم سفر سے آرہے تھے کہ احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیساکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔

اہلِ مدینہ کو پریشان کرنا:

۹:۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء

اہل مدینہ کے ساتھ جو بھی فریب کریگا وہ اس طرح ختم ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

باب ۱۰

جہاد کا بیان

جہاد کی تیاری!

۱:- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن سرحد پر پہرہ دینا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک چھڑی کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح یا شام نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

ایک دن کا پہرہ ایک ماہ روزوں کے برابر!

۲:- حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن سرحد پر پہرہ دینا ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر ایسا شخص مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا، اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور اس کی قبر فتنے سے محفوظ کر دی جائے گی۔

۳:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہلاک ہو گیا دنیا کا غلام، دراہم کا غلام، ریشمی کپڑوں کا غلام، دھاری دار چادر کا غلام۔ جب اسے ملے راضی ہوا اور جب نہ ملے ناراض ہو جائے ہلاک و برباد ہو گیا، جب اس پاؤں میں کانٹا لگے تو کوئی نہ نکالے، مبارک ہو اس شخص کو جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام پکڑی۔ اس کا سر پراگندہ اور قدم غبار آلود ہوتے [illegible] حفاظت

کے لیے کہا تو وہاں کھڑا ہو گیا، اگر پیچھے کہا تو پیچھے چلا گیا اور اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ شفاعت کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے۔ (بخاری)

۴:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ رسالتماب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بہترین زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکل جائے وہ اس گھوڑے کی پشت پر اڑا جا رہا ہو جس طرف دشمن کی آہٹ یا خوف محسوس کرے اسی طرف گھوڑے کا رخ کر دے اور قتل و موت کی تلاش میں نکل جائے یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی کسی چوٹی یا کسی وادی میں نکل جائے وہاں نماز پڑھے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے حتیٰ کہ اسی حال میں اس کو موت آ جائے اور بھلائی کے سوا وہ لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑے

اللہ کی راہ میں مجاہدین کی مدد کرنا :۔

۵:۔ حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیئے ایک مجاہد تیار کیا اس نے جہاد میں شرکت کی اور جس نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی خدمت کر دی اس نے بھی جہاد میں شرکت کی

۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قبیلہ بنو لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے ایک نکلے اور ثواب دونوں کو ملے گا

جہاد کے لئے گھوڑا پالنا:۔

۷:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کی خاطر گھوڑا پالا۔

فان شبعہ وریہ وروثہ	اس کا چارہ کھانا، پانی پینا، لید
وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ	اور اس کا پیشاب قیامت کے
یعنی حسنات	دن میزان میں نیکیاں ہوں گے۔

(بخاری)

۸:۔ انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا گھوڑے کے بارے میں ارشاد فرمائیے، فرمایا گھوڑا تین قسم پر ہے ایک آدمی کے لیے بوجھ دوسرے کے لئے ستر اور تیسرے کے لیے اجر ہے۔ جس نے ریاء کی خاطر گھوڑا پالا وہ اس کے لیے بوجھ ہے، ستر اس کے لئے ہے جس نے گھوڑا اور اسکی سواری میں اللہ کا حق نہ بھولا۔ اجر اس کے لیے ہے جس جس نے اللہ کی خاطر مسلمانوں کے لیے گلستان میں گھوڑا پالا اب وہ اس اور گلستان سے جو بھی کھائے گا اس کی مقدار اسے نیکیاں ملیں گی۔

وکتب لہ عدد ارواثہا وابوالہا	اس کی لید اور بول کے مطابق نیکیاں
حسنات ولا تقطع طولہا فاستنت	لکھی جائیں گی جن جن وادیوں پر وہ
شرفا او شرفین الا کتب لہ عدد	چرے گا ان کی مقدار نیکیاں حاصل ہوں
آثارھا وارواثہا حسنات	گی۔ جس نہر سے مالک اسے پانی
ولا مربہا صاحبہا علی نہر	پلائے گا اس سے جسقدر پانی پیئے

نشربت منه ولا يريدان يسقيها الا كتب الله تعالےٰ له عدد ما شربت حسنات (بخاری ومسلم)	گا اسی قدر نیکیاں ملیں گی۔

۹:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الخيل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيامة۔ (بخاری ومسلم)	قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی گئی ہے۔

۱۰:۔ حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الخيل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيامة الاجر والغنيمة (بخاری ومسلم)	قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر، اجر اور غنیمت رکھ دی گئی ہے۔

۱۱:۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی پیشانی پر اپنی مقدس انگلیاں رکھے یہی مذکور جملہ ارشاد فرما رہے ہیں (مسلم)

۱۲:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البركة فی نواصی الخيل (بخاری ومسلم)	برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

جہاد میں روزہ کی فضیلت۔!

۱۳:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مامن عبد یصوم یومًا فی سبیل	جو بندہ بھی جہاد میں روزہ رکھے گا
اللہ الا باعد اللہ بذلک	اللہ تعالے اسے دوزخ سے ستر سال
الیوم وجہہ عن النار سبعین	کی مسافت کی مقدار دور کر دے گا۔
خریفا	

(بخاری ومسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا دنیا اور وما فیہا سے افضل ہے تمہارے کمان کے سرے، عصا کی دستی کی جگہ دنیا وما فیہا سے افضل ہے۔

ولو ان امرأۃ من اھل الجنۃ	اگر جنتی خاتون زمین پر ایک نظر ڈال
اطلعت الی اھل الارض لا	دے تو وہ تمام روشنی اور خوشبو سے
ضات مابینھما ولملأتہ ریحا	معمور ہو جائے۔

اس کے سر وہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں آنا جانا ہر اس شی سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے اس شخص کے جنت میں داخلہ کی ضمانت دیتا ہے جس نے اللہ پر ایمان اور اس

کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کیا یا اسے گھر واپس اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹنے کی ضمانت دیتا ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو زخم بھی اسے لگتا ہے وہ قیامت کے روز اسی زخمی حالت میں آئے گا۔

لونہ لون دم وریحہ ریح المسک	اس کا رنگ تو خون جیسا ہو گا مگر اس خوشبو کستوری کی طرح ہو گی۔

قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر میں امت مسلمہ پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں ہر جہاد میں ہمیشہ شریک ہوتا لیکن میں ان کے لیے سواری وغیرہ نہیں رکھتا جس پر انہیں جہاد پر بھیجوں اور نہ ان کے پاس گنجائش ہے اور ان پر شاق ہے کہ مجھ سے پیچھے رہ گئے قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔

لوددت ان اغزو فی سبیل اللہ	میں چاہتا ہوں اللہ کی راہ میں جہاد
فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم	کروں پھر شہید کیا جاؤں پھر لڑوں پھر
اغزو فاقتل۔	شہید کیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید
(مسلم)	کیا جاؤں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اغبرت قدما عبد فی سبیل	جو اقدام جہاد میں غبار آلود ہو
اللہ فتمسہ النار	جائیں انھیں آگ مس نہیں کر سکتی۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دوزخ میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتی مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا۔
بندے میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد غبار اور دوزخ کا دھواں، بندے کے دل میں دو چیزیں جمع نہیں ہوسکتیں ایمان اور بخل (مستدرک و مسلم)

اللہ کے راستہ میں شہادت کی دُعا!

۱:۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من سال اللّٰہ تعالیٰ الشھادۃ بصدق بلغہ اللّٰہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ (مسلم)

جس نے صدق و خلوص سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی اسے اللہ تعالیٰ شہداء کا درجہ دے دیتا ہے خواہ وہ بستر پر ہی فوت ہو۔

۲:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من طلب الشھادۃ صادقاً اعطیھا ولولم تصبہ (مسلم)

جس نے دل سے شہادت مانگی اللہ اسے عطا فرما دیتا ہے اگرچہ اسے زخم نہ لگے۔

جہاد کے لیئے تربیت!

۱:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کافروں کے خلاف خوب قوت حاصل کرو۔

الا ان القوۃ الرمی الا ان لقوۃ — سنو قوت، پھینکنا ہے سنو
الرمی الا ان القوۃ الرمی — قوت پھینکنا ہے سنو قوت
(مسلم) — پھینکنا ہے۔

۲:۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے تو فرمایا اے بنو اسماعیل تیر اندازی کرو تمہارے باپ تیر اندازی کرتے تھے، تیر اندازی کرو اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں، فریقین میں سے ایک نے ہاتھ روک لیا فرمایا تم تیر اندازی کیوں نہیں کر رہے ہے۔ عرض کیا ہم کیسے تیر پھینک سکتے ہیں جب کہ آپ ان کی طرف ہیں فرمایا۔
ارموا وانا معکم کلکم — تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(بخاری)

۳:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔
ستفتح علیکم ارضون ویکفیکم — عنقریب تم پر مفتوحہ علاقوں کے
اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو — دروازے کھول دیئے جائیں گے
باسھمہ — اور اللہ تعالٰی تمہیں کافی ہوگا لیکن تم اپنے
(مسلم) — اسلحہ سے غافل نہ ہونا۔

۴:۔ انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
من علم الرمی ثم ترکہ فلیس — جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ
منا او فقد عصی — دی وہ ہم سے نہیں یا فرمایا اس نے میری
(مسلم) — نافرمانی کی۔

فضیلت جہاد!

۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، عرض کیا گیا اس کے بعد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کیا پھر اس کے بعد فرمایا حج مبرور۔

(بخاری و مسلم)

۲:۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالےٰ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد

(بخاری و مسلم)

۳:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص افضل ہے؟ فرمایا۔

مؤمن یجاھد بنفسه و ماله فی سبیل الله تعالیٰ	وہ مومن جو اپنے نفس و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔
عرض کیا پھر کون؟ فرمایا	
مومن فی شعب من الشعاب یعبد الله و یدع الناس من شرہ	وہ مومن کسی گھاٹی و غار میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو شر کی وجہ سے چھوڑ دے۔

(بخاری و مسلم)

۴:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کے برابر کوئی شی ہے؟ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تین دفعہ

سوال پر یہی جواب عنایت فرمایا اس کے بعد فرمایا۔

مثل المجاھد فی سبیل اللہ	اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے
کمثل الصائم القائم القانت	والا واپسی تک اس آدمی کی طرح
بآیات اللہ لا یفتر من صلاۃ	ہوتا ہے جو روزہ دار ہو شب بیدار
ولا صیام حتی یرجع المجاھد	آیات الٰہیہ کی تلاوت کرنے والا اور
فی سبیل اللہ ۔	نماز وروزہ سے نہ تھکنے والا ہو۔

(البخاری ومسلم)

بخاری کی روایت میں ہے ایک آدمی نے عرض کیا مجھے ایسا عمل بتایئے جو جہاد کے مساوی ہو فرمایا ایسا عمل میں نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تیرے اندر اتنی طاقت ہے جب مجاہد جہاد کے لئے جائے تو تو مسجد میں داخل ہو جائے قیام کرے اور نہ تھکے روزہ رکھے افطار نہ کرے عرض کیا اس کی طاقت کوئی نہیں رکھتا، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا مجاہد کا گھوڑا جہاں جہاں چرتا ہے اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۵:۔ آپ ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا	جنت میں سو درجات ہیں اللہ تعالیٰ
اللہ للمجاھدین فی سبیل اللہ	جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے
ما بین الدرجتین کما بین السماء	ہیں، دو درجوں کے درمیان آسمان و
والارض۔ (بخاری)	زمین کے درمیان فاصلہ کے برابر فاصلہ ہے۔

۶:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے رب اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت ثابت ہے ابو سعید نے اس پر

تعجب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ دوبارہ کرم فرمایئے آپ نے یہی بیان کیا اور فرمایا ایک اور عمل ہے جس سے بندے کو جنت میں سو درجات ایسے ملیں گے جن دو کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے برابر فاصلہ ہوگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا عمل ہے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔

(مسلم)

۷:۔ حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری سے ہے کہ میں نے دشمنوں کے سامنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف — جنت تلواروں کے سائے میں ہے

ایک پراگندہ حالت والا شخص اٹھا اور کہنے لگا۔ اے ابو موسیٰ تو نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟ فرمایا ہاں وہ اپنے دوستوں کی طرف گیا اور انھیں الوداعی سلام کہا اپنی تلوار کی میان توڑ دی تلوار لے کر چلا گیا اور کفار پر ٹوٹ پڑا حتیٰ کہ بشارت پائی۔ (مسلم)

۸:۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص لوہے کا خود اوڑھے آپ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آیا یا رسول اللہ پہلے جہاد کروں یا اسلام لاؤں فرمایا پہلے اسلام پھر جہاد، وہ اسلام لایا پھر جہاد کیا وہیں شہید ہو گیا آپ نے فرمایا۔

عمل قلیلاً واجر کثیرا — عمل تھوڑا کیا مگر اجر زیادہ پایا۔

(بخاری و مسلم)

۹:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک بنو نبیت کا شخص آیا اور کہنے

لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عظیم بندے اور رسول ہیں پھر اس نے جہاد کیا شہید ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔

عمل ھذا یسیراً واجر کثیراً — عمل تھوڑا مگر اجر زیادہ پایا

(مسلم)

۱۰:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بدر میں مشرکین کے مقابل پہنچے تو فرمایا تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے یہاں تک میں اسے اجازت دوں، جب مشرکین آ گئے تو آپ نے فرمایا۔

قوموا الی جنۃ عرضھا السموات والارض — بڑھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی طرح ہے۔

حضرت عمیر بن الحمام نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے فرمایا ہاں عرض کیا بس بس آپ نے فرمایا یہ کیوں؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں امید کرتا ہوں کہ میں اہل جنت میں سے ہو جاؤں گا فرمایا۔

فانک من اھلھا — تو اہل جنت میں سے ہے۔

پھر اپنے تھیلے سے کھجوریں نکال کر کھانے لگے پھر کہنے لگے۔

ان انا حییت حتی اکل تمراتی ھذہ انھا الحیاۃ طویلۃ۔ — میرا ان کھجوروں کو کھاتے ہوئے طویل وقت لگ جائے گا۔

کھجوریں پھینک کر جہاد کرتے لگے حتیٰ کہ بشارت پائی۔ (مسلم)

۱۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یجتمع کافر و قاتلہ فی النار — کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں کبھی

ابداً (مسلم) جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲:۔ انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں زخمی ہونے والا روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا خون بہہ رہا ہوگا۔

اللون لون دم والریح ریح مسک — اس کا رنگ خون والا ہوگا مگر خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔

دوسری روایت میں ہے۔

اسی حال میں آئے گا جو زخمی ہونے والے دن تھی تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

جہاد میں اخلاصِ نیت:

۱:۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا ایک آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے، ایک شہرت کے لئے اور ایک ... ان میں سے اللہ کی راہ میں کون جہاد کرنے والا ہے۔ فرمایا

من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ — جس نے اس لیے جہاد کیا کہ اللہ کا دین بلند ہو اس نے راہ خدا میں جہاد کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ غزوہ یا سریہ جس میں مجاہدین شریک ہوئے اور وہاں سے انہوں نے مال غنیمت پایا تو دو تہائی انہوں نے آخرت سے پا لیا اب باقی تہائی رہ گیا اگر انہیں غنیمت نہیں ملتی تو ان کا اجر کامل ہوگا۔ (مسلم)

میدانِ جہاد سے بھاگنا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والے اعمال سے بچو عرض کیا گیا وہ کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، ناحق کسی محترم جان کو قتل کرنا، سود لینا، یتیم کا مال کھانا۔ میدان جہاد سے بھاگنا، مومنہ خواتین پہ تہمت لگانا وغیرہ۔

سمندر میں سفرِ جہاد!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے ہاں کھانا تناول کرنے کے لیئے تشریف لائے ان کے خاوند حضرت عبادہ بن صامت ہیں، انہوں نے کھانا پیش کیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کو دبانا شروع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے، جاگے تو مسکرا رہے تھے کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ مسکراہٹ کیسی؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو راہ خدا میں اس گہرے سمندر میں جہاد کے لیے روانہ ہوں گے۔ اور وہ اپنے خاندان میں امرا ہوں گے میں نے عرض کیا یارسول اللہ دعا فرمایئے۔ اللہ تعالے مجھے ان میں شامل فرما دے، آپ نے دعا فرمائی پھر آرام فرما ہوئے، مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا مسکرانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا اب بھی مجھ پر کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلنے والے پیش کیے گئے میں نے عرض کیا دعا کیجیئے اللہ تعالے مجھے ان میں شامل فرما دے فرمایا تو تو اولین

میں سے ہے، حضرت ام حرام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور میں جہاد کے لیے سمندر میں سفر کیا جب کنارے پہنچیں تو سواری سے گر پڑیں وہیں شہید ہو گئیں۔ (بخاری و مسلم)

حافظ منذری کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو قبرس میں جہاد کے لیے روانہ کیا تھا انہوں نے سمندر میں سفر کیا تو ان کی اہلیہ حضرت ام حرام بھی ان کے ساتھ تھیں۔

مالِ غنیمت سے غبن کرنا

۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مالِ غنیمت پر مقرر فرمایا جس کا نام کرکرہ تھا وہ شخص فوت ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

ھو فی النار — وہ دوزخی ہے۔

لوگوں نے اسے جا کر دیکھا تو اس نے واقعۃً مال غنیمت سے عبا چوری کی ہوئی تھی۔ (بخاری)

۲:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کے دن صحابہ کے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا فلاں شہید ہے فلاں شہید، حتیٰ کہ ایک شخص سے گزرے تو کہا یہ فلاں شہید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کلا انی رأیتہ فی النار فی بردۃ غلھا — ہرگز نہیں میں اسے دوزخ میں اس چادر میں دیکھ رہا ہوں جو اس نے

مالِ غنیمت سے چوری حاصل کی تھی

اس کے بعد آپ نے حضرت عمر سے فرمایا جاو لوگوں میں یہ اعلان کردو۔

انہ لایدخل الجنۃ الا المومنون — جنت میں اہل ایمان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ (مسلم)

۳:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا جس میں غنیمت سے چوری کی بڑی مذمت فرمائی اور فرمایا تم میں سے ایک روز قیامت اس حال میں میرے پاس آئے گا میں کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھے تمام معاملہ سے آگاہ کردیا تھا، ایک آدمی آئے گا اس کی گردن پر گھوڑا اور اس کی آواز ہوگی کہے گا میری مدد کرو میں کہوں گا اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں نے مکمل آگاہ کردیا تھا ایک آئے گا جس کی گردن پر بکری اور اس کی آواز ہوگی اور کہے گا یارسول اللہ میری مدد کرو میں کہوں گا نہیں اب نہیں میں تجھے کامل طور پر آگاہ کردیا تھا۔ ایک آدمی آئے گا اس کی گردن پر ایک آدمی چیخ و پکار کررہا ہوگا کہے گا یارسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں گا اب نہیں میں نے کامل طور پر تمام کو آگاہ کردیا تھا، ایک آئے گا اس کے گلے میں حقوق سوار ہوں گے کہے گا یارسول اللہ میری مدد کیجئے فرمایا میں کہوں گا اب کچھ نہیں ہوسکتا میں نے تجھے آگاہ کردیا تھا ایک آدمی آئے گا اس کے گلے میں کوئی حیوان معلق ہوگا کہے گا میری مدد کیجئے میں کہوں گا اب نہیں میں نے تم تک خدا کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۴:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، اللہ نے ہمیں فتح دی مگر کوئی سونا چاندی غنیمت میں حاصل نہ ہوا ہاں ہمارے کچھ کپڑے، سامان اور کھانا ملا پھر ہم وادی قری

کی طرف گئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک غلام تھا جو کہ رفاعہ بن یزید نے ہبہ کیا تھا، جب ہم وادی میں اترے تو وہ غلام کھڑا ہوا اور اس نے آپ کا کجاوہ کھولنا شروع کیا اسے تیر لگا اور وہ گر پڑا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے شہادت مبارک ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اس پر وہ چادر آگ بن کر لپیٹ دی جائے گی جو بغیر تقسیم اس نے مال غنیمت سے حاصل کر لی تھی راوی کا بیان ہے لوگ گھبرا گئے تو کوئی آدمی ایک تسمہ اور کوئی دو تسمے یہ کہتے ہوئے لانے لگا کہ خیبر کے موقعہ پر ہمیں ملے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک تسمہ یا دو تسمے دوزخ کی آگ ہیں۔ (بخاری و مسلم)

شہادت اور شہدا کی فضیلت :۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جنت سے دنیا میں لوٹنے کی آرزو نہیں کرے گا مگر شہید

فانہ یتمنی ان یرجع الی	کیونکہ وہ دنیا میں پھر اس دفعہ
الدنیا فیقتل عشر مرات	قتل ہونے کی آرزو کرے گا
لما یری من الکرامۃ	اس فضیلت کی وجہ سے جو اسے شہادت
(بخاری و مسلم)	کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

۲:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

لوددت ان اغزو فی سبیل	مجھے اس سے محبت ہے کہ میں اللہ
اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل	کے راہ میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں

ثم اغزو فاقتل (بخاری و مسلم) — پھر جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید کیا جاؤں،

۳:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یغفر للشہید کل ذنب الا الدین۔ (مسلم) — قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام صحابہ کے درمیان فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان تمام اعمال سے افضل ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی رضا کی خاطر شہید ہو جائے پھر آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ عرض کیا آقا اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی رضا کی خاطر صبر و ہمت سے آگے بڑھے پیچھے نہ ہٹے تو معاف ہو جائیں گے مگر قرض معاف نہیں ہوگا کیونکہ جبرائیلؑ نے مجھے یہی اطلاع دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میرے چچا حضرت انس بن نضر بدر میں جہاد سے غائب ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں پہلے غزوہ میں غائب ہو گیا تھا اب اگر جہاد کا موقعہ آیا تو دیکھیں اللہ کی توفیق سے کتنی قوت سے لڑتا ہوں۔ جب احد کا دن آیا مسلمان پیچھے ہٹے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ میں ان صحابہ کے عمل سے معافی مانگتا ہوں اور ان مشرکین کے عمل سے برات کرتا ہوں پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے۔

الجنۃ ورب النضر انی اجد — مجھے رب کی قسم میں احد کی طرف

دیکھا دون احد سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔

حضرت سعد عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ جو انس بن نضر نے کیا میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، ہم نے ان کے جسم پر اسی سے زائد تلوار اور نیزے کے زخم دیکھے مشرکین نے ان کے جسم کو اتنا مسخ کر دیا کہ انہیں ان کی ہمشیرہ نے انگلی پوروں سے پہچانا حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ آیت کریمہ انہیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ — اہلِ ایمان میں سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ وعدہ جو انہوں نے اپنے اللہ سے کیا تھا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو آدمی لے گئے اور ایک درخت پر چڑھے وہاں میں نے ایک خوبصورت گھر دیکھا جس سے حسین گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا انہوں نے مجھے بتایا یہ شہدا کا گھر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے کہ میرے والد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس حال میں لایا گیا کہ ان کے جسم کو مسخ کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے رکھ دیا، میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے کی کوشش کی تو لوگوں نے منع کر دیا آپ نے رونے والی کی آواز سنی فرمایا مت رو۔

ما ذالت الملائکۃ تظلہ باجنحتھا۔ — فرشتوں نے ان پر رحمت کا سایہ کر رکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ہم غزوہ موتہ میں تھے ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا تو انہیں شہدا میں پایا تو اس وقت ان کے جسم پر نوے سے زائد زخم تھے ایک روایت میں ہے۔ پچاس زخموں کا ذکر ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا، جھنڈا حضرت زید کو عنایت فرمایا، تمام شہید ہو گئے حضرت انس کا بیان ہے کہ اطلاع آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا زید نے جھنڈا اٹھایا ہے وہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑا وہ بھی شہید ہو گئے پھر جھنڈا اللہ کی تلوار خالد بن ولید نے لیا ہے۔

فجعل یحدث الناس و عیناہ تذرفان۔ — لوگوں کو آپ بیان فرما رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ہے کہ ام حارثہ بن سراقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے حارثہ کے بارے میں آگاہ فرمایئے وہ بدر میں شہید ہوئے تھے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اگر وہاں نہیں تو خوب آنسو بہاؤں آپ نے فرمایا اے ام حارثہ

انھا جنات فی الجنۃ وان ابنك اصاب الفردوس الاعلیٰ — جنت کے کئی درجات ہیں تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ جنت میں ہے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ہمارے ساتھ کچھ مسلمین بھیجو جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں آپ نے ان کے ساتھ اپنے تیار کردہ ستر انصاری صحابہ روانہ فرمائے جنہیں قراء قرآن سمجھا جاتا تھا ان میں میرے خالو حرام بھی تھے، یہ حضرات رات کو قرآن سیکھتے سکھاتے اور دن کو مسجد میں پانی لاتے، لکڑیاں اکٹھی کرتے اور بیچتے جس سے اہل صفہ وفقرا کے لیے کھانا خریدتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں تبلیغ کے لیے روانہ فرمایا تو ابھی وہ منزل پہنچے نہ تھے تو بلوانے والوں نے ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے اللہ کے حضور یہ درخواست کی۔

اللھم ابلغ عنا بلینا انا قد لقیناک فرضینا عنک ورضیت عنا

اے اللہ ہمارے نبی کو اس سے آگاہ فرما جو ہم پر گزری ہے ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو جا۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ ان کفار میں سے ایک نے میرے ماموں حضرت حرام کے پیچھے سے نیزہ مارا جو پار ہو گیا آپ نے اس وقت یہ کلمات کہے۔

فزت ورب الکعبۃ

رب کعبہ کی قسم اب کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اطلاع دیتے ہوئے فرمایا آپ کے دوست شہید ہو گئے اور یہ پیغام دیا۔

اللھم ابلغ عنا بنینا انا قد یقیناک فرضینا عنک و رضیت عنا

اے اللہ ہمارے آقا کو مطلع فرما اور ہم تیری ملاقات کرنے والے ہیں تو ہم سے راضی ہو جا ہم تیری عطا پر راضی ہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت مسروق سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔	اللہ کے راستہ میں قتل کیے جانے والوں کو مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں۔

تو فرمانے لگے یہی بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا تھا۔ ان کی ارواح سبز پرندوں میں عرش کے ساتھ معلق قندیلوں میں رہتے ہیں جنت میں جہاں جانا چاہے جاتے ہیں پھر ان قنادیل میں لوٹ آتے ہیں، ان کا رب کریم ان پر متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے تمہاری کوئی خواہش ہو؟ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں اس کے بعد کیا کوئی خواہش ہو سکتی ہے، تین دفعہ کہا جائے گا، وہ محسوس کریں گے کہ رب کریم چاہتا ہے ہم اس سے مانگیں تو وہ عرض کریں گے۔

یارب ترید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری	اے ہمارے رب ہماری یہ خواہش ہے، کہ ہمارے ارواح کو اجسام میں لوٹا دے تاکہ ہم دوبارہ دنیا میں جاکر تیرے راستے میں لشارت پائیں۔

اللہ تعالے جب دیکھے گا کہ ان کی کوئی اور حاجت نہیں تو وہ سوال نہیں فرمائے گا۔ (مسلم)

جہاد کا ارادہ نہ کرنے والے کا انجام!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جہاد نہ کیا اور مر گیا

ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من النفاق۔ اور نہ کبھی جہاد کا ارادہ کیا تو وہ نفاق پر مرے گا۔

(مسلم)

مختلف شہداکرام!

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ تم شہید کسے سمجھتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو فرمایا پھر تو میرے امت کے شہید کم ہوں گے عرض کیا آپ فرما دیجئے فرمایا جو جہاد کرتا ہوا فوت ہوا وہ بھی شہید، جو اللہ کی راہ میں فوت ہوا وہ بھی شہید، طاعون میں فوت ہوا وہ بھی شہید، جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا وہ بھی شہید ہے، ایک روایت میں ہے کہ غریق بھی شہید ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ شہید پانچ ہیں، نیزہ لگنے والا، پیٹ کی بیماری والا غریق، دیوار کے نیچے آ کر مرنے والا اور جہاد کرتے ہوئے فوت ہونے والا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، طاعون ہر مسلمان کے لیئے بشارت ہے۔ (بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، فرمایا یہ پہلے لوگوں کے لیے عذاب تھا مگر اہل

ایمان کے لئے اللہ نے اسے رحمت بنا دیا ہے، بندہ کس شہر میں ہو وہاں طاعون پھیل جائے تو وہاں ٹھہرے یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کبھی نہ بھاگے کہ جو اللہ نے لکھا ہے وہی ہو گا تو اسے شہید جتنا اجر ملے گا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قتل دون ماله فهو شهید (بخاری)

جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا وہ شہید ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ایک آدمی میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے مال مت دو عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑ پڑے فرمایا تو بھی لڑ عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے فرمایا تو شہید ہو گا عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو فرمایا وہ دوزخی ہو گا۔ (مسلم)

باب ۱۱

تلاوتِ قرآن کا بیان

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کے گھروں میں اکٹھے ہو کر قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں وہاں اللہ کی طرف سکون نازل ہوتا ہے انہیں سکون و راحت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ ان کا ذکر اپنے ساتھ والوں سے کرتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم مقام صفہ پر تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بوقت صبح بطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بغیر کسی قطع رحمی اور گناہ کے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں حاصل کرے عرض کیا یارسول اللہ ہم تمام یہ پسند کرتے ہیں فرمایا تم ہر روز مسجد جاؤ وہاں دو آیات قرآنی سیکھو یا پڑھو یہ ان دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں تین آیاتِ قرآن تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیات قرآنی چار اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہاں ذائقہ اس کا میٹھا ہوتا ہے، قرآن پڑھتے منافق کی مثال کی طرح

ہے اس کی خوشبو اچھی مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال تمر کی طرح ہے جس کی نہ تو خوشبو اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماہر قرآن، مقدس مبارک فرشتوں میں سے ہے جو شخص قرآن پڑھتا ہے حالانکہ اس کے لیے پڑھنا شاق ہوتا ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

قرآن شفاعت کرے گا!

حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اقرؤا القرآن فانہ یاتی یوم القیامۃ شفیعًا لاصحابہ

قرآن پڑھو کیونکہ قرآن روز قیامت تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا (مسلم)

دو اشخاص قابل رشک ہیں!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اشخاص پر رشک کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن عطا کیا اور رات دن میں اس سے قیام کرتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دو اشخاص پر حسد کیا جا سکتا ہے جسے اللہ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ اسے صبح و شام پڑھتا ہے اس کا پڑوسی سن کر عرض کرتا ہے کاش مجھے بھی یہ نعمت نصیب ہوتی تو میں بھی اسی طرح کرتا دوسرا وہ شخص جو مال اللہ کی راہ میں خوب دل کھول کر خرچ کرتا ہے دوسرا آدمی کہتا ہے کاش مجھے یہ دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک رات اسید بن حضیر نے اپنے گھوڑے کے پاس قرآن کی تلاوت کی تو اس نے بدکنا شروع کر دیا پھر تلاوت کی پھر بدکا پھر تلاوت کی پھر بدکا اسید کہتے ہیں میں ڈر گیا کہیں یہ مجھے لتاڑ نہ دے میں اٹھ کر اس کے پاس گیا میں اپنے سر کے اوپر بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں شمعیں روشن تھیں جب میں نے دیکھا تو وہ واپس جا رہا تھا صبح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ پچھلی رات میں نے گھوڑے کے پاس تلاوت کی جیسے ہی تلاوت کرتا گھوڑا بدکنا شروع کر دیتا فرمایا ابن حضیر تم پڑھتے رہتے میں نے عرض کیا میں نے پڑھا گھوڑا بدکنے لگ گیا فرمایا تم پڑھتے رہتے عرض کیا میں نے چھوڑ دیا کیونکہ اس کے قریب بچہ تھا مجھے خوف ہوا کہیں اسے روند نہ ڈالے، میں نے بادل دیکھا جس میں روشن شمعیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تلک الملائکۃ تستمع لـ ـ ـو لو	وہ فرشتے تھے جو تیرا قرآن سن رہے
قرأت لا صبحت یراھا الناس	تھے اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو صبح
ما تستتر منھم۔	لوگ فرشتوں کو کھلے بندوں دیکھ لیتے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ ریز ہوتا ہے تو شیطان افسوس کرتے ہوئے روتا ہے ایک روایت میں ہے وہ یہ کہتا ہے۔

یا ویلی امر ابن آدم بالسجود	ہائے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم
فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود	ملا اس نے سجدہ کر کے جنت حاصل
تابیت فلی النار	کر لی مجھے سجدہ کا کہا گیا مگر میں نے
(مسلم)	انکار کر کے دوزخ لے لی۔

قرآن کے ساتھ تعلق!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی ہے اگر وہ بندھا رہے تو رکا رہے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ چلا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

مسلم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اگر صاحب قرآن رات دن میں قرآن کے ساتھ قیام کرے گا تو اسے یاد رہے گا اور اگر قیام نہیں کرے گا تو اسے بھول جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت برا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ قرآن خوب یاد کرو یہ لوگوں کے سینوں سے اس اونٹ سے بھی جلدی چلا جاتا ہے جو کھلا چھوڑا گیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

تعاھدوا القرآن فوالذی نفس	قرآن کے ساتھ خوب تعلق قائم رکھو
محمد بیدہ لھو اشد تفلتاً من	مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس کے

الا بل فی عقلہا (مسلم) ہاتھ میں محمد کی جان ہے یہ کھلے ہوئے
اونٹ سے بھی جلد تر انسان سے دور
ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ما اذن اللہ شئ کما اذن للنبی اللہ تعالیٰ اس قدر کسی کلام کو نہیں سنتا
حسن الصوت یتغنی بالقرآن جس قدر وہ اپنے نبی کا خوبصورت و
یجھر بہ بلند آواز میں قرآن سماعت فرماتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

تلاوت سورۃ الفاتحہ کی فضیلت!

حضرت ابوسعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا میں حاضر نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نماز میں تھا فرمایا کیا اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان نہیں ہے؟
استجیبوا للہ وللرسول اذا اللہ و رسول جب تمہیں طلب کریں
دعاکم۔ تو فی الفور آجاؤ۔
پھر فرمایا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن سے سب سے عظیم سورت کی تجھے تعلیم دیتا ہوں میرا ہاتھ آپ نے پکڑ لیا، جب ہم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تجھے عظیم ترین سورت کی تعلیم دوں گا فرمایا الحمد للہ رب العالمین یہ سات آیات ہیں اور جو مجھے قرآن عظیم عطا کیا گیا ہے۔
(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالٰے کا فرمان ہے نماز میں نے اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر رکھی ہے جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ بندے نے میری حمد فرمائی جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری ثنا کی ہے جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالٰے فرماتا ہے یہ میرے اور تیرے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اس کے لیے وہی ہے بندہ کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو اللہ تعالٰے فرماتا یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مجھ سے مانگا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کبریائی میں حاضر تھے تو اوپر سے آواز آئی تو انہوں نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا آج ایک ایسا آسمانی دروازہ کھلا ہے جو پہلے کبھی نہیں کھلا اور ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور اس نے کہا کہ یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا اور کہا آپ کو دو لیے نور مبارک ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری آیاتِ مبارکہ ان کی جو بھی تلاوت کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔ (مسلم)

سورۃ البقرہ کی فضیلت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

ان الشیطان یفر من البیت — اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے
الذی تقرأ فیہ سورۃ — جس میں سورۃ البقرہ کی تلاوت
البقرہ (المسلم) — کی جائے۔

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کی قیامت کے روز شفاعت کرے گا تم بقرہ اور ال عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں روز قیامت بادل یا پرندوں کے پروں کی طرح آکر ان لوگوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی، سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا حصول برکت اور ترک حسرت ہے، ایسے شخص پر جادو اثر نہیں کرتا۔ (المسلم)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں رات سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہا تھا تو میں نے پیچھے سے آواز سنی میں نے گمان کیا شاید میرا گھوڑا کھل گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوعتیک تلاوت جاری رکھتے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آسمان وزمین کے درمیان چراغ کی مانند روشنی تھی فرمایا تم تلاوت جاری رکھتے عرض کیا یارسول اللہ اب جاری رکھنا دشوار ہوگیا تھا فرمایا۔

تلک الملائکۃ تنزلت لقرأۃ — وہ فرشتے تھے جو سورۂ بقرہ کی تلاوت
سورۃ البقرۃ اما انک لومضیت — پر آئے تھے اگر تو جاری رکھتا تو

لرائیت العجائب   کئی عجائبات دیکھتا۔

(بخاری و مسلم، ابن حبان)

بقرہ اور آلِ عمران کی فضیلت!

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جب روزِ قیامت قرآن اور دنیا میں اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا تو سورۃ البقرہ اور ال عمران آگے ہوں گی حضور علیہ السلام نے ان کی تین مثالیں دیں جو میں کبھی نہیں بھول سکتا فرمایا یا تو وہ بادل کی طرح ہونگی یا دو لیسے گھنے سایہ کی طرح جن میں روشنی ہو گی یا پرندوں کے پَروں کی طرح آکر اپنے پڑھنے والوں کا ساتھ دیں گی۔

(المسلم)

سورہ کہف کی فضیلت!

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکہف عصم من الدجال۔ (المسلم)

جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔

مسلم کی دوسری روایت میں یہی فضیلت سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی بیان ہوئی ہے۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تم پر قرآن کا تہائی پڑھنے والا ہوں۔ پھر رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے قل ھو اللہ احد کی تلاوت فرمائی پھر آپ اندر تشریف لے گئے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کوئی آسمانی اطلاع آئی ہے جو آپ کو گھر لے گئی ہے پھر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے تم سے کہا تھا میں تہائی قرآن تم پر پڑھوں گا۔

الا انھا تعدل ثلث القرآن — سن لو قل ھو اللہ احد قرآن کے تہائی کے برابر ہے۔ (المسلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ہر رات تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ فرمایا

قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن، — سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے

ایک روایت میں ہے اللہ عزوجل نے قرآن کو تین حصص میں تقسیم فرما رکھا ہے اور اس کا ایک قل ھو اللہ احد ہے (المسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا اور اسے گراں گزرا اور صبح کے وقت اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ انھا تعدل ثلث القران۔ — مجھے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (البخاری)

نوٹ:۔ حافظ منذری نے بیان کیا ہے کہ وہ تلاوت کرنے والے حضرت ابو

سعید خدری کے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو جہاد کے لئے بھیجا وہ دوسرے مجاہدین کو جماعت کرواتا تو قرات کا اختتام قل ہو اللہ احد پر کرتا۔ واپسی پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا

سلوہ لای یضع ذلک ؟ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟

صحابہ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا۔

فانھا صفة الرحمٰن وانا یہ میرے رحمٰن کی تعریف ہے اور

احب ان اقرأبھا میں چاہتا ہوں یہی پڑھتا رہوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اطلاع کردو۔

ان اللہ یحبہ اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تفصیلاً واقعہ ذکر کر کے آخر میں نقل کیا کہ جب صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا وجہ تو نے اپنے ساتھیوں کی بات نہ مانی۔

وما یحملک علی لزوم ھذہ ہر رکعت میں اسی سورت کی تلاوت

السورة فی کل رکعة پر تجھے کس نے ابھارا؟

اس نے عرض کیا آقا مجھے اس سورہ مبارکہ سے پیار ہے آپ نے فرمایا۔

حبك ایاھا ادخلك الجنة اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔

معوذتین کی فضیلت!

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کچھ آیات نازل ہوئیں ہیں جن کی مثل پہلے نہیں دیکھی گئی اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

(المسلم)

باب ۱۲

ذکر و دُعا کا بیان

ذکر الٰہی کی فضیلت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ظن کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے کسی گروہ میں یاد کرتا ہے تو میں اسے بہتر گروہ میں یاد کرتا ہوں۔

وان تقرب الی شبرًا تقربت الیہ ذراعًا وان تقرب الی ذراعًا تقربت الیہ باعًا وان اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ۔ (بخاری ومسلم)

اگر بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اگر بندہ ایک ہاتھ آتا ہے تو میں پورا بازو اس کے قریب آتا ہوں اور اگر چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کو یاد کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ و مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے آپ کا گزر جمدان نامی پہاڑ سے ہوا فرمایا جمدان پر چلو،

مفردون سبقت لے گئے عرض کیا یارسول اللہ مفردون کون لوگ ہیں؟ فرمایا
الذاکرون اللہ کثیرا اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے

(المسلم)

ذکر کی مجالس و اجتماع میں شرکت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے مجالس ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو دوسروں کو آواز دیتے ہیں یہاں آؤ ہماری آرزو یہی تھی پھر وہ آسمان تک اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، اللہ تعالےٰ بہتر جاننے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کیا کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تسبیح تکبیر، تحمید اور بزرگی بیان کر دیتے تھے اللہ تعالےٰ پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں اے اللہ تیری قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا پھر فرماتا ہے فرشتو اگر مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کی زیارت کا شرف پالیں تو کہیں بڑھ کر تیری عبادت کریں، تیری بزرگی بیان کریں اور تیری تسبیح کریں پھر فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ جنت مانگتے ہیں فرمایا کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے اللہ کی قسم انہوں نے اسے نہیں دیکھا فرمایا اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا عالم ہوگا؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں وہ تو اس کے پہلے سے بھی بڑھ کر چاہنے والے بن جائیں اور ان کی طلب وشوق میں خوب اضافہ ہو جائے فرمایا وہ کس سے پناہ مانگتے ہیں عرض کرتے ہیں، دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے اسے دیکھا

ہے ، اللہ کی قسم اسے نہیں دیکھا فرمایا اگر وہ دیکھ لیں تو پھر صورت حال کیا ہو گی ؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے خوف و فرار میں خوب اضافہ کر لیں گے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اشہد کم انی قد غفرت لہم	تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں میں نے انہیں معاف فرما دیا۔

ایک فرشتہ عرض کرتا ہے۔

فلان لیس منہم انما جاء لحاجۃ	فلاں بندہ ان میں سے ذاکر نہیں بلکہ وہ کسی کام آیا تھا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ھو القوم لا یشقی جلیسہم (بخاری)	وہ ایسے مقبول لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہو سکتا۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کچھ مقرب فرشتے مجالس ذکر تلاش کرتے ہیں جب کسی ایسی مجلس کو پا لیتے ہیں تو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں ۔ اسمان تک ایک دوسرے کے پر سے پر ملا کر صف در صف ہو جاتے ہیں جب لوگ فارغ ہو کر جدا ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں اللہ رب العزت سب کچھ جانتے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے تم سے کہاں سے آتے ہو ؟ عرض کرتے ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح تکبیر، تحلیل اور تحمید کرتے ہوئے تجھ سے مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے عرض کرتے ہیں ؟ — جنت مانگ رہے تھے۔ فرمایا کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے عرض کرتے ہیں

اے رب نہیں دیکھی فرمایا اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے پناہ کی التجا کر رہے تھے فرمایا وہ کس سے پناہ مانگ رہے تھے عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرے دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے عرض کرتے ہیں یا اللہ نہیں دیکھی۔ عرض کرتے ہیں آپ سے وہ بخشش مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔

قد غفرت لهم واعطيتهم ماسألوا واجرتهم مما استجاروا	میں نے انہیں معاف کر دیا اور جو انہوں نے مانگا عطا کر دیا اور جس سے انہوں نے دوری مانگی اس سے انہیں پناہ دیدی

عرض کرتے ہیں۔

رب فيهم فلان وعبد خطاء انما مر فجلس فيهم۔	اے پروردگار ان میں ایک ایسا گنہگار بھی تھا (جس کا مقصد ذکر نہ تھا بلکہ) وہ گزر رہا تھا دیکھا تو مجلس میں بیٹھ گیا۔

اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔

وله غفرت هم القوم لا يشقى جليسهم	میں نے اسے معاف کر دیا کیونکہ ان لوگوں کی صحبت میں آجانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

مسلم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صحابہ کو ایک حلقہ میں دیکھ کر پوچھا یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ عرض کیا

جلسنا نذكر الله ونحمده على ما هدانا للاسلام ومن به علينا	ہم بیٹھ کر اللہ تعالٰے کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد کر رہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی توفیق دی اور اسے عطا کر کے

احسان فرمایا۔

فرمایا۔

کیا تم یہ بات حلفاً کہتے ہو عرض کیا حلفاً یہی مقصد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی الزام کی بنا پر تم سے حلف نہیں لیا۔

لکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ یباھی بکم الملائکۃ — میرے پاس جبرئیل امین آئے اور اطلاع دی کہ اللہ تعالے تم پر ملائکہ میں فخر فرما رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔

جب لوگ بیٹھ کر اللہ تعالے کا ذکر کرتے ہیں تو انہیں ملائکہ اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، ان پر رحمت کی برسات ہوتی ہے، سکوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے ہاں ملائکہ میں فرماتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ۔

من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیامۃ؟ — سب سے زیادہ کون خوش بخت آپ کی شفاعت کا مستحق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ اس بارے میں سب سے پہلے تم سوال کرنے والے ہو اس کی وجہ میرے ارشاداتِ عالیہ سے تمہاری محبت ہے۔

اسعد الناس بشفاعتی یوم — روز قیامت میری شفاعت کا مستحق

القیامة من قال لا الٰہ الا اللّٰہ	وہ ہوگا جس نے دل سے مان لیا
خالصًا من قلبہ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(البخاری)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ذات وصفات میں بے مثل ہے، حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، حضرت عیسیٰ اس کے بندے و رسول ہیں، اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کا روح ہیں، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے تو اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ وہ کسی عمل پر ہو۔

مسلم کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من شہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ	جس نے مان لیا اللہ تعالےٰ کے
وان محمدًا رسول اللّٰہ حرم	سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد
اللّٰہ علیہ النار	اللہ کے رسول ہیں اس پر آگ
	حرام ہوگی،

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ بھی سوار تھے فرمایا اے معاذ عرض کیا آقا حاضر ہوں تین دفعہ ایسے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے بھی صدق دِل سے اس بات کی گواہی دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اس پر اللہ تعالےٰ دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس بات کی اطلاع کردوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا

وہ اس پر تکیہ کر لیں گے یہ بات حضرت معاذ نے وصال کے وقت کتمانِ علم سے بچنے کے لیے بتائی تھی۔ (بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو آدمی صدق دل سے اسے مان لے اور اس پر فوت ہوا تو اس پر اللہ تعالے دوزخ حرام فرما دے گا وہ لا الہ الا اللہ ہے۔

نہایت اہم نوٹ!

حافظ منذری فرماتے ہیں یہ ارشادات عالیہ مثلاً جس نے کلمہ پڑھ لیا جنت میں داخل ہو گیا ابتدا اسلام کے موقعہ پر تھے جب محض اقرار توحید ہی کافی تھا مگر فرائض وحدود کا نزول ہو گیا تو یہ منسوخ ہو گئے اور اس پر متعدد احادیث پیچھے گزر چکی ہیں، امام ضحاک، زہری اور سفیان ثوری وغیرہ کی یہی رائے ہے ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ منسوخ ہونے کے دعویٰ کی ضرورت نہیں کیونکہ جتنے بھی دین کے ارکان اور فرائض اسلام ہیں وہ بشارتِ توحید و رسالت کا تقاضا ہیں اگر ان میں سے کسی کو بجا نہیں لایا جاتا خواہ بطور انکار یا بطور کاہلی و کوتاہی تو ایسے شخص کو کافر اور غیر جنتی ہی کہا جائے۔ ایک اور موقف یہ ہے کلمہ توحید دخول جنت اور نجات دوزخ، کا سبب اس شرط سے ہے کہ انسان فرائض کو بجا لائے اور کبائر سے اجتناب کرے اگر وہ فرائض کو بجا نہیں لاتا اور کبائر سے اجتناب نہیں کرتا تو اسے یہ اقرار توحید دخول دوزخ سے نہیں بچائے گا۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے اس دفعہ یہ کلمات پڑھے۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ذات وصفات میں بے مثل ہے سلطنت اسی کی ہے، تمام تعریف اسکی اور وہ ہر شئی پر قادر ہے

وہ اس شخص جتنا ثواب پالے گا جس نے چار اسماعیلی غلام آزاد کیئے

(بخاری ومسلم)

تسبیح وتہلیل کے فضائل!

۱:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے کلمات ہیں جو زبان پر نہایت آسان مگر میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تعالےٰ کو نہایت ہی محبوب ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

(البخاری)

اے اللہ تیری ذاتِ اقدس نہایت ہی پاک ومنزہ ہے اور تیری ہی حمد ہے اے اللہ تو پاک اور عظیم ہے

۲:- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں اللہ تعالےٰ کو کونسا کلام زیادہ محبوب ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس مبارک کلام سے ضرور آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا۔

سبحان اللہ وبحمدہ

(المسلم)

اے اللہ تیری ذات نہایت منزہ اور مقدس ہے اور حمد تیرے لئے ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کون سا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جو کلام اللہ تعالےٰ نے اپنے ملائکہ اور بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے وہ یہی کلمات ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ

۳:۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے یہ کلمات "سبحان اللہ وبحمدہٖ" دن میں سو دفعہ پڑھے۔

غفرت ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر (المسلم)	اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۴:۔ سیدنا مصعب بن سعد سے مروی ہے مجھے میرے والد گرامی نے بیان کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم ایک ہزار نیکی دن میں بجا لانے سے قاصر ہو؟ ایک صحابی نے عرض کیا ہم ایک ہزار نیکی کیسے بجا لا سکتے ہیں؟ فرمایا تم سو دفعہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح پڑھو تمہارے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا فرمایا تمہارا ایک ہزار گناہ معاف ہو جائے گا۔

۵:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ کلمات کہنا ساری دنیا سے محبوب ہیں۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (المسلم)	اللہ تیری ہی ذات مقدس و منزہ ہے تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

۶:- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰے کو چار کلمات نہایت ہی محبوب ہیں "سبحان اللہ، الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر" اور فرمایا انھیں جس ترتیب سے پڑھو تو کوئی حرج نہیں (المسلم)

۷:- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ کہنے سے میزان بھر جاتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کے کہنے سے آسمان و زمین بھر جاتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ (ایمان و نجات پر) دلیل ہے صبر روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہے۔

۸:- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کچھ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا اہل دولت تو زیادہ اجر پا گئے وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم پڑھتے ہیں وہ بھی ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں اور اپنے اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے) آپ نے فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالٰے نے صدقہ کا ذریعہ نہیں بتایا؟ ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے، نیکی کی تلقین صدقہ، برائی سے روکنا صدقہ بیوی سے ہمبستری صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اس سے نفس کی تسکین کرتے ہیں کیا اس میں بھی اجر ہے؟ فرمایا یہ سوچو اگر تم حرام کا ارتکاب کرو تو کیا گناہ نہیں ہوتا؟ ہوتا ہے۔ تو جب حلال کرو گے تو ثواب بھی ہوگا۔ (المسلم)

۹:- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے

گئے ہیں جو شخص ان کی مقدار، اللہ تعالیٰ کی تکبیر، اللہ تعالیٰ کی حمد اللہ تعالیٰ کی تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے یا مسلمانوں کے راستہ کی رکاوٹ یا کانٹا یا ہڈی دور کرتا ہے یا نیکی کی تلقین یا برائی سے منع کرتا ہے تو وہ اس دن کی شام کو دوزخ سے محفوظ ہو جاتا ہے

(المسلم)

۱۰:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا مجھے کچھ پڑھنے کے لیے ارشاد فرمائیے فرمایا یہ کلمات پڑھا کر

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود اور پوجا کے لائق نہیں اس کی ذات وصفات بے مثل اور بے مثال ہے، اللہ سب سے بڑا ہے تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اللہ رب العالمین کی ذاتِ اقدس ہی ہر کمزوری ونقص سے بالاتر ہے برائی سے ہٹنے اور نیکی کی طرف آنے کی قوت اللہ بزرگ غالب کی طاقت و توفیق کے بغیر نہیں۔

اس نے عرض کیا۔

ھؤلاء لربی فما لی؟

یہ تمام میرے رب کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے۔

فرمایا یہ پڑھا کر۔

اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی ۔ | اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما میری رہنمائی و دستگیری فرما مجھے ظاہری و باطنی رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما

اور فرمایا یہ تیری دنیا و عقبیٰ دونوں کے لیئے کافی ہے ۔ (المسلم)

تسبیح و تہلیل کے جامع کلمات!

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے حضور علیہ السلام میرے پاس سے تشریف لے گئے اور چاشت کی نماز کے بعد واپس تشریف لائے تو میں بیٹھی ہوئی تھی آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس حال میں گیا تھا تو اس حال میں ہے عرض کیا ہاں فرمایا میں نے جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ پڑھے ہیں ۔

سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضانفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ (المسلم) | اللہ کی تسبیح و تحمید مخلوق کی تعداد کے مطابق اس کی رضا کے مطابق اسکے عرش کے وزن کے مطابق اور اسکے کلمات کی سیاہی کے مطابق

لاحول ولاقوۃ کی فضیلت!

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھا کرو ۔

انھا کنز من کنوز الجنۃ | یہ خزائن جنت میں سے ایک خزانہ ہے

(بخاری)

ہر وقت کا وظیفہ!

۱:- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں اس کے لیئے وہ کافی ہیں۔

(البخاری)

۲:- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رات کو قرآن کا تہائی حصہ پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اس کی طاقت ہم میں کہاں؟
فرمایا یہ پڑھنا تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

اللہ الواحد الصمد — اللہ تعالٰے ایک ہے اور بے نیاز ہے۔

(البخاری)

۳:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کلمات ایک دن میں سو دفعہ پڑھے اسے دس غلاموں کی آزادی کا ثواب، اس کے سو گناہ معاف، سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس دن وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہوئے اور اس دن اس سے بڑھ کر عمل والا نہ ہوگا البتہ وہ جس نے اس پر زائد دفعہ عمل کیا ہو۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات وصفات میں کوئی شریک ومثیل نہیں حکومت اسکی ہے تمام تعریف اسکی اور وہ ہر شی پہ قادر ہے۔

(البخاری)

نمازِ فرض کے بعد وظائف!

۱:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ غریب مہاجرین صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا، اہلِ دولت مسلمان بلند درجات اور دائمی نعمتوں کو پا رہے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیسے ؛ عرض کیا وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں مگر ہم میں طاقت نہیں۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں مگر ہم نہیں کر سکتے، فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتا دوں تم بھی ان کو پالو اور بعد میں آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم میں وہی افضل ہوگا جو تمہاری طرح عمل کرے ؛ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں ضرور آگاہ فرمایئے فرمایا

تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلٰوۃ ثلاثا وثلاثین مرۃ

ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔

فقرا صحابہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول، ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ وظیفہ شروع کر دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا یہ تعداد ننانوے کی ہے پھر آخر میں یہ پڑھا

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک له له الملک وله الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ذات وصفات میں بے مثل ہے، سلطنت اسی کی ہے حمد اسی کی اور وہ ہر شئی پر قادر ہے

تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

۳:۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ کرنے والا محروم نہیں رہ جاتا تینتیس دفعہ سبحان اللہ، تینتیس دفعہ الحمد اللہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر۔ (المسلم)

غلط خواب کے موقعہ پر!

۱:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم غلط خواب دیکھو تو بائیں طرف تین دفعہ تھوکو، تین دفعہ شیطان سے پناہ مانگو اور وہ پہلو بدل لو جس پر تھے۔ (المسلم)

۲:۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور بری شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، جب کوئی بری خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں تھوک دے، تین دفعہ شیطان سے دوری کی دعا کرے اب وہ نقصان دہ نہ ہو گی ایک روایت میں یہ ہے، اسے کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر بارگاہ ایزدی میں نماز ادا کرے۔

گھر میں داخل اور کھانے کیوقت!

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا جب بندہ گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانے کھاتے وقت اللہ تعالے کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہاں نہ ٹھکانہ ہے اور نہ ہی کھانا اور جب بندہ ذکر الٰہی نہیں کرتا ہے ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی۔

وسوسہ کے وقت :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے پاس آکر پوچھتا ہے اسے کس نے پیدا کیا، اسے کس نے پیدا کیا حتیٰ کہ وہ کہتا ہے تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب یہاں تک وہ پہنچے تو تم اللہ تعالے کی بارگاہ میں التجا کرو اور کہو

آمنت باللہ و رسولہ	ہم اللہ اور اس کے رسول پر
(بخاری و مسلم)	ایمان رکھتے ہیں۔

۲ :- حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان مجھے نماز میں پریشان کرتا ہے فرمایا وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے، جب وہ وسوسہ ڈالے تو اللہ تعالے کی طرف رجوع کرو اور تین دفعہ اپنی بائیں جانب تھوک دو، میں نے آپ کے حکم کے مطابق کیا تو مجھ سے شیطان بھاگ گیا۔

استغفار کا مقام !

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اسے ابن آدم، تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں معاف فرما دوں پس تم مجھ سے بخشش مانگو، میں تمہیں معاف کر دوں گا، تم سب محتاج ہو مگر میں جسے غنی کر دوں مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا فرماتا ہوں، تم سب گمراہ ہو مگر میں جسے ہدایت دوں تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری رہنمائی فرماتا ہوں جو شخص یہ عقیدہ رکھتے ہوئے مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرنے پر قادر ہے اسے میں معاف فرما دیتا ہوں اور میں بے نیاز ہوں اگر تم اول، آخر، زندہ، مردہ، خشک و تر تمام بد تر دل والے شخص کی طرح ہو جاؤ تو میری بادشاہی میں مچھر کے پر کی مانند کوئی نقص نہ ہوگا اور اگر تم اول و آخر، زندہ و مردہ، اور خشک و تر سب تقوی والے بن جاؤ تو میری سلطنت میں مچھر کے پر کی مانند اضافہ نہ ہوگا، اگر تم اوّل و آخر زندہ و مردہ اور خشک و تر مجھ سے مانگو یہاں تک کہ تم اپنے تصورات کی انتہا کو پہنچ جاؤ اور جو تم نے مانگا وہ میں عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں سوئی کے نکہ کی مقدار یا سمندر سے قطرہ کی مقدار سے بھی کمی واقع نہیں ہوتی وہ اس لئے کہ میں جواد و ماجد برتر اور واحد ہوں میری عطا بھی کلام کی صورت میں ہے اور میرا عذاب بھی، جب میں چاہتا ہوں تو ارادہ کرتے ہی وہ کام ہو جاتا ہے۔ (المسلم)

اللہ تعالےٰ سے خوب مانگنا!

۱:- حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا مبارک فرمان ہے، اسے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم حرام فرما لیا ہے ... حرام قرار دیا ہے

پس ظلم نہ کرو، اے میرے بندو تم میری ہدایت کے بغیر گمراہ ہو پس مجھ سے ہدایت مانگتے رہا کرو میں ہدایت دوں گا، اے میرے بندو میری عطا کے بغیر تم بھوکے ہو پس مجھ سے کھانا مانگتے رہا کرو میں تمہیں عطا کرتا ہوں اے میرے بندو میرے عطا کردہ لباس کے بغیر تم ننگے ہو مجھ سے کپڑا مانگتے رہا کرو میں کپڑا دوں گا، اے میرے بندوں تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمہارے تمام گناہوں سے درگزر کرتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگا کرو تاکہ تمہیں بخشش دوں، اے میرے بندو تم میں مجھے نقصان پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں اور نہ ہی تمہارے اندر مجھے نفع پہنچانے کی طاقت ہے، اے میرے بندو اگر تم اوّل و آخر اور انس و جن بد تر دل کے مالک بن جاؤ تو میری سلطنت میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور اگر تم اول و آخر اور انس و جن اکٹھے ہو کر مجھ سے مانگو تو میں ہر ایک کو عطا کروں تو میرے خزانوں میں اسقدر کمی بھی نہیں آتی جو سوئی کو سمندر سے تری حاصل ہوتی ہے، اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں میں انھیں شمار کر کے اس کی کامل جزا دیتا ہوں، جو بہتر بدلہ پاتا ہے وہ اللہ کی حمد کرے اور اس کے علاوہ (مزا) کو پاتا ہے تو اپنے نفس کو ملامت کرے راوی حدیث سعید کہتے ہیں جب شیخ ابو ادریس خولانی یہ حدیث پڑھاتے تو گھٹنوں کے بل جُھک جاتے۔ (المسلم)

۲:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ کا مبارک فرمان ہے۔

انا عند ظن عبدی بی وانا	میں اپنے بندے کے ظن کے
معہ اذا دعانی	پاس ہوتا ہوں، جو وہ میرے بارے
(البخاری)	میں رکھتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے

تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

حالت سجدہ میں دُعا!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقرب مایکون العبد من ربه وھو ساجد فاکثروا الدعاء (المسلم)

بندہ سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے تو اس میں خوب مانگو۔

رات کے آخری حصّہ میں دعا!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا تیسرا پہر شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ آسمان پر تشریف فرما ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا، میں قبول کروں کوئی ہے سوال کرنے والا میں عطا کردں ؟ کوئی ہے بخشش مانگنے والا اسے میں بخش دوں ؟ (بخاری و مسلم)

دعا کی عدم قبولیت میں تاخیر!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ تم جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہو میں نے دعا کی مگر قبول ہی نہ ہوئی۔ (بخاری)

مسلم میں ہے فرمایا دعا قبول ہوئی بشرطیکہ انسان گناہ چھوڑے صلہ رحمی

کرے اور جلد بازی نہ کرے عرض کیا جلد بازی سے کیا مراد ہے فرمایا بندہ یہ کہے میں نے دعا کی قبول ہی نہیں ہوئی، تھک جاتے اور دعا مانگنا چھوڑ دے

حالت نماز میں دُعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت نماز میں دعا کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھایا کرو ورنہ تمہاری آنکھیں اچک لی جاسکتی ہیں۔ (المسلم)

کسی کیلئے بددُعا نہ کرو!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خلاف، اولاد کے خلاف، ملازمین کے خلاف، اموال کے خلاف دعا نہ کرو بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں ان میں جو دعا کرو قبول ہو جاتی ہے۔ (المسلم)

کثرت درود وسلام!

۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ	جس نے مجھ پر درود وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۲:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جب تم موذن کی اذان سنو تو اس کے ساتھ ساتھ کلمات دہراؤ پھر مجھ پر درود سلام پڑھو اللہ تعالےٰ تم پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر میرے لیے مقام وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالےٰ کے کسی بندے کو ملے گا اور امیدوار ہوں وہ بندہ میں ہونگا۔

فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ (المسلم)	جس نے بھی میرے لیے مقام وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے شفاعت ہے۔

باب ۱۳

تجارت کے احکام

محنت کا مقام!

۱:۔ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اکل احد طعاما قط خیرا	سب سے بہتر وہ کھانا ہے جو
من ان یاکل من عمل یدہ	آدمی اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا
(البخاری)	ہے۔

۲:۔ حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لان یحتطب احدکم	لکڑیوں کا گٹھا پشت پر اٹھا کر
حزمۃ علی ظھرہ	بیچنا دوسرے سے مانگنے سے
خیرلہ من ان یسال احدا	افضل ہے کہ وہ دے یا نہ دے
فیعطیہ او یمنعہ	

(بخاری و مسلم)

لالچ اور محبت مال کی مذمت!

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت کے لیئے جوان ہوتا ہے،
طویل عمر اور مال کی محبت۔ (البخاری)

۲:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی بھی خواہش کرتا ہے۔

ولا یملأ جوف ابن آدم	آدمی کے شکم کو مٹی ہی بھرتی ہے اور
الا التراب و یتوب اللہ	اللہ تعالیٰ معافی مانگنے والے پر کرم
علی من تاب	فرماتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۳:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے منقول ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہتا ہے اس کی مثل اور ہو اور آدمی کا پیٹ قبر کے علاوہ کوئی نہیں بھر سکتا اور اللہ اس پر مہربانی کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔
(البخاری)

۴:۔ حضرت عباس بن سہل سے مروی ہے میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں منبر پر خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سنا اے لوگوں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ خواہش کرتا ہے دوسری مل جائے جب دو ہو جائیں تو وہ تیسری کی خواہش کرتا ہے آدمی کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی سیر کر سکتی ہے اور اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرماتا جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

رزق حلال کا مقام!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبًا — اللہ تعالے پاک ہے اور وہ پاک کو ہی قبول کرتا ہے۔

اور اللہ تعالے نے اہل ایمان کو انہی چیزوں کا حکم دیا ہے جس کا اپنے رسولوں کو عطا فرمایا ہے۔

یا یہا الرسل کلوا من الطیب واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم — اے رسولانِ اکرام پاکیزہ اشیأ کھاؤ اور اچھے عمل کرو میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:۔

یا یہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم — اے اہل ایمان ہماری عطا کردہ اشیاء پاکیزہ کو کھاؤ

اس کے بعد ایک آدمی کا ذکر فرمایا وہ طویل سفر کرتا ہے غبار آلود ہے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام اور اس کا پہننا حرام، جب اس کی ہر شئی حرام سے ہے۔

فانی یستجاب لذالک (المسلم) — تو اس کی دعا کیسے قبول ہو گی؟

۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یاتی علی الناس زمان لا	لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے
یبالی المرء ما اخذ من	گا جب وہ اس بات کی پرواہ
الحلال ام من الحرام ۔	ہی نہیں کریں گے کہ آنے والا
(البخاری)	مال حلال ہے یا حرام ۔

مشتبہ اشیاء سے پرہیز!

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حلال و حرام واضح ہے ان کے درمیان کچھ مشتبہ اشیاء ہیں جنہیں کثیر لوگ نہیں جانتے جو ان سے بچے گا اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، جو مشتبات میں گر گیا وہ حرام میں پڑ گیا وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو محفوظ کھیت کے قریب بکریاں چراتا ہے تو وہ اس میں چر جاتی ہیں سنو

ان لکل ملک حمی الا وان	ہر بادشاہ کی محفوظ پناہ گاہ ہوتی ہے اور
حمی اللہ محارمہ الا وان	اللہ تعالیٰ کی محفوظ گاہ اس کے محرمات ہیں۔
فی الجسد مضغۃ اذا صلحت	سنو جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست
صلح الجسد کلہ و اذا فسدت	ہو تو تمام جسم درست اگر وہ فاسد ہو جائے
فسد الجسد کلہ الا وھی القلب	تو تمام جسم فاسد ہو جاتا ہے۔ سنو وہ دل ہی ہے۔

برائی کی علامت!

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نیکی اور بدی میں فرق کرتے ہوئے) فرمایا

البر حسن الخلق والاثم	اچھا کردار نیکی ہے، وہ گناہ ہے

ماحاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس (المسلم)

جس پر دل کھٹکے اور اس سے کسی دوسرے کا مطلع ہونا ناپسند ہو

حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک گری ہوئی کھجور ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتھا۔ (بخاری ومسلم)

اگر مجھے اس کے صدقہ کی ہونے کا خدشہ نہ ہو تو میں کھالیتا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو آپ کو خراج دیتا تھا اسے آپ استعمال فرماتے ایک دن وہ لایا اور آپ نے کھایا اس نے کہا آپ کو علم ہے یہ کیا ہے؟ پوچھا یہ کیا تھا اس نے بتایا میں جاہلیت میں نجومی تھا ایک آدمی سے دھوکا کے ذریعے یہ مال حاصل کیا جو آپ نے کھایا ہے۔

فادخل ابوبکر یدہ فقاء کل شئی فی بطنہ (البخاری)

حضرت ابوبکر نے حلق میں ہاتھ داخل کر کے جو پیٹ میں تھا قے کر دیا۔

لین دین میں اچھا برتاؤ!

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے اس شخص پر رحمت فرماتا ہے جو

سمحا اذا باع سمحا اذا اشتری — بیچتے وقت نرمی کرتا ہے، جو خریدتے
سمحا اذا اقتضی (البخاری) — وقت نرمی کرتا ہے اور جو قرض کی ادائگی کے وقت نرمی کرتا ہے۔

۲:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جسے اللہ نے مال عطا فرمایا تھا، اللہ تعالےٰ اس سے فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا کیا ؛ حالانکہ اللہ تعالےٰ سے ان کی کوئی بات مخفی نہیں وہ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے مال عطا فرمایا میں لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا میں نے برتاؤ میں نرمی کا رویہ اپنایا۔

فکنت ایسو علی الموسر وانظر المعسر — میں خوشحال کو آسانی دیتا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔

اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائے گا۔

انا احق بذلک منک تجاوزوا عن عبدی — میں مخلوق کے ساتھ ایسا حسن سلوک کرنے میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں فرشتوں تم بھی میرے اس بندے سے درگزر سے کام لو۔

حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا۔

ھکذا سمعناہ من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (المسلم) — ہم نے یہی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زبان سے سنی تھی۔

۳:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے بڑی سختی کے ساتھ آپ سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا صحابہ نے اسے سمجھانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا رہنے دو صاحبِ حق کو بات کرنے کا حق ہے پھر فرمایا اسے اس کے اونٹ کی مثل اونٹ دے دو عرض کیا ہمارے پاس اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ مثل نہیں فرمایا۔

اعطوہ فان خیرکم احسنکم قضاء (بخاری و مسلم)	وہ ہی دے دو تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرض کی ادائیگی میں بہتر برتاؤ کرتا ہے

۴:۔ خادم رسول حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے اونٹ قرض پر لیا، آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو فرمایا اس آدمی کے اونٹ کی مثل واپس کر دو۔

یں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایسے سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو۔

فان خیار الناس احسنھم قضاء (المسلم)	کیونکہ سب سے بہتر لوگ وہ ہوتے ہیں جو ادائیگی قرض میں بہتر برتاؤ کرتے ہیں۔

ملاوٹ کی سزا:

۱:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اُٹھایا وہ ہم سے نہیں۔

ومن غشنا فلیس منا (المسلم)	جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۔ انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گندم کے ڈھیر کے پاس سے گزرے، اس میں آپ نے ہاتھ داخل فرمایا تو آپ کی انگلیاں تر ہو گئیں آپ نے فرمایا۔

ما هذا صاحب الطعام ؟ اے گندم والے یہ کیا معاملہ ہے؟

عرض کیا یارسول اللہ یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گئی تھی آپ نے فرمایا۔

افلا جعلته فوق الطعام حتی یراہ الناس، من غش فلیس منا۔ (المسلم)

تو نے اسے اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ خریداروں کو علم ہو جاتا، جس نے بھی ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے عرض کیا یارسول اللہ کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔

لله ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم۔ (المسلم)

اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، ائمہ اور تمام امتِ مسلمہ کی خیر خواہی کا نام ہے۔

۴۔ حضرت زیاد بن علاقہ کا بیان ہے میں نے حضرت جریر بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا حمد و صلوٰۃ کے بعد، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا میں اسلام پر آپ سے بیعت چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیعت لیتے ہوئے فرمایا ہر مسلمان کی خیر خواہی کیا کرو میں نے اس پر آپ کی بیعت کی۔

ورب هذا المسجد انی لکم اس مسجد کے رب کی قسم میں تمہارا

لنا صح (البخاری ومسلم) خیر خواہ ہوں

۵۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت اقامتِ نماز، ادائیگی زکوٰۃ۔

والنصح لکل مسلم (بخاری) اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر کی ہے۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ (بخاری، م) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیئے پسند کرتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کی لعنت:

۱۔ حضرت معمر بن ابی معمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من احتکر طعامًا فھو خاطئ (المسلم) جس نے بھی کھانے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

۲۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کا معاہدہ کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں وہ معاہدہ رکھنے یا چھوڑنے میں مختار ہوتے ہیں، اگر دونوں نے سچ کہا اور اس چیز کے بارے میں صحیح صحیح بیان کر دیا

تو ان کی تجارت میں نفع ہوگا اور اگر انہوں نے کسی شئی کو مخفی رکھا اور جھوٹ بولا تو انہیں فائدہ تو ہوگا مگر برکت حاصل نہ ہوگی۔

الیمین الفاجرۃ منفقۃ	جھوٹی قسم سے سودا تو بک جاتا
للسلعۃ ممحقۃ للکسب	ہے مگر کاروبار ختم ہو جاتا ہے

(بخاری و مسلم)

۳:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین اشخاص پر روز قیامت اللہ تعالےٰ نگاہ کرم نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں تزکیہ عطا فرمائے گا۔ اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی ہیں نے عرض کیا یہ تو نہایت خائب و خاسر ہو گئے اور یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا۔

المسبل والمنان والمنفق سلعۃ	تکبر سے کپڑا لٹکا کے چلنے والا،
بالحلف الکاذب	خیرات کرکے احسان جتلانے والا
(المسلم)	اور جھوٹی قسمیں اٹھا اٹھا کر سودا بیچنے والا۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ان تین اشخاص پر اللہ تعالےٰ نظر کرم فرمائے گا اور نہ انہیں پاکیزگی عطا فرمائے گا اور ان کیلیے درد ناک عذاب ہوگا پہلا وہ شخص جس کے پاس جنگل میں فالتو پانی ہے مگر وہ مسافر کو نہیں دیتا دوسرا وہ شخص بوقت عصر اپنا سودا حلف اٹھا اٹھا کر بیچتا ہے اور وہ اس کے بیان کے خلاف ہوتا ہے تیسرا وہ شخص جو کسی امام کی دنیا کی خاطر بیعت کرتا ہے اگر وہ امام اسے اس کی خواہش کے مطابق

دیدے تو بیعت جاری رکھتا ہے اور اگر نہ دے تو وہ توڑ دیتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

الحلف منفقة للسلعة ممحقة	قسم سے سودا تو بک جاتا ہے
للکسب (بخاری و مسلم)	مگر کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

۶۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔

ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع	خرید و فروخت میں قسم اٹھانے سے
فانہ ینفق ثم یمحق (المسلم)	بچو کیونکہ اس سے سودا بکتا ہے
	مگر پھر ٹھپ ہو جاتا ہے۔

قرض لینے سے احتیاط:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور اس کی ادائیگی چاہتا ہے اللہ تعالےٰ ادائیگی کی صورت بنا دیتا ہے۔

ومن اخذ اموال الناس	جس نے لوگوں سے قرض لیا
یرید تلافہا اتلفہ اللہ	اور انہیں ضائع کرنے کا ارادہ
(البخاری)	رکھتا ہو گا اللہ تعالےٰ اسے
	ضائع فرما دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس نے دوسرے سے ہزار روپے بطور قرض مانگا اس نے کہا اس پر گواہ لا، کہنے لگا اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اس نے کہا کوئی ضامن لاؤ اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے کہنے لگا تیری بات درست ہے اس نے قرضہ مقرر مدت تک دیدیا وہ قرض لے کر سمندر کی طرف گیا اور اپنی ضرورت پوری کی پھر وقت مقررہ پر قرض کی ادائیگی کے لیے سواری کی تلاش کی جو نہ ملی تو اس نے لکڑی لی اور اس میں کھرچ کر سوراخ کیا اس میں ہزار روپے خط کے ساتھ رکھے اسے چاندی سے بند کیا پھر سمندر کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ تو جانتا ہے میں نے فلاں سے ہزار دینار لیا تھا اس نے مجھ سے کفیل مانگا میں نے کہا میرا کفیل اللہ ہے اور وہ راضی ہو گیا، اس نے مجھ سے گواہ کے بارے میں کہا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے تو وہ راضی ہو گیا میں نے سواری کے لیئے کوشش کی مگر نہ مل سکی اب میں یہ امانت تیرے حوالے کرتا ہوں، اس کے بعد سمندر میں پھینک دیا اور واپس ہو گیا، ادھر وہ قرض دینے والا سمندر کی طرف نکلا شاید کشتی پر میرا مقروض آیا ہو، اس نے سمندر میں ایک لکڑی کو آتے ہوئے دیکھا اسے بطور ایندھن گھر لے آیا جب اسے توڑا تو اس میں۔

وجد المال والصحیفۃ مال بھی تھا اور خط بھی۔

جس پر لکھا ہوا تھا میں نے کشتی بہت تلاش کی مگر نہ مل سکی اب تمہارا قرض لکڑی کے ذریعے بھیج رہا ہوں، پڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ نے وہ قرض بحفاظت واپس فرما دیا ہے (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسی میت کو لایا جاتا جس پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے اگر مال ہوتا تو آپ نماز پڑھاتے ورنہ فرماتے تم اپنے ساتھی کی نماز ادا کرلو جب اللہ تعالےٰ نے فتوحات کا سلسلہ جاری فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تعلق اہل ایمان سے ان کی اپنی ذاتوں سے بھی زیادہ ہے۔

فمن توفی وعلیہ دین فعلی	جو مقروض فوت ہوا (اور وراثت نہ تھی) تو
قضاؤہ ومن ترک مالاً	اس کا قرضہ میں ادا کروں گا اور جو مال چھوڑ
فھو لورثتہ (المسلم)	گیا وہ اس کے ورثا کا ہوگا۔

حافظ منذری لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا کہ مقروض پر جنازہ نہ پڑھتے مگر اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

مقروض اور پریشان کے لیے وظیفہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے۔

لا الٰہ الا اللہ الحلیم العظیم	اس اللہ کے سوا کوئی معبود
لا الٰہ الا اللہ رب العرش	نہیں جو حلیم وعظیم ہے اس
العظیم لا الٰہ الا اللہ رب	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش
السموات والارض ورب	عظیم کا مالک ہے اس اللہ کے
العرش الکریم۔	سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں،
	زمین اور مبارک عرش کا مالک ہے

جھوٹی قسم کا گناہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر اپنے حق کے دوسرے مسلمان کے مال کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائی۔

لقی اللہ وھو علیہ غضبان وہ اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ ناراض ہوگا۔

پھر حضور نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلاً الآیۃ۔

دوسری روایت میں ہے حضرت اشعث بن قیس الکندی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور پوچھا آج آپ نے کیا بیان کیا ہے؟ ہم نے مذکورہ بات کا ذکر کیا تو کہنے لگے انہوں نے سچ کہا اور بتایا میرے اور دوسرے آدمی درمیان کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا گواہ لاؤ یا قسم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کسی پروہ کیے بغیر قسم اٹھائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کا مال حاصل کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے گا وہ اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمناً قلیلاً۔ (بخاری و مسلم)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی حضر موت سے اور دوسرا کندہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے والد کی زمین پر قبضہ کر رکھا ہے کندی نے کہا، وہ زمین میں نے کاشت کر رکھی ہے اور اس میں کسی کا کوئی حق نہیں آپ نے حضرمی سے فرمایا کیا تمہارے گواہ ہیں عرض کیا نہیں فرمایا پھر کندی کے لیئے قسم ہے عرض کیا یا رسول اللہ فاجر آدمی قسم اٹھانے میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اور وہ کسی شئی میں تقویٰ اختیار نہیں کرتا آپ نے فرمایا تم اس سے قسم ہی لے سکتے ہو پھر اس شخص نے قسم اٹھائی جب یہ فیصلہ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لئن حلف علی مالہ لیأ کلہ	جس نے کسی کا مال جھوٹی قسم
ظلماً لیلقین اللہ وھو عنہ	اٹھا کر کھایا وہ اللہ تعالٰے کی
معرض (المسلم)	بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ
	اس پر نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا ہے؟ فرمایا جھوٹی قسم اٹھانا، میں نے عرض کیا جھوٹی قسم کی تفصیل کیا ہے؟ فرمایا جس کے ذریعے انسان دوسرے کا مال کھاتا ہے۔ (البخاری)

حافظ منذری کہتے ہیں ایسی قسم کو غموس کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان گناہ میں ڈوب جاتا ہے اور آخرت میں جہنم میں ڈوب جاتا ہے۔

حضرت ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کسی مسلمان کا مال جھوٹی

قسم کے ذریعے سے حاصل کر لیا۔

اوجب اللہ لہ النار وحرم	اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ
علیہ الجنۃ	لازم اور جنت اس پر حرام فرمادیتا ہے

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ وہ مال تھوڑا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وان کان قضیبًا من اراک	اگرچہ وہ پیلوں کی چھڑی کیوں
(المسلم)	نہ ہو۔

سود پر گناہ

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک اشیاء سے بچو عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کونسی ہیں؟ فرمایا، اللہ کا شریک بنانا، جادو کرنا محترم نفس کو ظلماً قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، حالت جنگ میں بھاگ جانا، پاکیزہ مومن خواتین پر تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا مجھے دو آدمی ایک مقدس جگہ کی طرف لے گئے وہاں ایک خون کی نہر میں آدمی کھڑا تھا اس نہر کے کنارے بھی آدمی ہے جس کے پاس پتھر ہے، نہر والا آدمی جب باہر نکلنے کے لیئے کنارے کے قریب آتا ہے تو باہر والا آدمی اسے پتھر مارتا ہے جس سے وہ پھر نہر میں غوطہ کھاتے ہوئے واپس ہو جاتا ہے یار بار ایسا ہوا میں نے پوچھا یہ نہر والا شخص کون ہے۔ تو انہوں

نے عرض کیا یہ سود کھانے والا ہے۔

رسول اللہ نے لعنت فرمائی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ	سود لینے اور دینے والے پر
وسلم اکل الربا و موکلہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(المسلم)	لعنت فرمائی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی ہے، سود لینے والا، دینے والا، سود کا معاہدہ لکھنے والا۔ اس پر گواہ بننے والوں پر اور فرمایا یہ سبھی (گناہ میں) برابر ہوتے ہیں۔ (المسلم)

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکہ دہی کے لیے بال ملانے والی خواتین ـــــــــ سود لینے اور دینے والے پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زنا کاری کے پیشہ سے منع فرمایا ہے اور آپ نے تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے (بخاری)

زمین پر قبضہ کرنا:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من ظلم قيد شبر من الارض طوقه من سبع ارضين۔ (بخاری و مسلم)

جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر ظلماً قبضہ کر لیا اللہ تعالٰی سات زمینیں اس کے گلے میں بطور طوق ڈالے گا۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کر لیا۔

خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين (بخاری)

اسے اللہ تعالٰی سات زمینوں تک دھنسا دے گا۔

فخر و تکبر کے لیے بلند محل بنانا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے ان پر کسی قسم کا گرد و غبار نہ تھا نہ ہی ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح بیٹھ گیا کہ اس کے دونوں گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ تھے، اس نے دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں بتلائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ماننا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کا روزہ رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا بشرطیکہ طاقت ہو وہ کہنے لگا آپ نے سچ فرمایا ہم متعجب ہوئے پوچھ رہا ہے مگر تصدیق کرتا ہے عرض کیا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے فرمایا اللہ پر، ملائکہ

پر، کتب، رسل، یوم آخرت، تقدیر الٰہی کے خیر و شر پر ایمان لانا سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور عرض کیا احسان کے بارے میں مجھے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا اس طرح عبادت کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ سکتے تو یہ تصور کرو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے کہنے لگا مجھے قیامت کے بارے آگاہ فرمایئے آپ نے فرمایا اس کے بارے مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا عرض کیا اس کی نشانی بیان فرما دیجئے فرمایا لونڈی اپنے مالک کو جنے گی پاؤں اور جسم کے ننگے اور بکریوں کے چرواہوں کو بڑے بڑے محلات والے پاؤ گے پھر وہ سائل چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا عمر جانتے ہو یہ کون تھے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مزدور کو اجرت نہ دینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کا مقدمہ روز قیامت میں خود لڑوں گا۔

(۱) جس نے مجھے ضامن بنایا اور پھر دھوکہ کیا۔

(۲) جس نے کسی انسان کو بیچ کر رقم حاصل کی۔

(۳) جس نے مزدور سے کام لیا مگر مزدوری پوری نہ دی۔

ملازم اور حقوق کی ادائیگی:

۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس ملازم نے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے

رب کی عبادت بھی خوب کی اس کے لیے دوہرا اجر ہے (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے دوہرا اجر ہے ایک وہ اہل کتاب جس نے اپنے نبی کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی ایمان لایا دوسرا وہ شخص جس نے اپنے اللہ تعالےٰ اور اپنے مالک کے حقوق ادا کیے تیسرا وہ شخص جس نے لونڈی کی خوب تربیت و تعلیم دی پھر اسے آزاد کر کے نکاح کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۳:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اچھے مملوک کے لیئے دوہرا اجر ہے قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے۔

لولا الجهاد فی سبیل الله و الحج و بر امی لاحببت ان اموت و انا مملوک (بخاری و مسلم)

اگر راہ خدا میں جہاد، حج اور والدہ کی خدمت نہ ہوتی تو میں غلامی کی موت مرنے کو پسند کرتا۔

انسان کو آزادی دلانا

۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو آزاد کروایا

استنقذ الله بکل عضو منه عضوا منه من النار

اللہ تعالےٰ اس غلام کے ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آگ سے آزادی عطا فرمادے گا۔

۲:۔ حضرت سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ فرمان مبارک حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو سنایا تو انہوں نے وہ غلام آزاد کر دیا جو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے دس ہزار درہم کا خریدا تھا۔

باب ۱۴

نکاح کا بیان

نگاہوں کا جھکانا

۱:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، آدمی پر یہ زنا کے طور پر لکھا جاتا ہے آنکھوں کا زنا دیکھنا، کانوں کا زنا سننا، زبان کا زنا اس کے بارے میں گفتگو کرنا، ہاتھوں کا زنا پکڑنا، پاؤں کا زنا چل کر جانا اور دل کا اس طرف مائل و راغب ہونا۔

دوسری روایت میں ہے منہ کا زنا بوسہ لینا ہے۔

۲:۔ حضرت جریر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔

اصرف بصرك

اپنی نظر فی الفور پھیر لی جائے۔

(المسلم)

غیر محرم خواتین سے اختلاط

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا، خواتین سے اختلاط سے بچا کرو ایک انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے۔ فرمایا۔

الحمو الموت : دیور موت ہے یعنی یہاں زیادہ
(بخاری و مسلم) خدشہ ہے۔

۲ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی غیر محرم خاتون کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے۔
(بخاری و مسلم)

نکاح کا حکم :

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانوں تم میں جو طاقت رکھتا ہے نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کی حفاظت اور فرج کو پاکیزہ رکھتا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو روزہ رکھ لے کیونکہ یہ شہوت روکنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲ :۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے کچھ لوگ ازواج مطہرات کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں پوچھا بتایا گیا تو وہ اسے قلیل سمجھتے ہوتے کہنے لگے۔

این نحن من النبی صلی اللہ — ہم کہاں اور کہاں اللہ کے رسول!
علیہ وسلم قد غفرلہ ما تقدم — ان کے تو اگلے اور پچھلے تمام معاملات
من ذنبہ ما تاخر — پر مغفرت کی ضمانت ہے۔

ان میں سے ایک نے کہا میں ساری رات عبادت کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے فرمایا تم یہ یہ کہہ رہے ہو سنو!

واللہ انی لاخشاکم للہ و اتقاکم لہ لکنی اصوم و افطر و اصلی و ارقد و اتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری و مسلم)

خدا کی قسم میں اللہ سے تم سب سے زیادہ خوف رکھنے والا ہوں یعنی اللہ سے تم سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں نکاح بھی کیے ہیں جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میرا نہیں۔

۳:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی ساتھ نکاح کے لیے چار چیزوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ خاندان، مال جمال اور دین، تم دین کا خیال زیادہ رکھو (بخاری و مسلم)

خاوند و بیوی کے حقوق:

۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر کوئی (اپنے دائرہ کار) میں نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا حاکم نگران ہے اس سے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا ہر آدمی اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اسے اس کے دائرہ کار کے بارے میں پوچھ ہوگی، ملازم اپنے مالک کے مال کا ذمہ دار ہے الغرض ہر کسی سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں پوچھ ہوگی (بخاری و مسلم)

۲:- حضرت ابوہریرہ رضی [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا خواتین کو اچھے انداز سے نصیحت کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہے۔
اگر تم اسے سیدھا کرنا شروع کر دو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم بہتر انداز سے تربیت کرتے رہو۔
(بخاری و مسلم)

۳۔ ایک اور روایت میں ہے فرمایا عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے اسے تم سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم بہتر معاشرت چاہتے ہو تو اسی حال میں استفادہ کر لو، اگر تم نے اسے سیدھا کرنا شروع کر دیا تو توڑ ڈالو گے اور توڑنا طلاق ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ، رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت کو دشمن نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت سے ناخوش ہے تو اس کی دوسری خصلت سے خوش ہو جائے۔

۵۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند کی موجودگی میں کوئی خاتون اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے۔

۶۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب خاوند بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اس پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

بیویوں کے درمیان انصاف

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عدل کرنے والے اللہ تعالےٰ کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور یہ لوگ اپنے فیصلوں، اہل اور امراء مقرر کرنے میں عدل سے کام لیتے ہوں گے۔

اہل وعیال کی خدمت پر اجر:

ا:۔ حضرت ابوہریرہ، رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایک دینار راہِ خدا میں دوسرا دینار غلام کی آزادی میں، تیسرا مسکین پر اور چوتھا اہل پر خرچ کرتے ہو۔

اعظمها اجرا الذی انفقته علی اهلك	ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ہے جو تم نے اہل وعیال پر خرچ کیا۔
(المسلم)	

۲:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل وہ رقم ہے۔

ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله۔	جو آدمی اپنے اہل وبچوں پر خرچ کرتا ہے۔

اور وہ رقم جو جہادی گھوڑے پر اور اپنے ساتھیوں پر جہاد میں خرچ کی جاتی ہے حضرت ابوقلابہ یہ حدیث بیان کرکے کہا کرتے اپنے چھوٹے بچوں

پر خرچ کرنے والے کو سب سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ (المسلم)

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو بھی تم رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرو گے اس

حتی ما تجعل فی فی امرأتك — حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے لیئے حاصل کرتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

۴:۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی رضائے الٰہی کی خاطر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیئے صدقہ بن جاتا ہے۔

بیٹیوں کی خدمت پر اجر:

۱۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہے میرے پاس ایک خاتون آئی اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں، اس نے سوال کیا، میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا میں نے اسے وہی دیدی، اس نے خود نہ کھائی بلکہ دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی۔ پھر چلی گئی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے واقعہ عرض کیا تو فرمایا۔

من ابتلی من هذه البنات — جسکے ہاں بچیاں ہوں اور وہ ان
بشیٔ فاحسن الیهن کن له — کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ
ستراً من النار — بچیاں اسکے لئے دوزخ کے درمیان
(البخاری و مسلم) — پردہ بن جائیں گی۔

۲:۔ آپ ہی سے مروی روایت ہے کہ ایک حاجت مند خاتون اپنی دو بیٹیوں سمیت میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے

ایک ایک دونوں بیٹیوں کو دی اور ایک کو اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالنے لگی تو بچیوں نے مطالبہ کر دیا تو اس نے اس کھجور کے دو حصے کر کے انہیں دیدی، اس واقعہ نے مجھ پر اثر کیا میں نے یہ واقعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو فرمایا۔

ان اللہ قد اوجب لھا بھا الجنۃ (المسلم)
اللہ تعالےٰ اس کے عوض اسے جنت عطا فرمائے گا۔

۳:- حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من عال جاریتین حتی یبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو وضم اصابعہ (المسلم)
جس نے دو بچیوں کی پرورش کی حتی کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ قیامت میرے ساتھ اس طرح ہوگا جس طرح یہ دو انگلیاں ہیں

اچھے نام رکھنا:

۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمٰن (المسلم)
اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

۲- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کو یہ چار کلمات سب سے محبوب ہیں، سبحان اللہ الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر ان میں سے جس سے بھی ابتداء کرلو درست

ہے، اپنے بچوں کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو تم کہو گے افلح (کامیاب) ہے وہاں جواب ہو گا نہیں ہے۔

۳:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اللہ کے ہاں بدتر نام ملک الاملاک ہے اور ساتھ فرمایا اللہ کے سوا کوئی مالک حقیقی نہیں امام سفیان کہتے ہیں شاہنشاہ نام کا بھی یہی حکم ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے ابو عمر سے اخنع کا معنی پوچھا تو فرمایا سب سے رذیل (بخاری و مسلم)

۴:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کے نام کو جمیلہ سے تبدیل فرما دیا۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے زینب بنت ابی سلمہ کا نام برہ تھا انہیں کہا جاتا تم اپنے آپ کو اچھا سمجھتی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(بخاری و مسلم)

۶۔ حضرت محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے مجھے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو اعلی نہ سمجھو اللہ تعالے نیکیوں کو جانتا ہے تو عرض کیا ہم کیا نام رکھیں فرمایا اس کا نام زینب رکھ دو۔

(مسلم)

نسب کو چھپانا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوجود جاننے کے اپنے والد کو چھوڑ کر کسی غیر کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے اس نے کفر کیا جو ایسی بات کا دعویٰ کرتا ہے جو اس میں نہیں وہ ہمارا نہیں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا رہا ہے، جس نے کسی کو کافر بنایا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ اس میں ایسی کوئی چیز نہ تھی تو وہ حکم اس کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

۲۔ حضرت یزید بن شریک بن طارق سے مروی ہے میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کچھ نہیں اور وہ بھی کچھ ہے جو اس صحیفہ میں ہے اسے آپ نے کھولا تو اس میں اونٹوں کے دانت اور کچھ آلات تھے۔ اور اس میں یہ تحریر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سرزمین مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے جس نے اس میں اسلام کے خلاف عمل ایجاد کیا یا کسی ایسے بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالےٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالےٰ روز قیامت اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا، مسلمانوں کا عہد ایک ہے اس کیلئے ادنیٰ بھی کوشش کرے جس نے کسی مسلمان کو حقیر جانا اس پر اللہ تعالےٰ ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالےٰ روز قیامت اس کے فرض و نفل قبول نہیں کریں گے جس نے اپنے غیر والد کی طرف نسبت کی اس پر اللہ تعالےٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو، اللہ تعالےٰ روز قیامت اس کا کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔

اولاد کے فوت ہونے پر اجر:

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہوجائیں۔

ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھم — اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحمت کے سبب اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۲:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوجائیں اسے صرف قسم پوری کرنے کے لیے آگ مس کرے گی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاری خواتین سے فرمایا جس کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے صبر و شکر سے کام لیا تو اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ایک خاتون نے عرض کیا یارسول اللہ جس کے دو فوت ہوجائیں فرمایا دو پر بھی یہی اجر ہے۔ ایک اور روایت میں ہے ایک خاتون بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا نبی اللہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں۔ فرمایا کیا ایسا ہی ہوا ہے۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا تُو نے تو دوزخ سے بچنے کے لیے سخت دیوار بنالی ہے۔

حضرت ابوحسان کہتے ہیں مَیں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا

میرے دو بیٹے فوت ہو گئے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں حدیث بیان کرو تاکہ ہمارے دلوں کو سکون میسر آئے فرمایا ہاں وہ تو جنت میں پرندوں کی طرح ہوں گے۔ وہ اپنے والدین کو ملیں گے اور ان کو کپڑوں سے پکڑیں گے اور وہ انہیں جنت میں لے جائیں گے۔ (المسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے صرف مرد ہی استفادہ کرتے ہیں آپ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی اللہ کی تعلیمات آپ سے حاصل کر سکیں۔ فرمایا فلاں دن فلاں جگہ مقرر ہے۔ خواتین وہاں جمع ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف فرما ہو کر انہیں تعلیم دی پھر فرمایا تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو گئے وہ اس کے لیے دوزخ سے دیوار بن جائیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا اگر دو فوت ہوئے ہوں؟ فرمایا دو پر بھی یہی اجر ہے۔ (بخاری و مسلم)

خاوند و بیوی کا راز مخفی رکھنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت وہ شخص شریر ترین ہوگا جو بیوی کے یا خاوند کے راز ظاہر کرے گا۔

باب ۱۵

لباس اور زینت کا بیان

لباسِ تکبر

حضرت ابوہریرہ سے ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے وہ آگ کا سبب ہے۔ (البخاری)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا روزِ قیامت تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ ان پر نظرِ رحمت کرے گا اور نہ ان کو پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ تین دفعہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا وہ خاسر و خائب ہو گئے عرض کیا کون فرمایا کپڑا لٹکا کر چلنے والا۔ احسان جتلانے والا، جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔ (المسلم)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من جر ثوبہ خیلا۔ (بخاری ومسلم) اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ کرم نہیں فرمائے گا جو تکبر سے کپڑا لٹکا کر چلا۔

تم ان میں سے نہیں

انھی سے مروی ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو کپڑا لٹکا کر

چلا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے تہہ بند اکثر نیچے گرا رہتا ہے البتہ اگر سنبھال لوں تو پھر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

انک لست ممن یفعلہ خیلاء ۔ تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کے الفاظ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان اپنے دونوں کانوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا جو تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکا کر چلا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

باریک کپڑا پہننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دو قسم کے لوگوں کی طرح میں نے کوئی دوزخی نہیں دیکھا، وہ لوگ جن کے پاس گائے کے دُم کی طرح چھانٹا ہو اور وہ اس سے لوگوں کو مارے اور وہ خواتین جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں، فخر و ناز کے ساتھ چلیں اور ان کے بال بختی اونٹوں کی طرح ہوں وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی مسافت تک جاتی ہے۔ (المسلم)

مردوں پر ریشمی لباس کی حرمت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

ریشمی لباس نہ پہنو جس نے دُنیا میں اسے پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔
(بخاری ومسلم)

انہی سے مروی ہے میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا:

انما یلبس الحریر من لاخلاق لہ — ریشمی لباس وہی پہنے گا جس کا آخرت میں، کوئی حصہ نہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں ریشمی قبا بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ آپ نے پہن کر نماز ادا فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو نہایت ہی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اتارا اور فرمایا:

لا ینبغی ھذا للمتّقین — یہ صاحب تقویٰ کے لیے پسند نہیں
(بخاری ومسلم)

چاندی سونے کے برتن

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم، دیباج پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار پھینکا اور فرمایا کیا تم آگ کے انگارہ کا ارادہ رکھتے ہو؟ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تشریف لے جانے

کے بعد صحابہ نے اسے کہا :

خذ خاتمك انتفع به — اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے کوئی نفع حاصل کر لو۔

وہ کہنے لگے :

لا واللہ لا اخذہ وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (المسلم) — میں اللہ کی قسم وہ انگوٹھی ہرگز نہیں لے جاؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔

حضرت خلیفہ بن کعب کہتے ہیں میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سُنا اپنی خواتین کو ریشمی لباس نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ریشم نہ پہنو کیونکہ جس نے اسے پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں مجھے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو شراب و ریشم کو حلال کر لیں گے۔ ان میں سے کچھ لوگ روز قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دیئے جائیں گے۔ (بخاری)

عورت کا مرد اور مرد کا عورت بننا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا ان مردوں پر لعنت جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان خواتین پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتیں ہیں (البخاری)

نوٹ: یعنی لباس، گفتگو اور حرکات وسکنات میں مرد کو مرد اور عورت کو عورت ہی رہنا چاہیئے، مرد، خواتین والا لباس اور خواتین، مرد والا لباس نہ پہنے۔

لباس اور تواضع

بطور تواضع اعلیٰ لباس نہ پہنا جائے، اس میں اشرف الخلق صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی اقتدا کی جائے۔

۱۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے، میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو وہ ایک پیوند دار چادر لائیں جیسے "ملبدہ" کہا جاتا تھا اور ایک تہہ بند لائیں جو کھردرا اور زمین کا بنا ہوا تھا انہوں نے اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا۔

قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین الثوبین — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو کپڑوں میں وصال ہوا۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ انہی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو علیہ مرط مرحل من شعر اسود (المسلم) — آپ نے کالی اون کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

۳۔ انہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کے بارے میں مروی ہے

کان وساد رسول اللہ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم الذی	کا تکیہ چمڑے کا تھا اور اس
یتکئ علیہ من آدم حشوہ	میں کھجور کی چھال تھی۔
لیف (المسلم)	

۴۔ انہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک کے بارے میں ہے

انما کان فراش رسول	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	کا بستر چمڑے کا تھا جس
الذی ینام علیہ ادما	میں کھجور کی چھال تھی۔
حشوہ لیف (المسلم)	

۵۔ امام محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے اس وقت کتان کے دو کپڑے پہن رکھے تھے۔

مجھے یاد ہے منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حجرہ عائشہ کے درمیان میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا، دیکھنے والا میری گردن پر یہ محسوس کرتے ہوئے پاؤں رکھتا ہے کہ یہ دیوانہ ہے حالانکہ میں بھوکا ہوتا تھا۔ (البخاری)

۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے ستر ایسے اصحاب صفہ دیکھیں ہیں جن کے پاس سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا اسے وہ اپنی گردن میں باندھتے بعض کے نصف پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک وہ پہنچتی

فیجمعہ بیدہ کراھۃ	اور اسے ہاتھ سے اکٹھا ایسے رکھتے
ان تری عورتہ (البخاری)	کہیں شرمگاہ ننگی نہ ہو جائے۔

سفید بالوں کا اکھاڑنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کا سر اور داڑھی سے سفید بالوں کا اکھاڑنا پسند نہ فرماتے تھے۔ (مسلم)

خواتین کا بال ملانا

۱۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی کو چوٹ لگی ہے وہاں سے اس کے بال ختم ہو گئے ہیں، میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا وہاں بال لگوا سکتی ہوں؟ فرمایا کسی دوسری عورت کے بال ملانے والی پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال ملانے والی، ایسا عمل کرنے والی سوئی سے چہرے یا ہاتھ پر نقش بنوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے اللہ تعالٰی چہرے یا ہاتھ پر نقش بنوانے والی خاتون پر اور ایسا عمل اختیار کرنے والی، چہرے سے بال اکھاڑنے والی اور ایسا عمل کرنے والی اور اپنے دانتوں کو چھوٹا کرنے والی پر لعنت فرماتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے تخلیق الٰہی کو تبدیل کیا ایک خاتون نے ان سے عرض کیا یہ بات کتاب اللہ میں کہیں نہیں تو فرمانے لگے کیا تم نے یہ فرمان الٰہی نہیں پڑھا

وما اتاکم الرسول فخذوہ　　رسول جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس
وما نہاکم عنہ فانتھوا　　سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔

(بخاری و مسلم)

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک انصاری خاتون کا نکاح ہوا، بیمار ہونے کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے انہوں نے دوسری خاتون کے بال لگوانے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کسی دوسری خاتون کے بال ملانے والی اور ایسا کاروبار کرنے والی پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے۔

(بخاری و مسلم)

۵۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے موسم حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہاتھ میں بالوں کا گچھا لیئے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سُنا اے اہل مدینہ کہاں ہیں تمہارے علماء، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی خواتین نے یہ عمل اختیار کیا (بخاری و مسلم)

باب ۱۶

کھانے کا بیان

سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال

۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاندی کے برتن میں پیا اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری جائے گی مسلم کی روایت میں پینے کے ساتھ کھانے کا بھی ذکر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، حریر و دیباج نہ پہنو، نہ چاندی سونے کے برتنوں میں کھاؤ پیو یہ کفار کے لیے دنیا میں ہیں تمہارے لئے آخرت میں ہیں (بخاری و مسلم)

بائیں ہاتھ سے نہ کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اور نہ پیو کیونکہ شیطان اس سے کھاتا پیتا ہے حضرت نافع کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے نہ اس سے کسی شئی کو لو اور نہ دو (المسلم)

برتن میں سانس نہ لینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

نہی عن التنفس فی الاناء (بخاری و مسلم)	برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ برتن کا منہ توڑ کر اس سے پیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا، راوی کہتے ہیں ایک آدمی نے ایسے کیا تو مشکیزے سے سانپ نکل آیا۔ (المستدرک)

سرکہ کا استعمال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض کیا سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں آپ نے اسے استعمال کیا اور تین دفعہ فرمایا۔

نعم الادام الخل	بہترین سالن سرکہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا اس دن سے سرکہ سے محبت کرتا ہوں، طلحہ بن نافع

کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے حبیب سے سنا ہے سرکہ سے میں محبت کرتا ہوں۔ (المسلم)

اجتماعی طور پر کھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

طعام الاثنین کافی الثلاثۃ وطعام الثلاثۃ کافی الاربعۃ

دو کا کھانا تین کے لئے کافی اور تین کا کھانا چار کے لیئے کافی ہو جاتا ہے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

طعام الواحد یکفی الاثنین طعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ (المسلم)

ایک آدمی کا کھانا دو کے لیئے اور دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔

خوب سیر ہو کر کھانا منع ہے

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات انتوں میں کھاتا ہے (بخاری ومسلم)

۲۔ بخاری میں ہے ایک آدمی حالت کفر میں بہت کھاتا تھا وہ مسلمان ہونے کے بعد کم کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا تو فرمایا مومن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔

۳۔ مسلم میں ہے ایک کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان بنا آپ نے اس کے لیے بکری دھونے کا فرمایا وہ ایک بکری کے دودھ سے سیر نہ ہوا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پینے کے بعد بھی سیر نہ ہوا صبح کے وقت وہ مسلمان ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری دھونے کا فرمایا ایک بکری کا دودھ اس نے پیا جب دوسری کا کہا گیا تو اس نے انکار کر دیا تو فرمایا مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک جسیم کو لایا جائے گا جس کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر جتنا بھی نہ ہوگا (بخاری و مسلم)

دعوت قبول کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے سب سے بدتر وہ ولیمہ ہے جس میں اغنیا کو بلایا جائے اور مساکین نہ بلایا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی مسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بدتر وہ ولیمہ ہے جس میں آنے والے کو روکا جائے اور انکار کرنے والے کو بلایا جائے اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اسے قبول کرے (بخاری و مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کھانے کی دعوت ملے تو اسے قبول کرے اب چاہے تو کھائے یا نہ کھائے (المسلم)

مسلمان کے پانچ حقوق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنائز میں شرکت، قبولیت دعوت، چھینکنے والے کا جواب۔ (بخاری و مسلم)

انگلیوں کا چاٹنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا۔

انکم لاتدرون فی ای — تمہیں کیا معلوم کھانے کے کونسے

طعامکم البرکۃ (المسلم) — حصے میں برکت ہے۔

انہی سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لیا کرو اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑا کرو، انگلیاں چاٹنے سے پہلے رومال و دستر خوان سے صاف نہ کرو کیونکہ تم کیا جانو کس کھانے میں برکت ہے (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب کھانا کھاؤ تو

فلیلعق اصابعہ فانہ	انگلیاں چاٹ لو کیا خبر ان میں سے
لایدری فی ایتہن البرکۃ	کس میں برکت ہے۔
(المسلم)	

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کھانا کھاؤ تو ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لو (بخاری و مسلم)

کھانے کے بعد شکر باری تعالےٰ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں۔

ان یاکل الاکلۃ فیحمد	جو کھانے کے بعد اس کی حمد کرتا
علیھا ویشرب الشربۃ	ہے اور پینے کے بعد بھی اس کی
فیحمدہ علیھا (المسلم)	حمد کرتا ہے اور شکر بجا لاتا ہے

باب ۱۷

قضاء کا بیان

ہر شخص مسئول ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اپنے دائرہ کار کے اندر مسئول ہے، حاکم ذمہ دار ہے اور رعایا کے بارے میں اسے پوچھ ہوگی، آدمی اپنے اہل کے بارے میں ذمہ دار ہے، ہر خاتون اپنے خاوند کے گھر کی محافظ اور ذمہ دار ہے، خادم اپنے مالک کے مال پر محافظ ہوتا ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری و مسلم)

عہدہ امانت ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عہدہ عطا فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابو ذر تم کمزور ہو اور

انها امانة وانها يوم القيامة	یہ امانت ہے اور یہ روز
خزي وندامة الا من	قیامت ذلت اور ندامت
اخذ بحقها وادى الذى	کا سبب ہے ہاں جس نے

علیہ فیہا (المسلم) اس کا حق ادا کر دیا اور ذمہ داری پوری کر دی

دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر میں تمہیں کمزور محسوس کرتا ہوں

انی احب لک ما احب لنفسی حالانکہ تمہارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں

تم نہ کسی دو کے درمیان فیصل بنو اور نہ ہی کسی یتیم کے متولی بنو (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم امارت کے طلب گار بنو گے حالانکہ روز قیامت یہ ندامت کا سبب ہو گی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ امارت و عہدہ طلب نہ کرنا کیونکہ اگر یہ بن مانگے مل جائے تو اس پر بندے کی معاونت کی جاتی ہے اور مانگنے پر ملے تو پھر اسی کی ذمہ داری بنتی ہے۔ یعنی اس کے ساتھ تعاون نہیں کیا جاتا (بخاری و مسلم)

عدل کا مقام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالٰے اپنا سایہ عطا جائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا، عادل حاکم، نوجوان عابد، مساجد کے ساتھ محبت کرنے والا، اللہ تعالٰے کی خاطر ملنے اور جدا ہونے والے

جیسے کسی حسین خاتون نے برائی کی دعوت دی تو اس نے کہا میں اللہ کا خوف رکھتا ہوں، وہ شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ علم نہیں ہوتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے جس کے تنہائی میں اللہ تعالےٰ کی یاد میں آنکھوں سے آنسو آجائیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان المقسطین عند اللہ علی	عادل لوگ اللہ تعالےٰ کے
منابر من نور عن یمین	دائیں ہاتھ نور کے منبروں پر
الرحمٰن	جلوہ افروز ہونگے۔

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تین آدمی جنتی ہیں وہ حاکم جسے عدل کی توفیق دی گئی، وہ شخص جس کے دل میں ہر مسلمان رشتہ دار کے لیئے نرمی ہو، وہ عیالدار جس نے رزق حلال کے لیے کوشش کی (المسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے اپنے اس گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، اے اللہ جسے میری امت کا متولی و سرپرست بنایا گیا اگر اس نے امت کو مشقت میں ڈالا تو اسے بھی تو مشقت میں ڈال دے اور اگر وہ امت کے ساتھ نرمی کرے تو اس کے ساتھ تو بھی نرمی فرما (المسلم)

حضرت ابو عثمان کہتے ہیں ہم اذربیجان میں تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہاں کے گورنر کو لکھا اے عتبہ بن مرقد یہ تمہاری تمہارے والد اور تمہاری والدہ کی جائیداد نہیں ہے

فاشبع المسلمین فی رحالهم	مسلمانوں کو وہ کھلاؤ جو تم اپنے گھر کھاتے ہو
مما تشبع منہ فی رحلك	عیش پرستی سے بچو، اہلِ شرک کی شباہت اور
وایاکم والتنعم وزی اھل	ریشمی لباس سے بچو۔
الشرك ولبوس الحریر	

(المسلم)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس بندے کو اللہ تعالےٰ نے رعایا پر حاکم بنایا اور اس نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی، دوسری روایت میں ہے اگر اس نے انکی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔ (بخاری ومسلم)

انہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مسلمانوں کا حاکم وسربراہ بنایا گیا

ثم لا یجھد لھم وینصح	مگر اس نے ان کے لئے محنت نہ
لھم الا لم یدخل معھم	کی اور نہ خیر خواہی کی تو وہ ان کیساتھ
الجنة (المسلم)	جنت میں داخل نہ ہو گا۔

ظلم کی حرمت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے اے میرے بندوں میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام فرما رکھا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیتا ہوں لہذا ہرگز ظلم کا ارتکاب نہ کرو (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم روزِ قیامت کئی تاریکیوں کا سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بخل سے بچو کیونکہ اس نے سابقہ لوگوں کو ہلاک کیا اور انہیں ایک دوسرے کے خون کو مباح اور عزتیں لوٹنے والا بنا دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم روز قیامت کئی تاریکیوں کا سبب ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، جب اس کی گرفت فرماتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔

وکذلک اخذ ربک اذا	اور اسی طرح گرفت فرمائی آپ کے رب
اخذ القری وھی ظالمۃ ان	نے جب اس نے قریوں کو پکڑا اور وہ
اخذہ الیم شدید	ظالم تھے بلاشبہ اس کی گرفت سخت
(بخاری ومسلم)	دردناک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کسی بھائی کی عزت لوٹی یا کسی طرح کا ظلم کیا تو روز قیامت اس کا بدلہ لیا جائے گا اور وہ درہم و دینار نہیں ہوں گے اب اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو اس کے ظلم کے مطابق مظلوم کو دیدیئے جائیں گے۔

وان لم تکن لہ حسنات	اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہونگی

اخذت من سیئات صاحبہ تو مظلوم کے گناہوں کا بوجھ ظالم
تحمل علیہ (البخاری) پر ڈال دیا جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا، جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امت میں مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزہ، زکوٰۃ لے کر آیا مگر اس نے کسی کو گالی دی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کا مال کھایا تھا۔ کسی کا خون بہایا اور کسی کو قتل کیا، تو اس کی نیکیاں انہیں بانٹ دی جائیں گی، اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا
(المسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا مظلوم کی آہ سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے حقیر جانتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا۔
آدمی کا یہی شر کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر تصور کرے، ہر مسلمان پہ دوسرے مسلمان کا خون، عزت اور اس کا مال حرام ہے
(المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا یارسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ آتی ہے ظالم سے کس طرح مدد کی جائے فرمایا اسے ظلم سے روکنا اس کی مدد ہے۔ (البخاری)

باب ۱۸

مخلوقِ خدا پر شفقت

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ (بخاری ومسلم)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالےٰ رحم نہیں فرماتا۔

بچوں سے پیار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو چوما اس وقت خدمت اقدس حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے عرض کیا میرے دس بچے ہیں میں نے انہیں کبھی نہیں چوما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا

من لا یرحم لا یرحم (بخاری ومسلم)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا تم بچوں کو چومتے ہو مگر ہم نہیں چومتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو ختم فرمادیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

پرندے کا احترام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے وہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندہ کو نشانہ بنا رہے تھے اور نشانہ خطا جانے پر اس کے مالک کو رقم دیتے، حضرت ابن عمر کو دیکھ وہ متفرق ہو گئے تو انہوں نے فرمایا یہ عمل کس نے کیا؟ جس نے بھی کیا اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

لعن من اتخذ شیأ فیہ الروح غرضا (بخاری وسلم)

اس شخص پر لعنت ہو جس نے کسی بھی صاحب روح کو نشانہ گاہ بنایا۔

بلی کو ستانا اور دوزخ

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خاتون دوزخ میں چلے گی جس نے بلی کو باندھ رکھا نہ اسے کچھ کھلایا اور نہ اسے کھولا تاکہ وہ شکار کر لیتی (بخاری)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی اور فرمایا دوزخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ میں نے کہا اے میرے رب حالانکہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں اس میں ایک عورت تھی جس کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا۔

حبستہا حتی ماتت جوعًا (البخاری)

اس نے بلی کو باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔

کُتے کی خدمت سے جنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کنویں میں اترا اس سے خود پانی پیا۔ کنویں کے کنارے پر ایک پیاسہ کتا بھی آگیا اس پر اسے رحم آگیا

فنزع احد خفیہ فسقاہ — اس نے جوتا بھر کر پانی اسے

فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ — پلایا اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل

(المسلم) — کے بدلہ کے طور پر جنت عطا فرمادی۔

ملازمین کا احترام

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں اپنے غلام کو عصا سے مار رہا تھا، پیچھے سے میں نے آواز سنی ابومسعود تجھے علم ہونا چاہیے مگر حالت غصہ کی وجہ سے میں پہچان نہ سکا جب میرے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی جو فرما رہی تھی، اے ابومسعود واضح رہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر، اس غلام پر تیری قدرت سے کہیں بڑھ کر قادر ہے میں نے عرض کیا رسول اللہ آئندہ کبھی غلام کو نہیں ماروں گا، دوسری روایت میں ہے یا رسول اللہ میں اسے رضا الٰہی کی خاطر آزاد کرتا ہوں فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ میں ڈالا جاتا (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی غلام کو بغیر غلطی کے سزا دی اس کا کفارہ اس کی آزادی ہے۔ (المسلم)

حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے اپنے غلام کے طمانچہ مارا تو اسے اور مجھے میرے والد نے بلا کر فرمایا اسے غلام اس سے قصاص لو بیان کرتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں سات افراد تھے اور ہمارے پاس ایک خادم تھا کسی نے اسے طمانچہ مار دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کر دو عرض کیا گیا ہمارے پاس اور کوئی خادم ہی نہیں فرمایا جب تک ضرورت ہے خدمت کرو اور جب یہ مستغنی ہو جائیں تو آزاد ہو جاؤ!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (جو نبی توبہ ہیں) نے فرمایا جس نے کسی غلام پر تہمت لگائی اس پر روز قیامت حد قائم کی جائے گی (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملازم کے لیے کھانا، پینا اور لباس ہے اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کام نہ دو اگر دو تو اس کی مدد کرو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو (صحیح ابن حبان و مسلم)

ملازمین کا وظیفہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ان کے پاس خازن آیا تو پوچھا کیا تم نے ملازمین کے وظیفہ کا انتظام کر دیا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا جاؤ انتظام کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

کفی بالمرء اثما ان تحبس عمن	آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے
تملک قوتھم (المسلم)	کہ وہ اپنے ملازمین کا وظیفہ نہ دے

مخلوق کو عذاب دینا

حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے ہے میرا گذر ملک شام میں ایسے کسانوں پر ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر تیل ڈالا جا رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا ان کو خراج کی عدم ادائگی کی وجہ سے سزا دی جاری ہے میں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا — اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا فرمائے گا جنہوں نے لوگوں کو دنیا میں عذاب دیا

اس کے بعد وہاں میں گورنر سے ملا اور انہیں اس عذاب سے رہائی ملی (المسلم)

چہرے پر مارنا اور اسے داغنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لعن اللہ الذی وسمہ (المسلم) — جس نے اسے داغا اللہ اس پر لعنت فرما رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہی عن الضرب فی الوجہ — چہرے پر مارنے اور چہرے کو

وعن الوسم فی الوجہ — داغنے سے منع فرمایا ہے

(المسلم)

اچھا مشیر اور وزیر

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جس نبی کو بھیجا یا جسے خلیفہ بنایا اس کے دو طرح کے مشیر ہوئے ایک تو وہ جو اسے نیکی کی تلقین اور اس پر ابھارتے رہے اور دوسرے برائی کی طرف راغب کرتے رہے تو وہ محفوظ رہا جس کی اللہ تعالےٰ نے حفاظت فرمائی۔ (البخاری)

جھوٹی گواہی کا حرام ہونا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے فرمایا میں تمہیں سب سے بڑے تین گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور کسی کو قتل کرنا، پھر فرمایا سب سے بڑے گناہ کے بارے میں بتاؤں؟ فرمایا جھوٹی گواہی (بخاری و مسلم)

باب ۱۹

نیکی کا حکم

اور

بُرائی سے روکنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے اسے ہاتھ سے ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے (المسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنگی و آسانی اور خوشی و مجبوری میں سمع و طاعت پر بیعت کی اور اس پر کہ اپنے امراء سے نزاع نہیں کریں گے مگر جب وہ اعلانیہ کفر کریں اور ہمارے پاس اللہ تعالے کی طرف سے اس پر دلیل قائم ہو اور اس پر

ان نقول بالحق اینما	ہم ہر حال میں حق بات کہیں
کنالا نخاف فی اللہ لومۃ	اور اللہ تعالے کی رضا کی خاطر
لائم (بخاری و مسلم)	کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کریں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اہل ثروت سارا اجر لے گئے، وہ ہماری

طرح نماز و روزہ بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ مال بھی صدقہ کرتے ہیں فرمایا کیا تم اللہ کی عطا سے صدقہ نہیں کر سکتے؟ فرمایا ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، نیکی کی تلقین صدقہ اور ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (المسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کی حدود قائم کرنے اور انہیں توڑ دینے والوں کی مثال کشتی کے اوپر اور نیچے بیٹھنے والوں کی طرح ہے جو نیچے ہیں انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے تو وہ کہتے ہیں کاش ہم اپنے والے حصہ میں سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والے تنگ نہ ہوں اگر وہ سوراخ کرنے دیتے ہیں تو تمام ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کو روک دیا جاتا ہے تو تمام نجات پا جائیں گے (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے ان کے امت میں معاون ہوا کرتے تھے جو ان کی سنت پر چلا کرتے اور ان کے حکم کی اتباع کرتے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آ گئے جو کہتے اس پر خود عمل نہ کرتے، غلط کام کرتے تو جس نے ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے، جس نے ان کے خلاف زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کیا وہ مومن ہے اب اس کے نیچے ایک رائی کی مقدار ایمان نہیں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں تشریف لائے اور یہ فرما رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہلاکت ہے عربوں کے لئے

اس عذاب سے جو قریب آگیا ہے، آج یاجوج و ماجوج کو اس طرح کھول دیا گیا ہے اور آپ نے انگوٹھے اور متصل انگلی کا حلقہ بھی بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا ہاں!

اذا کثروا لخبیث — جب برائی حد سے بڑھ جائے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ میری ذات اقدس کے ساتھ اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہیں کرتا (المسلم)

نوٹ، اس حدیث کی بظاہر اس باب سے مناسبت نہیں مگر مذکورہ جدوجہد انسان میں اسی قدر پیدا ہو گی جسقدر اللہ و رسول سے محبت ہو گی اگر محبت کامل ہوئی تو نیکی پر تلقین اور برائی کے خلاف جدوجہد بھی کامل ہو گی۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع و طاعت پر بیعت کی اور مجھے آپ میری طاقت کے مطابق جو حکم دیں گے میں اس پر عمل پیرا ہوں گا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرونگا (بخاری و مسلم)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین سراسر خیر خواہی ہے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا

للہ ولرسولہ ولائمۃ — اللہ کی، اس کے رسول کی امرا

المسلمین و عامتھم   کی اور عام مسلمانوں کی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا دلوں پر اس طرح فتنے گریں گے جیسے چٹائی سے اس کے اجزا گرتے ہیں جو دل انھیں قبول کرے گا اس پر سیاہ دھبہ لگ جائے گا اور جو دل انہیں رد کر دے گا اس میں سفیدی پیدا ہو گی حتی کہ وہ اسقدر صاف ہو جائے گا کہ قیامت تک اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا جبکہ دوسرا دل سیاہ ہو جائے گا کہ اور کوزے کی طرح نیکی سے خالی ہو جائے گا اب وہ نیکی و برائی میں کوئی فرق نہیں کرے گا فقط اب اپنی خواہشاتِ نفس میں ڈوبا رہے گا (مسلم)

بے عمل واعظ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا روزِ قیامت ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی، وہ ان کے ارد گرد اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے ارد گرد گھومتا ہے اہلِ دوزخ اکٹھے ہو جائیں گے اور اسے پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ کیا تو نیکی کی تلقین اور برائی سے روکتا نہ تھا؟ کہے گا ہاں یہ کام کرتا تھا مگر۔

کنت امر بالمعروف   میں لوگوں کو نیکی کا کہتا مگر خود
ولا اٰتیہ وانھی عن   بجا نہ لاتا اور برائی سے منع کرتا
المنکر و اٰتیہ   مگر اس کا خود مرتکب ہوا کرتا

تھا۔ (بخاری و مسلم)

مومن کے عیب پر پردہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف کو دور کیا اللہ تعالےٰ اس کے عوض قیامت کی تکالیف دور فرمائے گا۔

ومن ستر علی مسلم	جس نے کسی مسلمان کا پردہ
سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ	رکھا اللہ تعالےٰ اس کا دنیا
واللہ فی عون العبد ما	وآخرت میں پردہ رکھے گا
کان العبد فی عون اخیہ	اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد
(المسلم)	میں رہتا ہے جب تک وہ کسی بندے کی مدد کرنے میں رہتا ہے۔

انہی سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لایستر عبد عبداً فی الدنیا	دنیا میں جس نے کسی کے عیب پر
الاسترہ اللہ یوم القیامۃ	پردہ ڈالا اللہ تعالےٰ روز قیامت
(المسلم)	اس کا پردہ رکھے گا۔

محرمات سے بچنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نہایت ہی غیرت والا ہے اور اللہ تعالےٰ کی غیرت کے خلاف یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اس پر حرام تھا۔ (بخاری ومسلم)

حدود کا قیام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے قریش نے مخزومی چور خاتون کو بچانے کی کوشش کی، اور کہا اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کرے گا، اس کے لیے حضور کے محبوب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا گیا، انہوں نے آپ سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اتشفع فی حد من حدود اللہ ؟	اسامہ تم اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدود میں سفارش کرتے ہو ؟

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا سابقہ لوگ اسی لئے ہلاک کر دیئے گے جب ان میں کوئی دولت مند چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔

ایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا (بخاری و مسلم)	اللہ کی قسم اگر (خدانخواستہ) فاطمہ بنت محمد چوری کرتی میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

شراب کی مذمت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی، ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، چور حالتِ ایمان میں چوری نہیں کرتا، شرابی حالتِ ایمان میں شراب نہیں پیتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور شئی شراب ہے اور ہر نشہ آور شئی حرام ہے جس نے دنیا میں ہمیشہ شراب

پی اور مر گیا اسے آخرت میں نصیب نہ ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

امام خطابی اور امام بغوی فرماتے ہیں کہ آخرت میں اسی سے محروم ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص یمن سے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے علاقہ میں باجرہ سے تیار کردہ شراب پی جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ نشہ آور ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے جس نے نشہ آور کا استعمال کیا اللہ تعالے کے ہاں یہ فیصلہ ہے کہ اسے طینۃ الخبال پلایا جائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے کیا مراد ہے فرمایا

عرق اھل النار — دوزخیوں کا پسینہ

(المسلم)

زنا کی برائی

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن — مومن حالتِ ایمان میں زنا نہیں کرتا۔

(بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو مسلمان اس بات کو مانتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے رسول ہیں تو اس کا خون تین چیزوں کے علاوہ مباح نہیں ہوگا، شادی شدہ زانی، عمداً قتل کرنے والا، دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا۔

(بخاری ومسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تین آدمیوں سے اللہ تعالےٰ نہ کلام فرمائے گا نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے

۱۔ زانی بوڑھا ۔ ۲۔ جھوٹا حاکم ۔ ۳۔ غریب متکبر (المسلم)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا

ان تجعل للہ نداً وھو خلقک الخ ذلک العظیم — اللہ کا شریک ٹھہرانا حالانکہ وہ تمہارا خالق ہے اور یہ سب سے بڑا جرم ہے

میں نے عرض کیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے فرمایا تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا (بخاری ومسلم)

۵۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد پر جانے والوں کی بیویاں گھر رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح ہیں، اگر ان میں سے کسی نے خیانت کی تو روز قیامت اس کی

نیکیوں سے اسقدر لیا جائے کہ مجاہد خوش ہو جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا خیال ہے؟ (المسلم)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا سات آدمیوں کو روز قیامت سایہ نصیب ہوگا ان میں سے وہ شخص بھی ہے

رجل دعتہ امرأۃ ذات	جیسے کسی صاحب حسن وجمال خاتون نے
منصب وجمال فقال انی	دعوت دی اور اس نے جواباً کہا میں
اخاف اللہ (بخاری ومسلم)	اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من یضمن لی ما بین لحیبہ	جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ
وما بین رجلیہ تضمنت	کی ضمانت دیدے میں اسے جنت
لہ بالجنۃ	کی ضمانت دیتا ہوں۔

(البخاری)

قتل کی مذمت

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اول ما یقضی بین الناس	روز قیامت سب سے پہلے لوگوں
یوم القیامۃ فی الدماء	کے درمیان قتل کا فیصلہ کیا جائیگا

(بخاری ومسلم)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا! سات ہلاک کرنے والوں سے بچو عرض کیا یارسول اللہ وہ کونسی چیزیں ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ظلماً کسی نفس کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا، مومن پاکیزہ خواتین یا مرد پر تہمت لگانا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لن یزال المؤمن فی فسحة من دینه مالم یصب دما حراما (بخاری و مسلم)	مسلمان اس وقت تک اپنے دین کے دائرہ میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام کردہ خون کا مرتکب نہیں ہوتا

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم (المسلم)	تمام دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مسلمان کے قتل سے کم ہے

ذمی کا قتل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من قتل معاهدًا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها یوجد من مسیرة اربعین عامًا (البخاری)	جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پا سکتا حالانکہ وہ چالیس سالہ مسافت تک جاتی ہے۔

نسائی کے الفاظ ہیں جس نے کسی ذمی کو قتل کیا اس کی سزا یہ ہے۔

خودکشی کی مذمت

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو قتل کر دیا اسے ہمیشہ دوزخ میں گرا دیا جائے گا، جس نے زہر کھا کر خودکشی کی، اسے ہمیشہ ہاتھ میں زہر دیکر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، جس نے کسی آلہ کے ساتھ خودکشی کی اسے جہنم میں ڈال کر اس سے سزا دی جائے گی (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گلا دبا کر خودکشی کی اس کا دوزخ میں بھی گلا دبایا جائیگا جس نے نیزہ سے خودکشی کی اسے دوزخ میں اس کے ساتھ سزا دی جائے گی اور جس نے لوہے سے کی اُسے لوہے کے ساتھ سزا دی جائیگی (البخاری)

۳۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ ہمیں اس مسجد میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نہ تو ہم ان کی بات بھولے ہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کریں گے، جس نے خودکشی کی اسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے نفس کے بارے میں جلدی کی تجھ پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔

۴۔ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ملت غیر اسلام پر عمداً قسم کھائی وہ اپنے قول کے مطابق ہے جس نے خودکشی کی اسے روز قیامت عذاب ہوگا، جس کا انسان مالک نہیں اس میں نذر لازم

نہ ہوگی، مومن پر لعنت اس کے قتل کی مانند ہے جس نے کسی مومن کو کافر کہا گویا اس نے اسے قتل کیا، جس نے خود کو کسی شی سے ذبح کیا اسے اس کے ساتھ قیامت کو سزا دی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

۵:۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے، ایک جنگ سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو صحابہ نے عرض کیا آج فلاں آدمی نے خوب جوہر دکھائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخی ہے دوسری روایت میں ہے عرض کیا گیا اگر وہ دوزخی ہے ہم میں سے جنتی کون ہوگا؟ ایک صحابی نے کہا میں اس کے ساتھ تھا وہ سخت زخمی ہوگیا تو اس نے اس طرح خودکشی کی کہ اپنی تلوار کو زمین میں گاڑ کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیا، اس صحابی کی بات سن کر سوال اٹھانے والے نے اعلان کیا۔

اشہد انک رسول اللہ   میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں۔

——— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا جس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی کہ وہ دوزخی ہے لوگوں نے اسے عجیب محسوس کیا تھا میں نے انہیں کہا میں اس کے بارے میں خبر لاتا ہوں میں نے جاکر دیکھا وہ شدید زخمی تھا اس نے اپنی تلوار کے ذریعے خودکشی کرلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات آدمی لوگوں کے سامنے جنتیوں والے کام کرتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے، بعض اوقات کام دوزخیوں والے کرتا ہے مگر وہ جنتی ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

قاتل کو معافی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی

وما زاد الله عبدا بعفو الا عزًا وما تواضع احد لله الا رفعه الله (المسلم)

معافی دینے والے کی عزت میں اللہ تعالےٰ اضافہ فرماتا ہے اور جو جسقدر تواضع کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے بلند فرما دیتا ہے

صغائر پر اصرار کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اب ایسے اعمال کا ارتکاب کرتے ہو جو تمہاری نگاہوں میں بال کی طرح باریک ہیں مگر

کنا نعدها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من الموبقات (البخاری)

ہم انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہلاک کرنے والے جانتے تھے۔

کسی سے نیکی کا بیان

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اللہ تعالےٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے فرمایا وقت پر نماز عرض کیا اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد

(بخاری ومسلم)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کوئی اولاد، والد کا بدلہ نہیں دے سکتی البتہ اگر وہ مملوک ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے (المسلم)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی فرمایا تمہارے والدین زندہ ہیں عرض کیا ہاں فرمایا ان کی خدمت کرو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے اس نے آپ سے جہاد اور ہجرت پر بیعت چاہی تو فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں دونوں زندہ ہیں فرمایا جاؤ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا اس شخص کا ناک خاک آلود ہو عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کا؟ فرمایا

من ادرک والدیہ عند	جس نے بڑھاپے میں والدین
الکبر احدھما ثم لم یدخل	دونوں کو یا ان میں سے کسی کو پایا
الجنۃ (المسلم)	اور پھر وہ جنت میں نہ جا سکا۔

۵۔ انہی سے مروی ہے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا عرض کیا یا رسول اللہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہاری والدہ عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہاری والدہ، عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا تمہارے والد۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں میری مشرک والدہ میرے پاس آئیں

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا میری والدہ میرے پاس آئی ہیں میرے لئے کیا حکم ہے کیا میں انکی خدمت کر سکتی ہوں ؟ فرمایا

نعم صلی امک — ہاں تم اپنی والدہ کی خدمت کر سکتی ہو

(بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، حضرت نے اسے سلام دیا اپنی سواری پر بٹھایا اور اسے اپنا عمامہ بھی دیا ہم نے عرض کیا یہ لوگ تو تھوڑے پر خوش ہو جاتے ہیں آپ نے اسقدر اس کی عزت فرمائی تو آپ نے فرمایا اس کا والد میرے والد حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

ان ابر البر صلة الولد اهل ودابيه (المسلم) — اولاد کی ایک نیکی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے

والدین کی نافرمانی

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے تم پر والدہ کی نافرمانی اور کسی کو نہ دینا اور لیتے ہی رہنا حرام کر دی ہے۔ اور تم پر قیل وقال، کثرتِ سوالات اور ضیاعِ مال حرام قرار دیا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتا دوں ؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے فرمایا، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی، آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے تکیہ چھوڑ کر فرمایا جھوٹی گواہی' آپ نے اتنی دفعہ فرمایا کہ ہم پریشان ہو گئے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی والدین کو گالی دے سکتا ہے ؟ فرمایا ہاں کوئی آدمی کسی دوسرے کے والدین کو گالی دے تو وہ آگے سے اس کے والدین کو گالی دیگا۔

صلہ رحمی کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان ہے وہ مہمان کا احترام کرے، جس کا اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان ہے وہ صلہ رحمی سے کام لے، جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرتے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من احب ان یبسط لہ فی رزقہ و ینسأ لہ فی اثرہ	جو شخص چاہتا ہے اس کے رزق اور عمر میں اضافہ ہو وہ

فلیصل رحمه　　　صلہ رحمی سے کام لے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے ہے ایک اعرابی نے حالت سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی مُہار پکڑ کر عرض کیا یارسول اللہ مجھے ان چیزوں کے بارے آگاہ فرمایئے جو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رک کر صحابہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اسے ہدایت دی گئی ہے فرمایا اپنی بات کو دہراؤ اس نے دہرایا تو فرمایا، اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی سے کام لو پھر اس نے مہار چھوڑ دی، جب وہ واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان تمسك بما امرته به　　　اگر تم ان باتوں پر چلو گے
دخل الجنة　　　تو جنت پالو گے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے لونڈی کو آزاد کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں تشریف آوری ہوئی تو میں نے عرض کیا میں نے لونڈی کو آزاد کیا ہے فرمایا اگر تم اسے اپنی خالہ کو دے دیتیں تو زیادہ اجر ملتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم عرش سے معلق ہے اور وہ یہ کہتی ہے۔

من وصلني وصله الله ومن　　　جس نے مجھے ملایا اللہ اسے ملائے
قطعني قطعه الله　　　اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے

کاٹ دے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰے مخلوق کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو رحم کھڑی ہوگئی اور عرض کیا جو قطع رحمی کرے اس کا مقام کیا ہے فرمایا میں اسی کو ملادوں گا جو تجھے ملائے گا اور میں اسے منقطع کروں گا جو تجھے کاٹے گا، عرض کیا ہاں ضرور فرمایا یہ تیرے لیے ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن کریم کی یہ آیت پڑھو۔

فهل عسيتم ان توليتم ان	پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت
تفسدوا فى الارض وتقطعوا	مل جائے تو تم فساد برپا کرو گے زمین میں
ارحامكم اولئك الذين	اور قطع کردو گے اپنی قرابتوں کو۔ یہی وہ
لعنهم الله فاصمهم واعمى	لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی پھر انہیں
ابصارهم	بہرا کردیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کردیا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدلہ کے طور پر نیکی کرنے والا صلہ رحمی والا نہیں ہوتا بلکہ واصل وہ ہے جب رحم قطع کیا جائے تو وہ اسے ملائے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ، میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے نیکی کرتا ہوں وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں، میں برداشت کرتا ہوں وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں فرمایا اگر واقعہ اسی طرح ہے جو بیان کیا ہے۔

ولا یزال معک من اللّٰہ ظھیر علیھم ما دمت علی ذلک (المسلم)

جب تک تو ان کے ساتھ اسی طرح رہے گا اللہ تعالیٰ تیرا مددگار رہے گا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

لا یدخل الجنۃ قاطع (بخاری و مسلم)

صلہ رحمی ختم کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

یتیم اور بے سہارا کی کفالت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو اٹھا کر فرمایا

انا و کافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا (البخاری)

میں اور یتیم کا کفیل جنت اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللّٰہ و کالقائم لا یفتر و کالصائم لا یفطر (بخاری و مسلم)

بیوہ اور مسکین کے ساتھ تعاون کرنے والا ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور نہ تھکنے والے عابد کی طرح اور نہ افطار کرنے والے روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔

پڑوسی کا حق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلا یؤذ جارہ — وہ اپنے پڑوسی کو تنگ نہ کرے

جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیکرم ضیفہ — اپنے مہمان کا احترام کرے

جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیقل خیرًا اولیسکت — وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

فلیحسن الی جارہ — وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا۔

واللہ لا یؤمن — اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔

عرض کیا گیا۔

من یا رسول اللہ؟ — اے اللہ کے رسول کون؟

فرمایا۔

الذی لا یأمن جارہ بوائقہ۔	جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

(بخاری ومسلم)

مسلم کے الفاظ ہیں۔

لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ	وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لجارہ او لاخیہ ما یحب لنفسہ (المسلم)	قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ وہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا جو پڑوسی اور دوسرے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے

اللہ کی خاطر اپنے بھائیوں اور صالحین سے ملنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی بھائی سے ملاقات کے لیے اس کے مقام پر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالٰے راستہ میں فرشتہ کھڑا فرماتا ہے جو پوچھتا ہے کہاں جا رہے ہو؟ وہ بتاتا ہے میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں وہ پوچھتا ہے۔

ھل لک علیہ من نعمۃ	کیا تجھ پر اس کا کوئی احسان

تریہا ؟ ہے ؟

وہ کہتا ہے۔

لا غیر انی احببتہ فی اللہ — کوئی نہیں صرف میں اللہ کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں۔

وہ فرشتہ کہتا ہے میں تیری طرف اللہ تعالےٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔

لان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ — اللہ تعالےٰ تجھ سے اس طرح محبت رکھتا ہے جیسے تو اس سے محبت کرتا ہے۔

(المسلم)

مہمان نوازی کا مقام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

فلیکرم ضیفہ — وہ اپنے مہمان کا احترام کرے

جو شخص اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے

فلیصل رحمہ — وہ صلہ رحمی سے کام لے

جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

فلیقل خیراً او لیصمت — وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے تم تمام رات عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا، اطلاع درست

ہے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔

قم ونم وصم وافطر فان	قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو،
لجسدك عليك حقا وان	روزہ بھی رکھو اور چھوڑا بھی کرو
لعينك عليك حقا وان	کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے
لزورك عليك حقا وان	تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔
لزوجك عليك حقا	تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے
(بخاری و مسلم)	اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ نے ایک زوجہ مطہرہ کو پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں پھر دوسری زوجہ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی یہی عرض کیا حتی کہ تمام نے یہی عرض کیا، فرمایا آج رات جو اس کو مہمان بنائے گا اللہ تعالے اس پر رحمت فرمائے گا ؟ ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں بناؤں گا اسے اپنے گھر لے گئے اور بیوی سے پوچھا کھانے کے لیے کچھ ہے انہوں نے عرض کیا۔

لا الا قوت صبیانی . بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہیں۔

فرمانے لگے ان کو طریقہ سے بہلا دے جب وہ کھانا مانگیں تو انہیں سلا دے

فاذا دخل ضیفنا فاطفی السراج واریه انا ناکل جب مہمان آجائے تو چراغ بجھا دینا تا کہ وہ محسوس کرے کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔

اس طرح مہمان نے سیر ہو کر کھایا، خاوند بیوی دونوں بھوکے سو گئے

صبح حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔
تو فرمایا۔

قد عجب اللہ من صنیعکما بضیفکما — تم نے مہمان کے ساتھ جو حسنِ سلوک کیا اللہ تعالےٰ نے اسے بہت پسند فرمایا ہے۔

اور یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (المسلم) — وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوں۔

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے۔ ضیافت تین دن تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے۔

ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ (بخاری و مسلم) — اس کے بعد بغیر کہے وہاں نہ ٹھہرے تاکہ میزبان کے لئے پریشانی نہ بنے۔

درخت و کھیتی پر اجر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

مامن مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منہ لہ — کوئی مسلمان درخت لگائے تو اس سے جو کھایا جانے گا وہ

صدقة، وما سرق منه له صدقة ولا يرزؤه احد الا كان له صدقة الى يوم القيامة

صدقہ ہوگا، جو چوری کیا جائے گا صدقہ ہوگا، اس سے جو بھی کمی ہو گی وہ روز قیامت اس کے لئے صدقہ ہوگا۔

دوسری روایت میں ہے کوئی مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے

فیأکل منه انسان ولا دابة ولا طير الا كان له صدقة الى يوم القيامة

اسے انسان کھائے، چارپایہ کھائے پرندہ کھائے یہ تمام روز قیامت اس کے لیے صدقہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے خواہ مسلمان درخت لگائے یا کھیتی اگائے

فیأکل منه انسان ولا دابة ولا شئ الا كانت له صدقة، (المسلم)

اس سے کوئی انسان، چارپایہ اور جو شئی بھی کھائے اس کے لئے صدقہ ہوگا۔

بخل اور کنجوسی کی مذمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللّٰھم انی اعوذ بک من البخل والکسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات (المسلم)

اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل، سستی، بڑھاپے، اور عذاب قبر اور زندہ وفوت شدہ کے فتنہ سے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم کرنے سے بچو کیونکہ یہ روز قیامت کی تاریکیوں کا سبب ہے، حرص سے بچو اس کی

وجہ سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے اور اس کی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا۔ (المسلم)

ہبہ شئی کو واپس لینے کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الذی یرجع فی ھبتہ	ہبہ شئی کو واپس لینے والا ایسے
کالکلب یرجع فی قیئہ	ہی ہے جیسے کتا قے کر کے
(بخاری ومسلم)	چاٹ لیتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے مجاہد کو گھوڑا جہاد کے لیے دیدیا اس کے بعد میں نے چاہا اسے خرید لوں اور گمان یہ تھا کہ سستا مل جائے گا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو فرمایا اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ اگرچہ وہ ایک درہم کا مل جائے

فان العائد فی صدقتہ	صدقہ واپس لینے والا ایسے ہی ہے
کالعائد فی قیئہ	جیسے قے چاٹنے والا۔
(بخاری ومسلم)	

مسلمانوں کی مدد و خدمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور

نہ اسے کسی ظالم کے حوالے کرتا ہے۔

ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجۃ مومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ بہا کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ۔ (بخاری ومسلم)	جو اپنے بھائی کی حاجت میں مدد کرتا ہے اللہ تعالے اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی تکالیف کو دور فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا اللہ تعالے روز قیامت اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے تکلیف دور کی اللہ تعالے روز قیامت اس کی تکالیف دور فرمائے گا۔

ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاٰخرۃ	جس نے دنیا میں کسی تنگدست کو آسانی پہنچائی اللہ تعالے اسے دنیا و آخرت میں آسانی عطا فرمائے گا۔

جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اللہ تعالے دنیا و آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا

واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ (المسلم)	جب تک بندہ دوسرے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اس وقت تک اللہ تعالے اس بندے

مدد میں رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر مسلمان پر صدقہ ہے عرض کیا گیا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو ؟
اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کسی پریشان صاحب حاجت
کی مدد کرے عرض کیا اگر یہ نہ کر سکے ؟ فرمایا کسی کو نیکی کی تلقین کر دے
عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے ؟ فرمایا۔

یمسك عن الشر فانها صدقة — کسی کو تکلیف نہ دے یہ بھی صدقہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

باب ۲۰

آداب کا بیان

حیا کا مقام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری پر ہوا وہ اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الحیا لا یاتی الا بخیر — حیا، نیکی کا ہی سبب ہے

(بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے۔

الحیا خیر کلہ — حیا سراپا خیر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ان میں سے افضل ترین کلمہ طیبہ ہے اور کم درجہ راستہ سے تکلیف دہ شی کا دور کرنا ہے اور حیا ایمان کا شعبہ ہے (بخاری و مسلم)

حسنِ اخلاق و معاشرت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔

البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس (المسلم)	حسن اخلاق، نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور اس پر لوگوں کے مطلع ہونے کو ناپسند جانے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر کبھی فحش گفتگو نہیں فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔

ان من خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری ومسلم)	تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں

حلم و نرمی کی عظمت

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ رفیق یحب الرفق فی الامر کلہ (بخاری ومسلم)	اللہ تعالےٰ نرمی فرمانے والا ہے، اور ہر معاملہ میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

مسلم کی روایت میں ہے، اللہ تعالےٰ نرمی پر وہ انعام عطا فرماتا ہے جو سختی پر اور کسی دوسرے معاملہ میں عطا نہیں فرماتا۔

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الرفق لا یکون فی	جس میں نرمی ہے وہ اسے
شئ الا زانہ ولا ینزع	خوبصورت بنا دے گی نرمی
من شئ الا شانہ (المسلم)	کا نہ ہونا بندے کو عیب دار کر دیتا ہے

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من یحرم الرفق یحرم الخیر (المسلم)	نرمی سے محروم خیر سے محروم ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کیا لوگ اسے سزا دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو، وہاں پانی بہا دو۔

فانما بعثتم میسرین ولم	تم آسانی کرنے والے بنائے گئے
تبعثوا معسرین	ہو نہ کہ سختی کرنے والے۔
(البخاری)	

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یسروا ولا تعسروا وبشروا	آسانی پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو، محبت بانٹا کرو نفرت
ولا تنفروا	

(بخاری و مسلم)   نہ کھیلا یا کرو۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات میں اختیار دیا جاتا تو ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور ہو جاتے، آپ نے کسی سے ذاتی انتقام کبھی نہیں لیا ہاں کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے حدود توڑتا تو پھر اللہ تعالےٰ کی خاطر ان پر سزا نافذ ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اشج سے فرمایا تمہارے اندر ایسی دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

الحلم والاناۃ   حوصلہ اور تسلی سے کام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت حاشیہ والی چادر اوڑھ رکھی تھی، ایک بدو نے اس چادر کو آپ کے گلے میں ڈال کر اسقدر کھینچا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک گردن میں اس کا نشان دیکھا پھر کہنے لگا جو اللہ تعالےٰ کا تمہارے پاس مال ہے وہ مجھے دیدو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور اسے عطیہ دینے کے لئے فرمایا   (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نبی کے بارے میں بیان فرمایا اسے قوم نے سخت زخمی کر دیا اور وہ اپنے چہرہ سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے

گئے۔

اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون
اے اللہ میری قوم کو معاف فرما دے کیونکہ یہ مجھے نہیں جانتے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرانے والا پہلوان نہیں ہوتا بلکہ

انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب
پہلوان وہ ہے جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر کنٹرول کر لے۔
(بخاری و مسلم)

شگفتہ چہرہ اور شیریں گفتگو

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ جانو

ولو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق (المسلم)
اگرچہ وہ اپنے بھائی سے شگفتہ چہرہ سے ملاقات کرنا ہی ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

والکلمۃ الطیبۃ صدقۃ
ہر اچھی بات صدقہ ہے
(بخاری و مسلم)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

اتقوا النار ولو بشق تمرة	آگ سے بچو اگرچہ چھلکا کھجور کے ذریعہ
فمن لم یجد فبکلمة	ہو جس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو
طیبة (بخاری و مسلم)	اچھی بات کافی ہے۔

سلام کا پھیلانا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا مخلوق کو کھانا کھلایا اور ہر ایک کو سلام کہنا خواہ تم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایمان کے بغیر جنتی نہیں اور اس وقت تک ایمان والے نہیں یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرو اور تمہیں ایسی شی بتاؤں جو تم میں محبت پیدا کر دے۔؟

افشوا السلام بینکم	آپس میں خوب سلام کہا کرو
(المسلم)	

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس اچھی خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلی بکری کا عطیہ ہے ان میں سے کسی ایک کو بجالانے سے انسان جنتی بن جاتا ہے ان میں سے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، اور راستہ سے تکلیف وغیرہ کا دور کرنا ہے۔ (بخاری)

مصافحہ کرنا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا ، کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کافر کو سلام نہ کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود ونصاریٰ کو سلام میں ابتدا نہ کرو، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ تمہیں سلام دیں تو جواباً فقط وعلیکم (تم پر ہو) کہو (بخاری ومسلم)

کسی کے گھر میں بے اجازت جھانکنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کے گھر بے اجازت جھانکے

فقد حل لهم ان يفقئوا عينه ان کے لیے اسکی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں جھانکا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف تیر لے کر اٹھے میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ اسے تیر مارنے کی تدبیر فرما رہے ہیں۔

(بخاری ومسلم)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ انور میں جھانکا اس وقت آپ سر اقدس میں کنگھی فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے تیرے دیکھنے کی اطلاع ہو جاتی تو میں تیری آنکھ میں تیر مارتا۔

انما جعل الاستئذان من اجل البصر (بخاری ومسلم)	ان آنکھوں کی وجہ سے ہی تو اجازت لینے کا حکم ہے۔

کسی کی باتیں سننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ تھا تو کہ وہ جو کے دو دانوں کو جوڑ دے اور وہ نہیں کر سکے گا جس نے کسی کی بات سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتا تھا۔

صب فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ	اس کے کانوں میں تانبا پگھلا کر ڈالا جائے گا

اور جس نے تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا اس میں روح ڈال اور وہ نہیں ڈال سکے گا (بخاری)

معاشرہ میں ایمان کی حفاظت نہ کر سکنے والے کیلئے خلوت

حضرت عامر بن سعد سے مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ باہر اپنے اونٹوں میں رہتے ان کا بیٹا حضرت عمران کے پاس گے جب حضرت سعد نے دیکھا تو فرمایا میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتا

ہوں بیٹے نے عرض کیا آپ نے لوگوں کو چھوڑا اپنے اونٹوں اور بکریوں میں رہنا شروع کر دیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔

ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی (مسلم)

اللہ تعالٰے اس بندے کو پسند فرماتا ہے جو متقی قانع اور مخفی رہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں افضل آدمی کون ہے؟ فرمایا وہ مومن جو جان و مال سے اللہ تعالٰے کی راہ میں جہاد کرتا ہے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا وہ شخص

معتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ

جو کسی گھاٹی میں الگ رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے،

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالٰے سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اور لوگوں کو شر کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مسلمان کا سب سے بہتر مال

غنما یتتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن (البخاری)

بکری ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر فتنوں سے بچ کر الگ تھلگ رہے گا۔

انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا کاروبار

سب سے بہتر ہو گا جو پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں بکریاں چرائے گا، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور موت تک اپنے رب کی عبادت کرے

لیس من الناس الا فی خیر (المسلم) لوگوں کے ساتھ صرف خیر میں ہی رہنا چاہیئے۔

غصہ پی جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو اس نے بار بار پوچھا آپ نے یہی فرمایا غصہ نہ کیا کرو انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر کنٹرول کرے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے ہے دو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لڑ پڑے ان میں سے ایک کا نہایت ہی غضبناک، سرخ چہرہ اور اس کی رگیں پھول گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں جسے پڑھنے سے یہ غصہ دور ہو جاتا ہے اور وہ ہے

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ میں لعنتی شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اس آدمی نے دوسرے سے پوچھا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کیا نہیں بتایا آپ نے فرمایا ہے۔

میرے پاس ایسا کلمہ ہے جس کے پڑھنے سے غصہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ہے اس آدمی نے اسے کہا۔

امجنونا ترانی؟ کیا تو مجھے دیوانہ محسوس کرتا ہے؟ (بخاری و مسلم)

تعلق منقطع کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں تعلق منقطع نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، آپس میں بغض و حسد نہ کرو۔

وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل المسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث

اللہ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زائد اپنے بھائی سے تعلق منقطع کرے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تعلق منقطع کرے۔

وخیرھما الذی یبدأ بالسلام اور ان میں سے افضل وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس

کی عبادت کریں گے۔

ولکن فی التحریش بینھم (المسلم) لیکن وہ تمہارے درمیان افتراق وانتشار پیدا کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سوموار اور جمعرات کو تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالےٰ مشرک کے علاوہ تمام کو معاف فرما دیتا ہے مگر وہ شخص اس کے اور دوسرے کے درمیان بغض ہو فرمایا جاتا ہے۔

اترکوا ھذین حتی یصطلحا (المسلم) انہیں صلح کے وقت تک چھوڑ دو۔

کسی مسلمان کو کافر کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کو کہتا ہے۔

یا کافر فقد باء بھا احد ھما ان کان کما قال والا رجعت (بخاری ومسلم) تو کافر ہے اگر وہ کافر ہے تو ٹھیک ورنہ کہنے والے پر کفر لوٹ آئیگا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اگر کسی کو کافر کہا یا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ وہ ایسے نہیں تھا تو وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

(بخاری)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائی وہ اس کے مطابق ہے جس نے خودکشی کر لی اسے روز قیامت عذاب دے جائے گا۔ اور آدمی پر وہ نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں، کسی مومن پر لعنت اسے قتل کر دینے کے مترادف ہے۔

ومن رمی مومنا بکفر فھو کقتلہ (بخاری ومسلم)
جس نے کسی کی طرف کفر کی نسبت کی وہ اس کے قتل کے مترادف ہے۔

کسی آدمی یا جانور پر لعنت کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کو گالی دینے میں ابتدا کرنے والے کو گناہ ہوگا یہاں تک کہ مظلوم زیادتی کرے (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (بخاری ومسلم)
کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کا قتل کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی اپنے والدین کو کیسے گال دے سکتا ہے؟ فرمایا

یہ دوسرے کے والدین کو گالی دے اور دوسرا جواباً اس کے والدین کو گالی دے (البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا ینبغی لصدیق ان یکون لعاناً (المسلم)
کسی بھی دوست کو لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء یوم القیامۃ (المسلم)
لعنت کرنے والے روز قیامت شفیع اور گواہ نہیں بن سکیں گے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک انصاری خاتون نے سواری کو ڈانٹتے ہوئے اس پر لعنت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا

خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ
اپنا سامان لے کر نیچے اتر جا اور اسے چھوڑ دے کیونکہ یہ لعنتی ہے۔

حضرت عمران کہتے ہیں، وہ منظر اب بھی میری آنکھوں میں ہے۔ وہ خاتون لوگوں کے درمیان پیدل چل رہی ہے اور کوئی اس کی عزت نہیں کر رہا۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا سات مہلک اشیاء سے بچو ان میں آپ

نے مومن پاکیزہ خواتین پر تہمت کا ذکر بھی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے کسی غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر روز قیامت حد جاری کی جائے گی مگر یہ کہ وہ سچا ہو۔ (بخاری و مسلم)

زمانہ کو گالی دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے آدمی زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں خود ہوں میرے ہاتھ میں رات اور دن ہے ایک روایت ہے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے انگور کو کرم نہ کہو، زمانے کی برائی بیان نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود زمانہ ہے۔

ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے ہو سکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وہ چلوا دے اور اس وجہ سے وہ دوزخی ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلحہ کے ساتھ کسی کی طرف اشارہ کیا اس پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ (المسلم)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے، ایک روایت میں ہے کہ جب دو مسلمان ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہیں تو وہ دوزخ کے کنارے ہوتے ہیں جب قتل کر دے تو اس کے اندر داخل ہو جاتے ہیں ہم نے عرض کیا قاتل تو دوزخی ہوا مگر مقتول کیوں؟ فرمایا

انہ قد اراد قتل صاحبہ (بخاری و مسلم) — کیونکہ اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سباب المومن فسوق و قتالہ کفر — کسی مومن کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے

لوگوں کے درمیان صلح کروانے پر اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے لوگوں کو سلام کہنا صدقہ ہے، دو آدمیوں کے درمیان صلح کرواتا صدقہ ہے کسی کی مدد کرنا خواہ چار پائے پر بٹھانا اور سامان لادنے میں مدد کرنا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ شی کو ہٹانا صدقہ ہے

چغلی کی برائی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یدخل الجنۃ نمام — چغلخور جنت میں نہیں جا سکتا

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے ان میں سے ایک چغلخور تھا جبکہ دوسرا پیشاب کی نجاست سے نہیں بچتا تھا۔

(بخاری و مسلم)

غیبت کی برائی

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔

ان دماءکم واموالکم و اعراضکم حرام علیکم — تمہارے خون، اموال، عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں

اسی طرح جس طرح آج کے دن کی عزت، اس ماہ میں اور اس شہر میں ہے (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ — ہر مسلمان کا خون، عزت اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ مفلس کون ہے عرض کیا جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں فرمایا روز قیامت وہ امتی مفلس ہوگا جو نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا ہوگا اس کی نیکیاں ان کو دیدی جائیں گی اور اگر یہ باقی نہ رہیں تو ان کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (المسلم)

انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔

ذکرک اخاک بما یکرہ — اپنے بھائی کی وہ بات بیان کرنی جو اسے ناپسند ہو۔

عرض کیا گیا اگر وہ بات اس بھائی کے اندر موجود ہو فرمایا۔

ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہ۔ — اگر تم نے جو کچھ بیان کیا اس کے اندر ہے تو یہ غیبت ہے اگر نہیں تو وہ بہتان ہے۔

زیادہ گفتگو کی برائی

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا

من سلم المسلمون من — جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے

لسانہ و یدہ   مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

والمہاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ (بخاری و مسلم)

اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جس نے وہ کام و عمل چھوڑ دیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے شرمگاہ اور زبان کی ضمانت دیدے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بعض اوقات آدمی بغیر غور و فکر ایسی بات کر دیتا ہے جس سے وہ دوزخ میں اتنا گہرا گرتا ہے کہ اس کا فاصلہ مشرق و مغرب کے درمیان ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات آدمی ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے بعض اوقات ایسا کلمہ کہتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے اور وہ اسے دوزخی بنا دیتا ہے۔ (بخاری)

حسد سے بچنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔ کسی کی ٹوہ میں نہ رہو، کسی پر حسد نہ کرو، کسی سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، میرے ارشاد کے مطابق اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ اور نہ اسے حقیر جانتا ہے تین دفعہ سینہ اقدس کی طرف ارشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہوتا ہے، کسی شخص کے شریر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر جانے، ہر مسلمان کا خون، مال اور ابرو دوسرے پر حرام ہے۔ (بخاری ومسلم)

تواضع پر اجر :- حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے تم تواضع کرو اور کوئی کسی پر فخر نہ جتائے اور نہ کوئی کسی پر سرکشی کرے۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، اللہ تعالےٰ سے معافی مانگنے سے عزت بڑھتی ہے۔

وما تواضع للہ الا رفعہ اللہ (المسلم) جس نے اللہ کی خاطر تواضع کی اللہ تعالےٰ اسے بلندی و

رفعت عطا فرمائے گا

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عزت میرا تہہ بند ہے اور کبریائی میری چادر ہے جس نے ان میں میرے ساتھ تنازعہ کیا میں اسے عذاب دوں گا۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں اہل نار کون ہے؟ فرمایا ہر غلیظ وسخت، بخیل اور متکبر (بخاری ومسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کو ڈھانپا گیا ہے۔ دوزخ کہتی ہے مجھ میں جبار اور متکبر ہیں، جنت کہتی ہے مجھ میں مسلمان اور مساکین ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تو جنت میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تو آگ میرا عذاب ہے جس پر چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور دونوں کو بھر دوں گا (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے ساتھ روز قیامت اللہ تعالےٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ ان کو پاک فرمائے گا، نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، زانی بوڑھا، جھوٹا حاکم، محتاج متکبر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا ایک آدمی نے عرض کیا ہر آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اور جوتے

خوبصورت ہوں فرمایا اللہ تعالےٰ خود جمیل ہے جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ انسان حق کو نہ ماننے اور لوگوں کو حقیر جاننے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلتا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک نیچے دھنستا رہے گا۔ (البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تکبر کے ساتھ حلہ پہنے سر کنگھی کیے چل رہا ہے اس کے چلنے میں غرور تھا اللہ تعالےٰ نے اسے دھنسا دیا اور وہ قیامت تک دھنستا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کپڑا گھسیٹ کر تکبر سے چلے گا اللہ تعالےٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یارسول اللہ

ان ازاری یسترخی الاان اتعاھدہ — میرا تہبند نیچے گرا رہتا ہے مگر یہ کہ اٹھا لوں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لست ممن یفعلہ خیلاء — تم تکبر کرنے والوں میں سے نہیں ہو۔ (البخاری)

سچ بولنے کا مقام

حضرت عبداللہ بن کعب سے ہے میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں غزوہ تبوک کے علاوہ کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا، اگر غزوہ بدر میں رہ گیا تھا تو اس میں کسی پر عتاب نہ ہوا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ قافلہ کے لیے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے اور کفار کے درمیان اچانک جنگ کروا دی، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لیلۃ العقبہ کو حاضر تھا جب اسلام پر عہد ہوا مجھے اس کے عوض بدر میں حاضر ہوتا محبوب نہیں اگرچہ بدر کا مقام لوگوں کے ہاں بہت ہے، تبوک میں رہ جانے کا واقعہ کچھ جوں ہے ان دنوں مجھ سے قوی اور بہتر حالت والا کوئی نہ تھا، اللہ کی قسم میں نے اس غزوہ سے پہلے کبھی دو سواریاں جمع نہیں کی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کے لئے سخت گرمی میں سفر فرمایا بڑا طویل اور مشکل راستہ کا سفر تھا، مقابل دشمن کی تعداد بھی کثیر تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس کے لئے خوب تیاری کا حکم دیا اور انہیں منزل کی نشاندہی بھی فرمائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسقدر مسلمان جمع ہوئے کہ ان کے نام جمع نہیں ہوئے حضرت کعب کہتے ہیں بہت کم آدمی تھے جو غائب ہونے کا ارادہ کرتے تو یہ گمان کرتے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی نازل ہو جائے گی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لئے نکلے تو پھل اور فصلیں پک

رہی تھیں، میرا جھکاؤ ان کی طرف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے تیاری کی، میں نے سوچا کل صبح تیار ہو کر شامل ہو جاؤں گا کیونکہ دل میں تھا میں جب چاہوں گا شامل ہو جاؤں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سفر پر روانہ ہو گئے۔ لیکن میں تیاری نہ کر سکا حتیٰ کہ اس قدر لیٹ ہو گیا کہ قافلہ کو پانا مشکل ہو گیا لیکن میرے ذہن میں اب بھی یہی تھا کہ میں پالوں گا کاش میں روانہ ہو چکا ہوتا لیکن پھر سستی ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے کے بعد گھر سے باہر نکلتا تو اس بات سے پریشان ہوتا تو انہی لوگوں کو پاتا جو نفاق میں مشہور تھے یا وہ لوگ تھے جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سفر میں یاد نہ فرمایا۔ تبوک میں آپ صحابہ کے اندر تشریف فرما تھے فرمایا کعب بن مالک کو کیا ہوا؟ بنو سلمہ کے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے ٹھنڈک اور انگور کے پھل نے روک لیا ہے۔

حضرت معاذ کہنے لگے تو نے اچھا نہیں کیا اللہ کی قسم ہم ان میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، اتنے میں آپ نے دور سے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا،

ابو خیثمہ ہو جا جب پہنچے تو وہ ابو خیثمہ انصاری ہی تھے۔

حضرت کعب کہتے ہیں جب مجھے علم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے میں نہایت پریشان ہوا میں نے سوچنا شروع کر دیا جھوٹ بولوں یا ایسی کوئی بات کہوں جس سے ناراضگی دور ہو جائے میں نے ہر ایک سے مشورہ بھی لیا جب بتایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل تشریف لا رہے ہیں تو میرے باطل خیالات ختم ہو گئے اور میں نے

سوچ لیا میں اس طریقہ سے ہرگز نجات نہیں پا سکتا اس لئے میں نے سچ بولنے کا عزم کر لیا، آپ حسب معمول واپسی پر مسجد میں تشریف لائے دو نفل ادا فرمائے پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے آپ تشریف فرما ہوئے غزوہ میں شرکت نہ کرنے والے آئے اور حلف اٹھا اٹھا کر عذر بیان کرنے لگے وہ اسی سے زائد افراد تھے، ان کے عذر قبول کرتے ان کے لئے استغفار کرتے ہوئے ان کے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا حتیٰ کہ میری باری آئی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے ناراض ہونے والے کی طرح تبسم فرمایا اور فرمایا آگے آؤ، میں سامنے بیٹھ گیا۔ فرمایا کیا وجہ ہے پیچھے رہ جانے کی؟ کیا تیرے پاس سواری نہ تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص دنیا دار ہوتا تو میں کسی حیلہ سے اس کی ناراضگی دور کر دیتا، اللہ کی قسم میں جانتا ہوں اگر میں نے آج جھوٹ بولا، کر آپ کو راضی کر لیا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا اور اگر میں نے سچ بولا آپ ناراض تو ہوں گے مگر امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے گا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی عذر نہیں، میں طاقت بھی رکھتا تھا اور خوشحال بھی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك

اس نے سچ کہا اٹھ، وقت تک چلے جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہ فرما دے۔

میں اٹھا تو میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ نہیں کیا تو نے کیوں نہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح عذر کر لیا جیسے دیگر لوگوں نے کر لیا اور تیرے اس گناہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کرتے لئے کافی ہو جاتی انہوں نے مجھے اس طرح قائل کر لیا کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تکذیب کروں پھر میں نے ان سے پوچھا یہ معاملہ کسی اور کے ساتھ بھی ہوا ہے ؟ کہنے لگے اور دو آدمیوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے، انہیں بھی وہی کچھ کہا گیا ہے جو تجھے کہا گیا۔ پوچھا وہ کون ہیں ؟ کہنے لگے حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی، یہ دونوں بدری صحابہ اور معتبر تھے جب ان کا تذکرہ ہوا تو میں نے واپسی کا ارادہ ترک کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے سے منع فرما دیا لوگوں نے ہم سے اس طرح اجتناب شروع کر دیا کہ میں نے محسوس کیا زمین پر ہمیں پہچانتا ہی کوئی نہیں ہاس حال میں ہم نے پچاس راتیں بسر کیں، میرے دیگر دو ساتھی بوڑھے تھے وہ گھر پڑے روتے رہتے میں چونکہ نوجوان اور طاقتور تھا اس لئے نماز کے لیے جاتا، بازار چکر لگاتا لیکن میرے ساتھ کوئی کلام نہ کرتا نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتا دل میں سوچتا سلام کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہونٹ حرکت فرماتے ہیں یا نہیں ؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا اور چوری چوری دیکھتا، جب میں نماز میں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے، جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ نظر اقدس پھیر لیتے، جب مسلمانوں کی طرف سے انقطاع کافی دنوں سے

تھا تو میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس باغ میں دیوار پھاند کر گیا وہ مجھے تمام لوگوں سے محبوب تھے میں نے سلام دیا، اللہ کی قسم اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تو نہیں جانتا میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے پھر وہی بات کہی وہ خاموش رہے میں نے سہ بارہ یہ بات کہی وہ خاموش رہے۔ وہ بولے اور کہنے لگے اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں دیوار پھاند کر واپس ہوا، میں شہر مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو ایک شامی شخص جو یہاں تجارت کے لئے آیا کرتا تھا لوگوں سے پوچھ رہا تھا کعب بن مالک کون ہیں اور کہاں ہیں؟ لوگوں نے اشارہ سے بتایا وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا میں نے اسے پڑھا تو لکھا تھا ہمیں یہ اطلاع ملی ہے تیرے صاحب نے تجھ سے بے وفائی کی ہے گھر بار میں تیرے لئے کچھ نہیں چھوڑا تو ہمارے پاس آجا ہم تجھے مقام دیں گے، میں پڑھتے ہی سمجھ گیا یہ بھی آزمائش ہے میں نے وہ خط پھاڑ کر آگ میں پھینک دیا حتیٰ کہ جب چالیس دن گزرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیغامبر میرے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اپنی بیوی کو جدا کر دو میں نے کہا کیا اسے طلاق دے دوں؟ کہا نہیں بس جدا کر دو اس کے پاس نہیں جانا، اسی طرح کا پیغام میرے دیگر ساتھیوں کو بھی ملا، میں نے بیوی سے کہا اس معاملہ کا فیصلہ جب تک اللہ تعالےٰ نے فرما نہیں دیتا تم اپنے والدین کے ہاں چلی

جاؤ، حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ بوڑھے بے سہارا ہیں اور ان کی خدمت کرنے والا کوئی نہیں کیا ان کی خدمت بھی نہ کروں؟ فرمایا خدمت کر سکتی ہوں لیکن دیگر خلقات کی اجازت نہیں عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایسے معاملات پر قادر رہے ہی نہیں، اور وہ تو اس دن سے لے کر آج تک رو ہی رہے ہیں، مجھے میری بیوی نے کہا کاش تو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت کی اجازت طلب کرے لہٰذا تو جس طرح ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی ایسے ہی تجھے بھی مل جاتی لیکن میں نے کہا میں ہرگز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگوں گا کیا خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیں؟ اور میں نوجوان آدمی ہوں جب اس حال میں پچاس راتیں مکمل ہو گئیں ——— میں نے صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر ادا کی، اپنے حال میں اللہ بزرگ و برتر کو یاد کر رہا تھا۔ میں اپنی جان سے تنگ تھا، زمین تمام وسعتوں کے باوجود مجھ پر تنگ تھی تو اچانک میں نے جبل سلع سے آواز سنی اے کعب ابن مالک تجھے مبارک ہو، میں سجدہ میں گر گیا اور جان لیا کہ وقت خوشی آ پہنچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا لوگ آ آ کر ہمیں مبارک باد دینے لگے، کوئی گھوڑے پر سوار ہو کر مجھے اطلاع دینے کے لئے دوڑا مگر پہاڑ کی آواز مجھے پہلے پہنچ گئی تھی جب میرے پاس وہ شخص آیا جس نے آواز بلند کی تھی، تو میں نے اس بشارت کے بدلہ میں اپنے کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم میرے پاس اس دن ان کے علاوہ اور نہ تھا میں نے مانگ کر کپڑے

پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس کی طرف چلا لوگ گروہ در گروہ مجھے قبولیت توبہ پر مبارکباد پیش کرتے اور کہتے اللہ تعالٰے کا توبہ قبول فرمانا مبارک ہو حتیٰ کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے حضرت طلحہ بن عبد اللہ میرے طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے مبارک باد دی، ان کے علاوہ مہاجرین میں سے کوئی نہ اُٹھا ہمیشہ حضرت کعب نے حضرت طلحہ کے اس عمل کو یاد رکھا، حضرت کعب کہتے ہیں جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس خوشی سے چمک رہا تھا اور فرمایا آج کا دن تیری تمام زندگی سے بہتر ہے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالٰے کی طرف سے؟ فرمایا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اقدس اس طرح چمک اٹھتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس سے خوشی ہونا محسوس کر لیتے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھ کر عرض کی میں اپنی توبہ کی قبولیت پر سارا مال، اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں صدقہ پیش کرتا چاہتا ہوں فرمایا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو وہ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا تو میں نے وہ حصہ روک لیا جو خیبر سے مجھے ملا تھا عرض کیا مجھے اللہ تعالٰے نے سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے اب باقی زندگی بھی سچ پر ہی بسر کروں گا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کسی کو میری طرح صدق بیان میں آزمائش میں ڈالا گیا ہو الحمد للہ آج دن تک میں نے جھوٹ نہیں بولا امید ہے اللہ تعالٰے باقی زندگی بھی مجھے محفوظ

رکھے گا ، اللہ تعالےٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعة العسرة حتی بلغ انہ بھم رؤف رحیم و علی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت حتی بلغ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔

یقیناً رحمت سے توجہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نیز مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے پیروی کی تھی نبی کی مشکل گھڑی میں حتیٰ کہ آپ نے یہاں تک پڑھا۔ بیشک وہ ان سے بہت شفقت اور رحم فرمانے والا ہے اور ان تینوں پر بھی جن کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا یہاں تک تنگ ہو گئی اُن پر زمین باوجود کشادگی کے حتیٰ کہ یہاں تک تلاوت فرمائی اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب سے مجھے اللہ تعالےٰ نے اسلام کی توفیق دی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی بات کرنے سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ملا کہ مَیں نے جھوٹ نہیں بولا ورنہ جھوٹ بولنے والے برباد ہو گئے ، اللہ تعالےٰ نے جب ان کے بارے میں وحی نازل فرمائی تو انہیں شریر ترین قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا عنھم فاعرضوا عنھم انھم رجس وماوٰھم جہنم جزاء بما کانوا یکسبون

قسمیں کھائیں گے اللہ کی تمہارے سامنے جب تم لوٹو گے ان کی طرف تاکہ تم معاف کر دو تو منہ پھیر لو ان سے یقیناً وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ اس کا جو وہ کمایا کرتے وہ قسمیں کھاتے ہیں تمہارے لیے تاکہ تم خوش

یحلفون لکم لترضوا عنھم فان ترضوا عنھم فان اللّٰہ لا یرضی عن القوم الفاسقین	ہو جاؤ ان سے سو یاد رکھو اگر تم خوش ہو بھی گئے تو پھر بھی اللہ ان نافرمانوں سے راضی نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ صدق، نیکی تک اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے جب آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے جھوٹ سے بچو، جھوٹ، گناہ تک اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے جب بندہ دائما جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کے لئے کوشاں رہتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے بتایا جس کے منہ کو پھاڑا جا رہا تھا وہ جھوٹا شخص تھا۔ اور یہ سزا اسے روز قیامت تک ملے گی۔

(البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامات تین ہیں

اذا حدث کذب واذا وعد خلف واذا عاھد غدر	جب بات کرے جھوٹ بولے وعدہ میں بے وفائی کرے جب عہد کرے دھوکہ دے۔

مسلم کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔

وان صام وصلی وزعم انہ مسلم   اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز ادا کرتا ہو اور یہ سمجھتا ہو میں مسلمان ہوں
(بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو اس میں منافق کی خصلت ہے، امانت میں خیانت کرنا، بات میں جھوٹ بولنا، معاہدہ میں دھوکہ دینا، جھگڑے کے وقت گالی دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت تین آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا اور نہ ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

شیخ زان، وملک کذاب   بوڑھا زانی، جھوٹا حاکم اور
وعائل مستکبر (المسلم)   محتاج متکبر۔

دو چہروں والا ہونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو مختلف مزاج والا پاؤ گے اسلام میں بھی وہی لوگ بہتر ہیں جو جاہلیت میں بہتر تھے بشرطیکہ وہ اسلام کو خوب سمجھیں، دو چہروں والے لوگ نہایت شریر ہوتے ہیں ان کا اس طرف اور چہرہ ہوتا ہے اور دوسری طرف دوسرا چہرہ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت محمد بن زید کا بیان ہے کچھ لوگوں نے میرے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا ہم بادشاہ کے پاس وہ بات نہیں کرتے

جو باہر کرتے ہیں تو فرمایا۔

کنا نعد ھذا نفاقاً علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہم اسے نفاق شمار کیا کرتے تھے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالےٰ کی اٹھائے یا خاموش رہے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذباً فھو کما قال (بخاری ومسلم)

جس نے ملت غیر اسلامی پر جھوٹی کھائی وہ اپنی قسم کے مطابق ہے۔

کسی مسلمان کو حقیر جاننا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ سینہ اقدس کی طرف تین دفعہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے، کسی آدمی کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ دوسرے مسلمان کو حقیر جانے۔

المسلم علی المسلم حرام دمه ایک مسلمان پر دوسرے کا خون
وعرضه وماله (المسلم) عزت اور مال حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو ایک آدمی نے عرض کیا ہر آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں فرمایا۔

ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال
بطر الحق وغمط الناس کو پسند فرماتا ہے تکبر حق کو نہ
ماننا اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو یہ کہتے ہوئے سنو لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہوتا ہے (المسلم)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھائے کہ وہ فلاں کو معاف نہیں فرمائے گا۔ ایک شخص نے کسی دوسرے کے بارے میں کہا کہ فلاں کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انی قد غفرت له واحبطت میں نے اسے معاف فرما دیا اور
عملك (المسلم) تیرے اعمال ختم کر دیئے ہیں

راستہ سے تکلیف دور کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں کم از کم درجہ راستہ سے تکلیف کو دور کرنا ہے۔

وارفعہا قول لا الہ الا اللہ — سب سے بلند مقام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عرضت علی اعمال امتی — مجھ پر میری امت کے اعمال
حسنہا وسیئہا فوجدت — پیش کیے گئے اچھے اور برے
فی محاسن اعمالہا الاذی — میں نے ان میں سے اعلیٰ عمل
یماط عن الطریق ووجدت — راستہ سے تکلیف کو دور کرتا
فی مساوی اعمالہا النخامۃ — پایا اور برا عمل مسجد میں تھوکنا
تکون فی المسجد لا تدفن۔ — اور اسے دفن نہ کرنا پایا
(المسلم)

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میں نہیں جانتا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دنیا سے رخصت ہوتا ہوں یا بعد میں، مجھے ایسی چیز بتادیجئے جو نافع ہو تو آپ نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کرو دوسری روایت میں ہے کہ میں نے نافع چیز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔

اعزل الاذی عن طریق المسلمین (المسلم) — مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف کو دور کیا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آقا کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو سلام دینا صدقہ ہے دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ

ہے، چار پایہ پر بوجھ لادنے میں مدد دینا صدقہ ہے اچھی بات صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم چلنا صدقہ ہے راستہ سے اذیت کو دُور کرنا صدقہ ہے،
(بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے ہر آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے جس نے ان کی تعداد کے مطابق اللہ کی بڑائی، اس کی حمد، تہلیل، تسبیح، استغفار، مسلمانوں کے راستہ سے پتھر دُور کیا یا کانٹا یا ہڈی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا تو وہ اس دن شام کو اس حال میں ہوگا۔

وقد زحزح نفسہ عن النار (المسلم) — اس نے اپنے نفس کو دوزخ سے محفوظ کرلیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ایک شخص راستہ پر چل رہا تھا اس نے وہاں کانٹوں والی ٹہنی دیکھی تو اسے دور کر دیا۔

فشکر اللہ لہ فغفر لہ — اللہ تعالیٰ نے اسے جزا دیتے ہوئے معاف فرما دیا۔

مسلم کی روایت میں ہے فرمایا میں نے ایسے شخص کو جنت میں چلتے ہوئے دیکھا جس نے ایسی ٹہنی راستہ سے دور کی تھی جو مسلمانوں کو تکلیف دے رہی تھی۔

چھپکلی اور سانپ وغیرہ کا قتل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس نے پہلی ضرب میں ہی چھپکلی کو مار دیا اس کے لئے یہ یہ نیکی ہے جس نے اسے دوسری ضرب میں مار دیا اسے پہلے سے کم جزا اور جس نے تیسری سے مارا اس سے کم جزا ملے گی، دوسری روایت میں ہے جس نے پہلی ضرب سے مار دیا اس کے لئے سو نیکی ہے دوسری سے مارنے والے کے لئے اس سے کم اور تیسری سے مارنے والے کو اس سے کم جزا ملے گی۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کے قتل کا حکم دیتے ہوئے بتایا

کان ینفخ علی ابراھیم (البخاری)

اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں ماری تھیں

حضرت عامر بن سعد اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا یہ فویسق (فاسق) ہے

حضرت نافع کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تمام سانپوں کو مار دیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ نے ہمیں بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ (جن) کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو پھر انہوں نے انہیں قتل کرنا چھوڑ دیا ایک روایت میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا گھریلو جنات کو قتل نہ کیا کرو مگر دم کٹا اور دفعتاً سانپ کے قتل کی اجازت دی کیونکہ ان کو دیکھنے سے آنکھیں ختم ہو جاتی ہیں اور خواتین کے حمل گر جاتے ہیں۔

حضرت ابوسائب کا بیان ہے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا، پہنچا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے میں انتظار میں بیٹھ گیا گھر کے ایک کونے میں کھڑکھڑاہٹ ہوئی میں نے دیکھا تو سانپ، میں

اسے مارنے کے لیے لپکا تو انہوں نے اشارہ سے روک لیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا یہ سامنے والا گھر دیکھ رہے ہو۔ میں نے کہا ہاں کہنے لگا ہمارا ایک نوجوان تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ہم رسُول اللہ کے ساتھ غزوۂ خندق کے لئے گئے تو اس نوجوان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت گھر جانے کی اجازت مانگی آپ نے اسے اجازت دیدی اور فرمایا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کہیں قبیلہ قریظہ تجھ پر حملہ آور نہ ہوں وہ آدمی اسلحہ لے کر گھر پہنچا تو اس کی بیوی دو دروازوں کے درمیان کھڑی تھی اس آدمی نے اسے نیزہ مارنے کا ارادہ کر لیا، خاتون نے کہا ایسا نہ کرو گھر میں داخل ہو کر ماجرا سنو میں باہر کیوں آئی ہوں، اندر جاکر دیکھا ایک بہت بڑا سانپ بستر پر لپٹا ہوا ہے اس نے نیزے کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا وہ اس کے ساتھ چمٹ گیا، اس شخص نے صحن میں نیزہ گاڑ دیا، اس کے بعد وہ شخص بھی تڑپنا شروع ہو گیا اب حال یہ تھا کہ نہ معلوم پہلے سانپ مرتا ہے یا وہ نوجوان؟ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے زندگی دے فرمایا اپنے دوست کے لئے استغفار کرو پھر فرمایا مدینہ طیبہ میں کچھ جنات ہیں جو مسلمان ہیں، جب تم ان میں سے دیکھو تو تین دن تک جانے کا کہو اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا پھر فرمایا جاؤ اپنے دوست کو دفن کرو (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتوں کے قتل کا حکم دیتے ہوئے سنا، سانپ اور کتوں کو قتل کر دو، دو کالی لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو کیونکہ آنکھوں کی بینائی اور خواتین کے حمل کے لیئے نقصان دیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نبی کو کیڑی نے کاٹا تو انہوں نے کیڑیوں کا گھر جلانے کا حکم دیدیا تو ان پر وحی آئی تم نے تمام کو کیوں جلایا اگر جلانا تھا تو فقط ایک کو جلاتے جس نے تکلیف دی تھی۔

وعدہ نبھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے دلوں میں امانت نازل کی گئی پھر قرآن نازل ہوا، لوگوں نے قرآن اور سنت سے سیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان فرمایا ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی، اس کا معمولی نشان رہ جائے گا پھر آدمی سوئے گا تو اس سے امانت اسقدر اٹھالی جائے گی کہ اس کا اثر اس آبلہ جیسا ہوگا جیسے تم آگ اپنے پاؤں پر لگاؤ تو جگہ ابھر جاتی اور جگہ بلند ہوجاتی ہے حالانکہ اس میں کوئی شے نہیں ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگریزہ لیا اور پاؤں پر ملا۔ تو پھر لوگ آپس میں تجارت کریں گے لیکن امین کوئی نہ ہوگا حتیٰ کہ یہ بیان کیا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں آدمی امین ہے حتیٰ کہ آدمی کو کہا جائے گا کہ وہ کس قدر ظریف اور عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہ ہوگا۔ (المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر اس سے متصل لوگوں کا پھر اس سے متصل لوگوں کا ان۔ کے بعد ایسے لوگ آئیں

گے جو گواہ بنیں گے بنائیں نہیں جائیں گے، خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے، نذر مانیں گے پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامات ہیں بات کرے جھوٹ بولے، وعدے خلاف کرے اور امانت میں خیانت کرے (بخاری و مسلم) مسلم میں یہ اضافہ ہے۔

وان صام وصلی وزعم — اگرچہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے
انہ مسلم — اور کہے میں مسلمان ہوں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کوئی ایک ہو اس میں نفاق کی ایک علامت ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دے امانت میں خیانت، بات میں جھوٹ، وعدہ کی خلاف ورزی، لڑتے وقت گالی، (بخاری و مسلم)

دھوکہ کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جب روز قیامت اللہ تعالٰی تمام اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو دھوکہ دینے والے کے لئے جھنڈا بلند کر کے کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکہ ہے مسلم میں ہے

لکل غادر لواء یوم القیامۃ — روز قیامت ہر دھوکہ دینے
یعرف بہ یقال ھذہ غدرۃ — والے کے پاس جھنڈا ہوگا جس
فلان — سے اس کی پہچان ہو رہی ہوگی

کہ یہ دھوکہ باز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت میں خود تین آدمیوں کے خلاف مقدمہ لڑوں گا۔

ایک وہ جس نے مجھے ضامن بنایا اور پھر دھوکہ کیا۔

دوسرا جس نے آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی رقم کھائی۔

و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ العمل و لم یوفہ اجرہ (البخاری)

تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا مگر اس کی مزدوری پوری نہ دی۔

حضرت یزید بن شریک سے ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اللہ کی قسم ہمارے پڑھنے کے لئے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ نہیں وہ صحیفہ کھولا تو اس میں اونٹ کے دانت اور جراحی چیزیں تھیں اور اس میں یہ فرمان نبوی تھا تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے اس کے لیے ہر کوئی کوشش کرے جس نے کسی مسلمان کو دھوکہ دیا اس پر اللہ تعالے، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کے کوئی نفل اور فرض قبول نہیں فرمائے گا۔

باب ۲۲

خدا کی محبّت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے تین چیزیں ہیں جن سے حلاوتِ ایمان نصیب ہوتی ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول ہر شئی سے بڑھ کر محبوب ہوں، جو کسی سے بھی محبت فقط اللہ تعالےٰ کے لئے کرے، اور کفر کی طرف لوٹ کر جانا اس کے لیئے ایسے ہو جیسے آگ کی طرف جانا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ روز قیامت فرمائے گا میری خاطر محبت کرنے والے کہاں ہیں آج میں انہیں اپنا سایہ عطا کرتا ہوں جبکہ آج میرے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں۔ (المسلم)

انہی سے مروی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ سایہ عطا فرمائے گا اس دن اس کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا، عادل حاکم، جس نے جوانی عبادت میں گزاری، جس کا دل مسجد سے محبت کرے، وہ دو آدمی جو رب کی خاطر جمع ہوئے اور اس کی خاطر جدا ہوئے وہ شخص جسے کسی صاحب حسن و منصب عورت نے برائی کی دعوت دی تو جواباً کہا مجھے اللہ کا خوف ہے (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے دوسری بستی گیا، اللہ تعالےٰ نے

راستہ میں فرشتے کو بھیجا ملاقات پر فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا میں اس بستی میں بھائی کے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں فرشتے نے کہا تیرے لئے اس کے پاس کوئی نعمت ہے اس نے کہا نہیں۔

انی احبہ فی اللہ — میں فقط اللہ تعالےٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

وہ فرشتہ کہتا ہے میں تیری طرف اللہ تعالےٰ کا پیغام لایا ہوں۔

ان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ (المسلم) — اللہ تعالےٰ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو اس کی خاطر محبت کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا قیامت کب آئے گی فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا۔

لاشئی الا انی احب اللہ ورسولہ — میرے پاس کچھ بھی نہیں ہاں میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

فرمایا۔

انت مع من احببت — تم اس کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کبھی ہم اتنے خوش نہیں ہوئے جس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک فرمان پر ہوئے پھر کہنے لگے۔

فانا احب النبی صلی اللہ — میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

علیہ وسلم وابابکر و عمر	ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں
وارجوا ان اکون معھم بحبی ایاھم	امید ہے اس محبت کی وجہ سے مجھے ان کی سنگت نصیب ہو جائیگی۔
(بخاری و مسلم)	

بخاری کی روایت میں ہے ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ قیامت کب قائم ہو گی؟ فرمایا تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے کہنے لگا۔

ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ	میں نے کچھ تیاری نہیں کی البتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پیار ہے

آپ نے فرمایا

انک مع من احببت	تم اپنے محبوب کے ساتھ ہو گے۔

حضرت انس نے پوچھا ہمارا حال بھی یہی ہو گا فرمایا ہاں!

ففرحنا یومئذ فرحا شدیدا	ہم اس پر نہایت ہی خوش ہوئے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ان سے اس کی ملاقات نہیں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المرء مع من احب	آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہی ہو گا۔
(بخاری و مسلم)	

جادوگر اور نجومی کی مذمت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگنا، مومن پاکیزہ خواتین پر تہمت لگانا (بخاری و مسلم)

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اتی عرافا فسأله عن شئ فصدقه لم یقبل له صلوة اربعین یوما (المسلم)	جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی اور اس کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا۔

تصویر کی مذمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جن لوگوں نے تصویر بنائی ان سے روز قیامت کہا جائے گا، انہیں زندہ کرو (بخاری و مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے، میں نے کچھ تصاویر پردہ کے پیچھے طاق میں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ کا

چہرہ اقدس متغیر ہو گیا فرمایا عائشہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالےٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہم نے اس کے ٹکڑے کر کے تکیہ بنالیا، دوسری روایت میں ہے میں نے ایک چادر خریدی جس میں تصاویر تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر رک گئے میں نے آپ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی محسوس کی عرض کیا۔

انوب الی اللہ والی رسولہ — میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں

ماذا اذنبت ؟ — توبہ کرتی ہوں آقا کون سا گناہ ہو گیا ہے ؟

فرمایا یہ چادر کس لیئے ہے ؟ عرض کیا اسے میں نے تو آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ اس پر تشریف فرما ہوں، فرمایا، ان تصویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب ہو گا اور ان سے کہا جائے گا ان میں زندگی پیدا کرو اور فرمایا جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعید بن ابی الحسن کا بیان ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں تصویر بناتا ہوں اس بارے میں مجھے بتلایئے فرمایا میرے قریب آؤ وہ قریب ہوا فرمایا اور قریب آجاؤ حتیٰ کہ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا میں تجھے وہ سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ہر تصویر بنانے والا دوزخی ہے اس کی ہر تصویر کے عوض اس کی جان بنا کر اسے عذاب دیا جائے گا، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر تو تصویر بنانا ہی چاہتا ہے تو درخت کی بنالے یا ہر اس شی کی جس میں روح نہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

کو یہ فرماتے ہوئے سنا روز قیامت سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ یہ سنا فرمایا اللہ تعالےٰ کا مبارک فرمان ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے۔کیا وہ ذرہ بنا سکتے ہیں، وہ دانہ بنا سکتے ہیں اور وہ ایک جو بنا سکتے ہیں (بخاری ومسلم)

حضرت حیان بن حصین کا بیان ہے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔

ان لا تدع صورۃ الا طمستھا ولا قبرًا مشرفًا الا سویتہ — ہر تصویر کو مٹا دے اور ہر بلند قبر کو برابر کردے۔

(المسلم)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تصاویر یا کتا ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل امین نے آنے کا وعدہ کیا مگر انہوں نے تاخیر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات نہایت شاق گزری آپ گھر سے باہر نکلے۔حضرت جبریل سے ملاقات ہوئی آپ نے شکوہ فرمایا تو انہوں نے کہا میں اس گھر میں نہیں داخل ہوا کرتا جہاں کتا یا تصویر ہو۔

کھیلنے کی مذمت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من لعب بالنرد شیرفکانما صبغ یدہ فی دم خنزیر (المسلم)

جس نے نردشیر کے ساتھ کھیل کیا اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے خون میں رنگا۔

اچھے ساتھی کی سنگت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے اور برے دوست کی مثال ایسے ہے جیسے عطار اور بڑھئی کی دوکان ہے عطر والے سے خوشبو لے یا نہ لے اس سے خوشبو کا حلہ ضرور ملے گا اور اور بڑھئی کی بھٹی سے کپڑے جل جائیں گے یا بدبو حاصل ہوگی۔
(بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مجلس میں کھڑا ہوکر پھر نہ بیٹھے ہاں کشادگی سے کام لو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی پیدا فرمائے گا ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کوئی شخص آپ کے لئے اٹھتا تو آپ اس مجلس میں نہ بیٹھتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی مجلس سے اٹھ کر جائے اور واپس آئے تو وہ وہاں بیٹھنے کے زیادہ

لائق ہے۔ (المسلم) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں میں بیٹھنے سے بچو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ، ہم بیٹھ کر آپس میں گفتگو کہاں کریں؟ فرمایا اگر تمہیں وہاں بیٹھنا پڑ جائے تو اس کا حق ادا کرو عرض کیا وہ حق کیا ہے؟ فرمایا آنکھیں جھکانا، تکلیف کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا۔

(بخاری و مسلم)

شکار و حفاظت کے علاوہ کتا رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے حفاظت و شکار کے لئے کتا پالا ہر روز اس کے اجر سے دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(بخاری و مسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبریل امین نے ملاقات کا وعدہ کیا لیکن وہ اس وقت نہ آئے فرماتی ہیں آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی وہ پھینک دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول وعدہ خلافی نہیں فرماتے پھر آپ متوجہ ہوئے تو آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا بچہ تھا فرمایا یہ کب داخل ہوا؟ میں نے عرض کی اللہ کی قسم میرے علم میں نہیں آپ نے اسے نکالنے کا حکم دیا تو اسی وقت جبریل امین آ گئے آپ نے فرمایا تم نے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ میں انتظار میں رہا۔ انہوں نے کہا اس لئے میں نہیں آیا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ (المسلم)

تنہا سفر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کرنے کے بارے میں وہ جان لیں جو میں جانتا ہوں۔

ماسار راکب اللیل وحدہ — تو کوئی رات کو تنہا سفر نہ کرے

(بخاری)

بغیر محرم کے عورت کا سفر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے وہ تین دن یا اس سے زائد سفر بغیر والد یا بھائی یا خاوند یا بیٹے یا محرم کے نہ کرے۔

(بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کوئی خاتون دو دن کا سفر، محرم یا خاوند کے بغیر نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ایک دن یا ایک رات کا بھی تذکرہ ہے۔

سفر میں گھنٹی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اس گروہ میں شامل نہیں ہوتے جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔

(المسلم)

انہی سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹی، شیطان کے مزامیر میں سے ہے۔

رات کو مویشی چھوڑنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج ڈوبنے کے بعد مویشی نہ چھوڑو کیونکہ سورج غروب ہونے کے بعد شیاطین کو چھوڑا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب تم خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی منزل پر پہنچو تاکہ سواری تھکاوٹ کی وجہ پریشان نہ ہو، جب تم سحری کے وقت پڑاو ڈالو تو راستہ سے ہٹ جاؤ کیونکہ وہ چوپایوں اور رات کے کیڑوں کا مرکز ہے۔

(المسلم)

پڑاؤ کے وقت دعا

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کسی مقام پر اترے وہ یہ دعا کرے

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق	مخلوق کے شر سے میں اللہ تعالیٰ کے کلمات مبارکہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

تو وہاں سے کوچ تک کوئی شی نقصان نہیں دے گی۔

(المسلم)

غائبانہ دعا کا مقام

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے مجھے میرے سر کے تاج نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔

اذا دعا الرجل لاخیہ بظہر الغیب قالت الملائکۃ ولک بمثل (المسلم)	جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لیئے غائبانہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں تجھے بھی اس مثل ملے۔

باب ۲۲

توبہ اور زہد کا بیان

توبہ میں جلدی کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ رات کو رحمت کا دست اقدس پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے پھر وہ دن کو رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربھا تاب اللہ علیہ (المسلم)

جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب میں نے گناہ کیا مجھے معاف فرما دے، رب اکرم فرماتا ہے میرے بندے نے جان لیا اس کا رب ہے جو معافی دیتا ہے اور گرفت کرتا ہے تو وہ معاف فرما دیتا ہے پھر جتنی دیر اللہ چاہتا ہے وہ گناہ سے بچتا ہے پھر دوسرا گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ مجھے معاف فرما دے، رب اکرم فرماتا ہے میرے بندے نے جان لیا

کہ میرا رب ہے جو معاف فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے گناہ سے بچا رہتا ہے پھر اور گناہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے میرے رب میں نے گناہ کیا مجھے معاف فرما دے رب اکرم فرماتا ہے کہ بندے نے جان لیا اس کا رب ہے جو معافی دیتا ہے اور گرفت کرتا ہے تو اللہ رب العزت فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنی ذاتِ اقدس کی مدح سے بڑھ کر کسی شی سے پیار نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح فرمائی اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش کو حرام فرمایا اس سے بڑھ کر عذر سننے والا کوئی نہیں اسی وجہ سے اس نے کتب اور رسول بھیجے۔

(المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایسے لوگ لاتے جو گناہ کر کے اس سے معافی مانگیں اور معافی دی جائے۔ (المسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جہینہ قبیلہ کی ایک خاتون جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی یا رسول اللہ مجھ پر حد نافذ فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا فرمایا ان کے ساتھ حسن سلوک کرو جب بچے کی ولادت ہو جائے تو پھر لانا، پھر وہ لائی گئی، اس کے کپڑے باندھ دیئے گئے پھر اسے رجم

کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی حضرت عمر نے عرض کیا ایک زانیہ کا جنازہ ؟ فرمایا۔

لقد تابت توبۃ لو قسمت	اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ
بین سبعین من اھل	ستر اہل مدینہ پر تقسیم کردی جائے تو
المدینۃ لو سعتھم	وہ انہیں کافی ہو۔

کیا تم اس سے کسی کو افضل پاتے ہو جس نے اللہ عزوجل کے لئے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے پھر اس نے پوچھا اس وقت زیادہ علم والا کون ہے ؟ اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا اس نے وہاں جا کر بتایا میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے ؟ اس نے کہا نہیں ہو سکتی اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا اب قتل سو ہو گئے پھر کسی عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک اور عالم کے بارے میں بتایا وہاں پہنچ کر اس نے بتایا میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ؟ اس عالم نے فرمایا ، ہاں کوئی تیری توبہ کے آڑے نہیں آ سکتا ، تم فلاں جگہ جاؤ وہاں۔

فان بھا اناسا یعبدون	ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالٰے کی عبادت
اللہ فاعبد اللہ معھم	کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ
ولا ترجع الی ارضک	عبادت کرو اور واپس پلٹ کر نہ آنا
فانھا ارض سوء	کیونکہ یہ گناہوں والی زمین اچھی نہیں۔

وہ شخص اس طرف روانہ ہو گیا نصف راہ میں اسے موت آ گئی ، ملائکہ رحمت

وعذاب دونوں آگئے، ملائکہ رحمت نے کہا توبہ کرنے والا ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے دل سے توبہ کرلی ہے ملائکہ عذاب نے کہا ابھی تک اس نے کوئی نیکی نہیں کی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آگیا اور اس نے کہا زمین کو ماپ لو جس طرف وہ قریب ہو وہ لے جائیں انہوں نے زمین کو ماپا۔

فکان الی القریۃ الصالحۃ	تو نیک بستی ایک بالشت
اقرب بشبر فجعل من	قریب تھی اللہ تعالےٰ نے
اھلھا	ان میں شامل فرما دیا۔

دوسری روایت میں ہے۔

فاوحی اللہ الی ھذہ	اللہ تعالےٰ ایک حصّہ زمین
ان تباعدی والی ھذہ	کو دور ہونے اور دوسرے
ان تقربی	حصہ کو قریب ہونے کا حکم دیا

اور پھر فرمایا اسے ماپ لو تو انہوں نے نیک بستی کو قریب پایا تو اس کی بخشش ہوگئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا مبارک فرمان ہے۔

انا عند ظن عبدی	میرے بارے میں بندہ جو گمان
لی وانا معہ حیث	کرتا ہے تو میں اسکے پاس ہوتا
یذکرنی واللہ للہ افرح	ہوں، اللہ کی قسم بندے کی
بتوبۃ عبدہ من احدکو	توبہ پر اس سے بھی زیادہ
یجد ضالۃ بالفلاۃ	خوش ہوتا ہے جو جنگل میں
ومن تقرب الی شبرا	گمشدہ سواری کو پا لیتا ہے
تقربت الیہ ذراعا	جو شخص میری طرف ایک

ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیہ اھرول (بخاری ومسلم)

بالشت آتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جو ایک ہاتھ آتا ہے میں پورے بازو کی مقدار بڑھتا ہوں اور جو میری طرف چل پڑے میں اس کی طرف دوڑ پڑتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو جنگل میں اس گمشدہ سواری کو پالے جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا اور اس سے مایوس ہو کر درخت کے نیچے بیٹھ گیا ہو تو اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو، وہ اس کی مہار پکڑ لے پھر وہ شدت فرحت سے

اللھم انت عبدی وانا ربک (المسلم)

اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں۔

شدت خوشی میں اس سے غلطی ہو گئی۔

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالےٰ بندے کی توبہ پر اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے مہلک جنگل میں پڑاؤ ڈالا اس کے ساتھ سواری تھی جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا، آدمی سو گیا بیدار ہوا تو سواری گم ہو چکی تھی وہ تلاش میں نکلا تو اس پر پیاس

اور بھوک نے غلبہ کر لیا سوچا واپس لوٹ کر اس جگہ چلا جاتا ہوں اب موت واقع ہونے والی ہے، وہاں آکر اپنی کہنی پر موت کے لئے سر رکھ دیا اچانک آنکھ کھولی تو سواری سامنے تھی۔

فاللّٰہ اشد فرحًا بتوبۃ	تو اللہ تعالیٰ عبد مومن کی توبہ
العبد المومن من ھذا	پر اس بندے کو سواری ملنے
براحلتہ	پر خوش ہونے سے زیادہ خوش
(بخاری و مسلم)	ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اجنبی عورت کا بوسہ لیا ہے مجھ پر سزا نافذ فرمایئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جب پردہ ڈالا ہے تو تو بھی پردہ رکھتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ نہ فرمایا وہ آدمی واپس ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النھار	نماز قائم کرو دن کے دونوں
و ذلفا من اللیل ان الحسنات	اطراف اور رات کے کچھ حصہ
یذھبن السیئات ذلک ذکری	میں، بلاشبہ نیکیاں، برائیوں کو
للذاکرین	لے جاتی ہیں یہ ذاکرین کیلئے نصیحت ہے

ایک آدمی نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ فقط اسی آدمی سے مخصوص ہے فرمایا۔

بل للناس کافۃ	بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔
(المسلم)	

زوال کے دور میں نیک عمل

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عبادۃ فی الھرج کھجرۃ الی (المسلم)

فتنہ کے دور میں عبادت، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے

عمل پر ہمیشگی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چٹائی تھی۔ رات کو اس کا حجرہ بنا کر اس میں نماز ادا فرماتے اور اس کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوتے لوگ رات کو جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی حتی کہ بہت زیادہ لوگ ہو گئے آپ نے فرمایا لوگو اپنی طاقت کے مطابق اعمال کرو اللہ تعالےٰ اس وقت ملال میں ہوتا ہے، جب تمہیں ملال ہو۔

احب الاعمال الی اللہ ما دام وان قل

اللہ تعالےٰ کو دائمی عمل بہت محبوب ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہو

ایک روایت میں ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل شروع فرماتے تو اسے قائم رکھتے دوسری میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اللہ تعالےٰ کو سب سے پسند عمل کونسا ہے؟ فرمایا جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو، تیسری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے اعمال کرکے قرب الٰہی حاصل کرو اور یہ جان لو کہ تمہارا عمل تمہیں جنت میں داخل

نہیں کر سکتا اور اللہ تعالے کو سب سے محبوب عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

فقر اور فقرا کا مقام

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا تھا اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور اصحاب غنا کو روکا گیا تھا علاوہ ازیں اصحاب نار کو نار میں داخل کرنے کا حکم دیدیا گیا تھا، میں اس کے دروازہ پر کھڑا تھا اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے ابوسفیان، حضرت سلمان اور بلال کے پاس وفد کی صورت میں آیا انہوں نے فرمایا اللہ کی تلواریں دشمنوں سے نہیں اٹھائی جاتیں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یہ بات قریش کے سردار کو کہہ رہے ہو؟ پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آپ نے فرمایا ابوبکر تم نے انہیں ناراض کر دیا اگر ایسا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا حضرت ابوبکر فی الفوران صحابہ کے پاس آئے اور کہا بھائیو کہیں تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے انہوں نے کہا ہرگز ایسا نہیں اللہ تعالے تمہیں معاف فرما دے (المسلم)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں بتاؤں ہر ضعیف جسے کمزور سمجھا جائے اگر وہ اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالے اسے پورا فرما دے فرمایا کیا تمہیں اہل دوزخ کے بارے میں بتاؤں؟ ہر بخیل

اور متکبر (بخاری ومسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت و دوزخ نے مناظرہ کیا دوزخ نے کہا میرے اندر جابر اور متکبر ہیں، جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان فیصلہ فرماتے ہوئے کہا جنت میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں تیرے ساتھ رحم کروں، دوزخ تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ساتھ میں جس کو چاہوں عذاب دوں، دونوں کا بھرنا میری ہی ذمہ داری ہے (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک عظیم جسیم آدمی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی عزت مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگی (بخاری ومسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے اس کے بارے میں رائے پوچھی تو اس نے کہا یہ لوگوں میں عزت والا ہے اللہ کی قسم اگر یہ پیغام نکاح دے تو اس کے ساتھ نکاح کر دینا چاہیے اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش سنی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی فرمائی پھر ایک آدمی گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا یہ مسلمان فقیر ہے اگر پیغام نکاح دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے گا۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ سنی جائے، اگر یہ بات کرے تو کوئی نہ سنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا یہ تمام اہل زمین سے افضل ہے (بخاری ومسلم)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضرت سعد اپنے آپ کو کمزور لوگوں سے اعلیٰ سمجھا کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری مدد و نصرت اور رزق ان کمزوروں کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے گرد آلود، دروازوں سے دور کر دیئے جانے والے اگر اللہ تعالےٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے پورا فرما دے (المسلم)

حصول دنیا میں قناعت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی اور پر بہار ہے اللہ تعالےٰ نے تمہیں اس میں خلافت دی ہے تاکہ وہ دیکھے تم کیا عمل کرتے ہو، مادہ پرستی اور عورتوں کے جال سے بچو (المسلم)

حضرت ابو عبدالرحمٰن الجیلی کا بیان ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا کیا تم فقراء مہاجرین میں سے ہے؛ فرمایا کیا تیری بیوی ہے جس سے تو سکون پاتا ہے؛ اس نے عرض کیا ہاں فرمایا تیری رہائش ہے؛ عرض کیا ہاں فرمایا پھر تو تم غنی ہو وہ کہنے لگا میرا تو خادم بھی ہے فرمایا پھر تو تم بادشاہ ہوئے۔ (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کامیاب ہو گیا

من اسلم و رزق کفافا جو اسلام لایا اسے کفایت کرجانیوالا

وقنعه الله بما آتاه (المسلم) — رزق دیا گیا اور اللہ کے عطا کردہ رزق پر قناعت نصیب ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا کفافا (بخاری و مسلم) — اے اللہ خاندان محمد کو فقط اسقدر عطا فرما جس سے انکی زندگی بسر ہو جائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کا پیچھا تین چیزیں کرتی ہیں، اولاد، مال، اعمال، دو پلٹ جاتے ہیں ایک ساتھ رہتا ہے، خاندان اور مال واپس آجاتا ہے اور اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں جو اس نے کھا لیا وہ فنا ہو گیا یا اس نے پہن لیا وہ بوسیدہ ہو گیا یا اس نے کسی کو دیدیا تو وہ ذخیرہ ہو گیا جو اس کے علاوہ ہے وہ اس نے لوگوں کے لیئے چھوڑ دیا (المسلم)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الھاکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے فرمایا آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال اس کے سوا کوئی نہیں مگر یہ کہ جو تو کھالے وہ فنا ہو گیا یا پہن لیا تو وہ پرانا ہو گیا یا صدقہ کر دیا تو آگے بھیج دیا (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے دونوں جانب لوگ تھے، آپ کا گزر مردہ بکری کے بچے سے ہوا اسے کان سے پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون اسے ایک درہم کے عوض خرید لے گا؟ عرض کیا ہم نے اسے خرید کر کیا کرنا ہے؟ فرمایا کیا تم چاہتے ہو یہ تمہارا ہو؛ عرض کیا اگر یہ زندہ ہوتا ہم پھر بھی اسے قبول نہ کرتے چہ جائیکہ فوت ہونے کے بعد؛ فرمایا۔

واللہ لَلدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم	اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے ہاں دُنیا اس سے بھی بڑھ کر بے قدر ہے۔

(المسلم)

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا، آخرت کی بنسبت اسقدر ہے جیسے آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر راوی حدیث یحیٰی بن یحیٰی نے شہادت کی انگلی اٹھالی اور کہا دیکھو اس کے ساتھ کیا لگا ہے (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہوگیا دینار کا غلام، درہم کا غلام اور لباس کا غلام، اگر اسے مل جاتے تو راضی ورنہ ناراض، مبارک ہو اس بندے کو جس نے گھوڑے کی راہ خدا میں لگام پکڑی اس کا سر خاک آلود اور اس کے قدم غبار آلود ہوئے۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو جزیہ لانے کے لئے بحرین بھیجا، وہ مال لے کر واپس لوٹے، انصار کو اطلاع ملی تو تمام نے فجر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا

میں ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد چہرہ اقدس صحابہ کی طرف پھیرا دیکھ کر آپ مسکرا پڑے اور فرمایا میں سمجھتا ہوں تمہیں ابو عبیدہ کے بارے میں اطلاع ہوئی ہے کہ وہ بحرین سے مال لے کر آئے ہیں عرض کیا یارسول اللہ ہاں فرمایا تمہیں بشارت ہو، اللہ تعالے کی قسم مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے تم پر دنیا اس طرح کشادہ ہو جائے گی جیسے تم سے پہلوں پر ہوئی اور تم ایک دوسرے سے اس کے حصول میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے تم بھی ان کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے، ہم ارد گرد بیٹھے فرمایا مجھے جن باتوں کا تمہارے بارے میں ڈر ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالے تم پر دنیا کی زیب و زینت کا دروازہ کھول دے گا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے خاندان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مسلسل تین دن تک کھانا نہیں کھایا ایک روایت میں ہے قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی نہیں کھائی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے خاندان نے کبھی مسلسل دو دن کھانا نہیں کھایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے ان کا گزر ایسے لوگوں سے ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی انہوں نے آپ کو

کھانے کی دعوت دی، انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے اس حال میں پردہ فرمایا کہ کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے وصال تک آپ نے دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا اور کبھی شوربا کے ساتھ روٹی نہیں کھائی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے بیں نے بعثت سے لے کر وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سفید روٹی نہیں دیکھی عرض کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں چھلنی تھی فرمایا نہیں تھی۔ عرض کیا گیا پھر تم جو چھلکے سمیت کیسے استعمال کرتے تھے؟ فرمایا ہم ان کو پیس لیتے پھر انہیں پھونک مارا کرتے جو اڑنا تھا اڑ جاتا جو باقی رہ جاتا اسے ہم گھول کر پکا لیتے۔ (البخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا اب تمہیں مرضی کے مطابق کھانا پینا میسر ہے میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیٹ بھر کر کھانے کے لئے ردی کھجور بھی نہ تھی۔

حضرت عروہ سے ہے سیدہ عائشہ نے فرمایا اے بھتیجے ہم تین تین چاند انتظار کرتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چولہا نہیں جلتا تھا عرض کیا خالہ پھر زندگی کیسے گزرتی؟ فرمایا کھجور اور پانی پر حضور کے کچھ پڑوسی تھے جن کے پاس بکریاں تھیں وہ ہمیں دودھ بھیجتے جس پر گزارہ کر لیتے (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹ پر پٹی باندھ رکھی تھی میں نے ساتھیوں سے وجہ پوچھی؟ تو بتایا بھوک کی وجہ سے، میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بتایا اسے اباجان میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطن مبارک پر پٹی باندھے دیکھا ساتھیوں نے بتایا ایسا بھوک کی وجہ سے ہے حضرت ابو طلحہ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا کوئی چیز ہے؛ عرض کیا کچھ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں ہیں اگر اکیلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو ان کے لئے کافی ہیں اور اگر ساتھ اور بھی ساتھی ہوں تو پھر کم ہوں گی۔

(بخاری ومسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں خشک گھاس بھرا ہوا تھا۔ انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کے وقت نکلے تو کالی اون کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

(المسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے ام المومنین نے پیوند لگی ہوئی چادر اور کھردرا تہبند دکھاتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں وصال فرمایا (بخاری ومسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوبکر کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر میں کھانا تیار کیا تو اسے باندھنے کے لئے کوئی کپڑا نہ تھا میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ میرے پاس اپنے کمر بند کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا اسی کے دو حصے کر لو ایک کے ساتھ پانی اور دوسرے کے ساتھ کھانا باندھ دو،

میں نے ایسے ہی کر دیا اسی وجہ سے ان کا نام "ذات النطاقین" پڑا۔

(البخاری)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک شخص میرے پاس آیا اس وقت میرے ہاں ایک بچی تھی جس نے پانچ درہم کی قمیص اوڑھ رکھی تھی آپ نے اس آدمی سے فرمایا اس بچی کو دیکھو اس نے گھر میں کیا اوڑھ رکھا ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں میرے پاس یہ قمیص ہوا کرتی شہر مدینہ کی خواتین مجھ سے عاریۃً لے جایا کرتی تھیں۔ (البخاری)

آپ سے مروی ہے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میرے پاس ماسوائے جو کے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کھایا جاتا ہو۔ کافی مدت میں نے ان پر ہی گزارا کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے ہے حضور نے وصال کے موقع پر نہ درہم چھوڑے نہ دینار، نہ غلام نہ لونڈی ایک خچر تھی، کچھ اسلحہ تھا اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کے لئے صدقہ (وقف) کر دی تھی۔ (البخاری)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت بھی آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے عوض بطور رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آگے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا اس وقت باہر آنے کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ بھوک کی وجہ سے فرمایا قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اسی چیز کی وجہ سے میں بھی باہر آیا ہوں، اکٹھے ایک

انصاری صحابی کے گھر تشریف لے گئے مگر وہ گھر پر نہ تھے ان کی اہلیہ نے خوش آمدید کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ عرض کیا ہمارے لیے پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ انصاری آ گئے انہوں نے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین کو دیکھا تو کہنے لگے

الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی۔	تمام تعریف اللہ تعالٰے کی، آج سب سے افضل ہستی میری مہمان ہے۔

فی الفور کھجوروں کے گچھے توڑ کر پیش کر دیئے جس میں کچھ کھجوریں کچی بھی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچی کھجور توڑنے سے احتراز کیا کرو پھر بکری ذبح کی کھانا پیش کیا، کھانا کھایا پانی پیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے فرمایا

والذی نفسی بیدہ	قسم اس ذات اقدس کی جس
لتسألن عن هذا النعیم	کے قبضہ قدرت میں میری جان
یوم القیامۃ	ہے روز قیامت اس نعمت
(المسلم)	کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

یہ انصاری کون تھے؟ امام مالک اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ان کا اسم گرامی حضرت ابوالہیثم بن التیہان ہے اور شیخ ابن حبان کے بقول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعہ دو دفعہ ہوا ہے

حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ سے ہے ایک خاتون تھیں جو جمعہ کے دن چقندر اور جو ملا کر پکاتیں ہم نمازِ جمعہ کے بعد واپس لوٹتے انہیں سلام کہتے۔

فتقرب ذلک الطعام	ہمیں وہ کھانا کھلاتیں اور ہم جمعہ

ایضاً فکنا نتمنی یوم الجمعۃ — کے دن اس کھانے کی تمنا
لطعامہا ذلک — کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے اس میں چربی اور گوشت نہیں ہوتا تھا۔

وکنا نفرح بیوم الجمعۃ — اور ہم جمعہ کے دن اسے خوش ہو کر
(البخاری) — کھاتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کو زمین پر رکھ کر لیٹ جاتا کبھی بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا، ایک دن لوگوں کی گزرگاہ کے پاس بیٹھ گیا، میرے پاس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کریم کی آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائینگے لیکن وہ گزر گئے پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا میرے ظاہر و باطن سے آگاہ ہوتے فرمایا ابوہریرہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ حاضر، فرمایا میرے ساتھ آؤ، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا، آپ کے گھر دودھ کا پیالہ تھا فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور ہدیہ بھیجا ہے فرمایا ابوہریرہ عرض کیا آقا حکم فرمایا تمام اصحاب صفہ کو بلا کر لاؤ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کے پاس نہ مال نہ ان کے اہل تھے جب صدقہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کا تمام ان کی طرف بھیجتے۔

ولم یتناول منہا شیئاً — اس سے کچھ بھی اپنے لئے نہ رکھتے۔

اگر کوئی آپ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا۔
ارسل الیھم وا صاب منہا تو اصحاب صفہ کو بلا کر اس
واشرکھم فیہا میں شریک فرما لیتے۔

مجھے سخت گراں گزرا، دل میں سوچا یہ تھوڑا سا دودھ تمام کے سامنے کیا ہے؟ صرف مجھے عطا ہو جاتا میں سیر ہو کر پی لیتا، جب وہ تمام اصحاب صفہ آجائیں گے میں انہیں پلاؤں گا تو میرے لیے کہاں بچے گا؟ لیکن اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ گیا تمام کو بلا لایا، جب وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے فرمایا، ابوہریرہ عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ فرمایا پیالہ لو انہیں دودھ پلاؤ میں نے ہر ایک کو دودھ پیش کیا وہ سیر ہو کر پیتا پھر لوٹا دیتا جب تمام نے سیر ہو کر پی لیا وہ پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تبسم فرمایا اور کہا ابوہریرہ عرض کیا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اب ہم اور تم ہی رہ گئے ہیں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا بیٹھو اور پیو، میں نے بھی دودھ پیا، آپ فرماتے رہے اور پیو اور پیو حتیٰ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اب اسقدر سیر ہو گیا ہوں کہ اب کوئی گنجائش باقی نہیں فرمایا پیالہ لاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی، بسم اللہ پڑھی اور دودھ نوش فرمایا۔

(البخاری)

امام محمد بن سیرین کا بیان ہے ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اس وقت انہوں نے رنگدار اُون کے کپڑے پہن رکھے تھے، رومال سے منہ صاف کیا اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا ابوہریرہ آج تو اس لباس میں ہے کبھی وہ دن بھی تو تھے جب منبر رسول اور حجرہ عائشہ کے درمیان بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا آنے والے تیری گردن

پر پاؤں رکھتے اور دیوانہ کہتے حالانکہ اس کا سبب فقط بھوک تھا۔ (البخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قافلہ قریش کی طرف روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ کو ہمارا امیر بنایا، ہمیں ساتھ ایک تھیلی میں کچھ کھجوریں بھی عطا فرمائیں کیونکہ اس کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان میں سے ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے، عرض کیا تم پھر کیا کرتے؟ فرمایا۔

نمصها كما يمص الصبي	ہم اسے بچوں کی طرح چوستے
ثم نشرب عليها من	اور پھر پانی پی لیتے تو وہ پورے
الماء فتكفينا يومنا الى	دن کے لیئے کافی ہو جاتی۔
الليل	

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے سب سے پہلے راہ خدا میں تیر میں نے چلایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے۔

مالنا طعام الا ورق الحبلة	تو ہمارے پاس کھانے کے
وهذا السمر حتى ان كان	لئے کچھ نہ ہوتا ہم درختوں کے
احدنا ليضع كما تضع	پتوں پر گزارا کرتے، بکری
الشاة ماله خلط	کی مینگنیوں کی طرح ہمارے
(بخاری ومسلم)	پیٹ سے وہ خارج ہوتا۔

حضرت خالد بن عمیر العدوی سے ہے کہ ہمیں امیر بصرہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اللہ تعالےٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمانے لگے۔ دنیا غالب آتی جارہی ہے، تم نے اسی جگہ کی طرف منتقل ہونا ہے۔

جو دائمی ہے لہٰذا وہاں خیر ساتھ لے کر جاؤ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے ایک پتھر جہنم کے کنارے سے گرے گا اور وہ ستر سال کے بعد نیچے پہنچے گا۔ اللہ کی قسم اسے بھرا جائے گا کیا تم اب بھی مطمئن ہو؟ ہمیں اس سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے جنت کے باغات میں چالیس سال کی مسافت ہے۔ ایک دن وہ بھی کھچا کھچ بھر جائے گی، مجھے یاد آ رہا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

مالنا طعام الا ورق	ہمارے پاس کھانے کے لیے
الشجر حتی قرحت اشداقنا	کچھ نہ ہوتا درختوں کے پتے
فالتقطت بردۃ فشققتھا	کھاتے جس سے ہمارے منہ
بینی و بین سعد بن مالک	زخمی ہو جاتے، میرے پاس
فاتزرت بنصفھا	ایک چادر تھی جسے دو حصے کیا
و اتزر سعد نصفھا	ایک حصہ کا میں نے اور دوسرے
	حصہ کا حضرت سعد نے تہبند
	بنایا۔

اور آج ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی شہر کا سربراہ ہے۔

انی اعوذ باللہ ان اکون	میں اس بات سے اللہ تعالیٰ
فی نفسی عظیما وعند اللہ	کی پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے آپ
صغیرًا	کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ
(المسلم)	کے ہاں حقیر ہوں۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رضاالٰہی کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں

ثبت ہے، ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو فوت ہو گئے اور اس دنیاوی اجر میں سے کچھ نہ لیا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہے جو احد میں شہید ہوئے ایک چادر کے سوا ان کے کفن کے لئے ہمارے پاس کچھ نہ تھا اگر اُن کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو ہاں کچھ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے ستر اصحاب صفہ ایسے دیکھے ہیں جن کے پاس یا تو چادر تھی یا تہہ بند یا کمبل تھا۔

قد ربطوا فی اعناقھم	اسے اپنی گردنوں پر اس طرح
منھا ما یبلغ نصف	باندھتے کہ بعض کے پنڈلیوں
الساقین ومنھا ما یبلغ	اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچتا
نصف الساقین ومنھا	اسے اپنے ہاتھوں سے اکٹھا
ما یبلغ الکعبین فیجمعہ	رکھتے کہیں شرمگاہ ننگی نہ ہو۔
بیدہ کراھتہ ان تری	
عورتہ	

(البخاری)

خشیت الٰہی میں رونا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا روز قیامت سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کا خصوصی

سایہ حاصل ہوگا حالانکہ اس روز سایہ نہ ہوگا، عادل حاکم، عبادت الٰہی میں جوانی گزارنے والا، جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہا، وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہوتے اور جدا ہوتے وہ آدمی جسے صاحب عزت عورت نے برائی کی دعوت دی مگر اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، وہ شخص جو تنہائی میں یادِ الٰہی میں رو دیا، وہ شخص جس نے اسقدر مخفی طور پر راہ خدا میں خرچ کیا کہ بایاں نہیں جانتا دائیں نے کیا دیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

موت کی یاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا۔

کن فی الدنیا کانک — دنیا میں اجنبی کی طرح یا مسافر

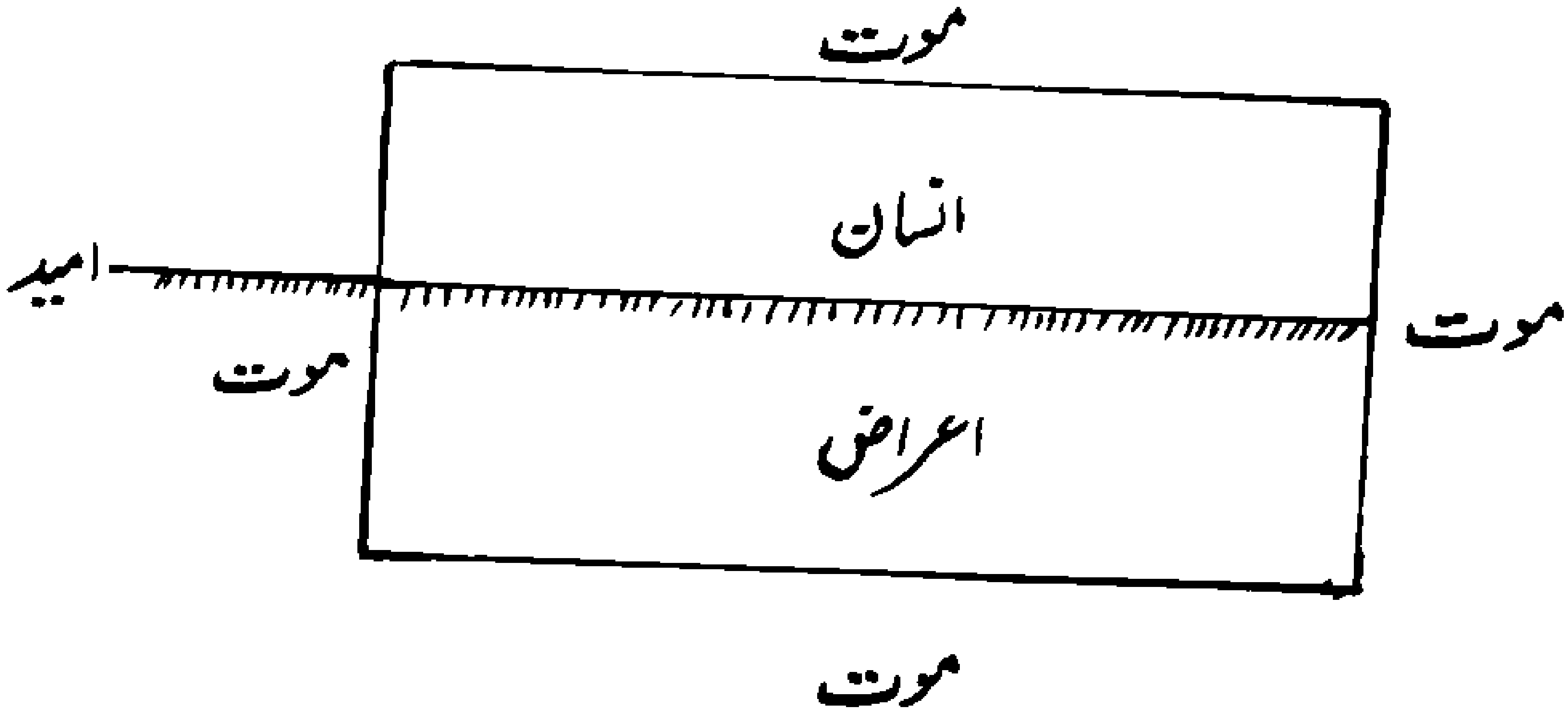
غریب او عابر سبیل — کی طرح رہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے جب شام کرو تو صبح کی انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کے منتظر نہ رہو، مرض سے پہلے صحت اور موت سے پہلے زندگی میں فائدہ حاصل کر لو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مربع شکل میں خط کھینچا پھر اس کے وسط سے باہر کی طرف مختلف خطوط کھینچے اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت احاطہ کیئے ہوئے ہے اور یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی اعراض ہیں۔

جس کا نقش آئندہ صفحہ پر ہے

اس کا نقشہ یہ ہے



حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچ کر فرمایا یہ انسان ہے اس کی جانب میں خط کھینچ کر فرمایا یہ اس کی موت ہے پھر اس کے دور خط کھینچا اور فرمایا یہ امید ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے جنت تمہارے سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے یہی معاملہ دوزخ کا ہے۔

(البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ بندے کو مہلت دیتا ہے۔ حتی کہ اس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ جاتی ہے۔ (البخاری)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، موت کی تمنا نہ کرو اگر آدمی نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اگر برا ہے تو ممکن ہے توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے مسلم کی روایت میں ہے جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مومن کی عمر میں

اضافہ خیر کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا نہ کرو اگر مجبوری ہو تو یوں دعا مانگو۔

اللھم احینی ما کانت	اے اللہ مجھے زندہ رکھ
الحیاۃ خیرا لی وتوفنی	جب تک زندگی میرے
اذا کانت الوفاۃ خیرا	لیے بہتر ہے اور جب موت
لی (بخاری و مسلم)	بہتر ہو تو پھر وہ مجھے نصیب
	فرما دے۔

خوف و فضل الٰہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا روز قیامت کو اللہ تعالےٰ سایہ عطا فرمائے گا حالانکہ اس دن سایہ نہ ہوگا ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جسے کسی صاحب عزت و حسن خاتون نے برائی کی طرف بلایا تو اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا۔

انی اخاف اللہ	میں اپنے اللہ سے ڈرتا
	ہوں۔

انہی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ایک شخص تھا جس کی زندگی اچھی نہیں گزری تھی جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بچوں کو وصیت کی، جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلانا پھر پیس لینا پھر ہوا میں اڑا دینا، اللہ کی قسم اگر میں خدا کی گرفت

میں آگیا تو وہ مجھے عذاب دے گا۔ فوت ہونے کے بعد اس کی وصیت کے
مطابق کر دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے زمین کو حکم دیا اس کے جسم کو جمع کر دے
جب جمع کر کے پیش کر دیا گیا تو فرمایا بندے

ما حملك علی ما صنعت؟ یہ سب کچھ تو نے کیوں کیا؟

عرض کیا۔

من خشیتك یا رب فغفر له اے میرے پروردگار تیرے
خوف کی وجہ سے ایسا کیا۔

اللہ تعالےٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیان فرمایا ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نے بہت دولت دی تھی،
موت کے وقت اس نے بیٹوں سے پوچھا میرا سلوک تمہارے ساتھ کیسا رہا!
انہوں نے کہا اچھا کہنے لگا میں نے کوئی اچھا عمل نہیں کیا جب میں فوت ہو جاؤں
تو مجھے جلا کر پیس لو اور پھر ہواؤں میں اڑا دو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق
ہی کر دیا اللہ تعالےٰ نے اسے جمع فرما کر پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا عرض کیا
یا اللہ۔

مخافتك فتلقاه برحمته تیرے خوف کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ
نے اسے اپنی رحمت سے نواز دیا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے جب بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے
تو اس کے بجا لانے سے پہلے فرشتے نہیں لکھتے اگر برائی کا ارتکاب

کرے تو اس کی ایک ہی برائی لکھتے ہیں اور اگر میری خاطر خوف کی وجہ سے نہ کرے تو اس کی نیکی لکھ لی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مومن جان لے کہ اللہ کے ہاں کسقدر عذاب ہے تو

ما طمع بجنتہ احد — وہ جنت کی طمع نہ کرے۔

یعنی وہ عذاب سے معافی مانگتا رہے۔ اگر وہ جان لے اللہ تعالٰے کے ہاں رحمت کسقدر ہے۔

ماقنط من رحمتہ احد — تو وہ کبھی بھی اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ (المسلم)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورۂ مبارکہ تلاوت فرمائی" ھل اتی علی الانسان" پھر فرمایا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان آواز نکالتا ہے اور یہ اس کا حق ہے اس پر ایک قدم جگہ نہیں جہاں اللہ تعالٰے کی بارگاہ میں کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو۔

واللہ لو تعلمون ما اعلم	اللہ کی قسم اگر تم وہ جان لو جو
لضحکتم قلیلاً و لبکیتم	میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو
کثیراً وما تلذذتم بالنساء	اور کثرت کے ساتھ آنسو بہاتے
علی الفرش و لخرجتم	رہو تم بستروں پر اپنی بیویوں سے
الی الصعدات تجأرون	لذت حاصل نہ کرو بلکہ تم جنگلات
الی اللہ	کی طرف بھاگ جاؤ اور اللہ تعالٰے
(البخاری)	کی طرف ہی رجوع کرتے رہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا ایسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا فرمایا اگر وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور کثرت کے ساتھ رویا کرو تو

فغطی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوھم لھم خنین — اس پر صحابہ نے چہرے ڈھانپ لیے اور رونا شروع کر دیا۔

(بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے فرمایا مجھ پر جنت و دوزخ کو پیش کیا گیا میں نے اس قدر خیر و شر کبھی نہیں دیکھا اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو ہمیشہ کم ہنسو اور زیادہ رویا کرو۔

فما اتی علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم اشد منه غطوا رؤسھم ولھم خنین — اس دن سے بڑھ کر کبھی بھی صحابہ پر سخت دن نہیں آیا انہوں نے سروں کو ڈھانپ کر رونا شروع کر دیا۔

حسن ظن اور امیدواری خصوصاً موت کے وقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کا مقدس فرمان ہے۔

انا عند ظن عبدی بی — میں بندے کے ظن کے پاس ہوتا ہوں

وانا معه حیث یذکرنی — جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور

(بخاری و مسلم)

جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو

میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن قبل آپ سے سُنا۔

لا یموتن احدکم الا وھو	جب تم میں سے کوئی فوت
یحسن الظن باللہ عزوجل	ہو تو اپنے اللہ عزوجل کے بارے
(المسلم)	میں حسنِ ظن کے ساتھ فوت ہو

یعنی میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے گا وہ مجھے معاف فرما دے گا، وہ رحمت عطا فرمائے گا مجھے جنت عطا فرمائے گا دوزخ سے محفوظ فرمائے گا۔ قبر و حشر میں آسانی فرمائے گا حضور کی معرفت و شفاعت عطا فرمائے گا۔

باب ۲۳

جنازہ کا بیان

معافی اور عافیت مانگنا

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ

کیف اقول حین اسأل ربی؟ — جب اپنے رب سے مانگوں تو کیا مانگوں؟

فرمایا یہ مانگو۔

اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی — اے اللہ مجھے معاف فرمادے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ظاہری و باطنی رزق سے نواز۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار انگلیاں جمع کیں اور فرمایا یہ دعا تیرے لیئے دنیا اور آخرت کو جمع کر دے گی۔

(المسلم)

تکلیف پر صبر

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت، ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ، میزان کو بھرنے والا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ کے کلمات آسمان و زمین کو بھرنے والے ہیں، نماز نور ہے

صدقہ، برہان ہے، صبر سراپا روشنی ہے، قرآن تمہارے حق یا خلاف حجت ہے ہر آدمی ہر روز یا اپنی ذات کو آزاد کروا لیتا ہے یا ہلاک کروا لیتا ہے۔ (المسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صبر مانگے اللہ تعالے اسے صبر عطا فرما دیتا ہے۔

وما اعطی احد عطاء خیرا اوسع من الصبر — صبر سے بڑھ کر کسی کو خیر عطا نہیں کی گئی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کا معاملہ کتنا اچھا ہے کہ اس کے لیے ہر کام میں خیر ہے اور یہ صرف مومن کو مقام حاصل ہوتا ہے۔

ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضرا صبر فکان خیرا لہ — اگر اسے خوشی نصیب ہوئی اس نے شکر کیا تو اس کے لئے خیر اگر اسے تکلیف پہنچی اس نے صبر کیا تو بھی اس کے لئے خیر۔

(المسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال دی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے جیسے ہوا میں حرکت دیتی رہتیں ہیں، مومن بھی مختلف مصائب میں مبتلا رہتا ہے، منافق کی مثال صنوبر

سکے درخت کی ہے جو ہوا سے ہلتا نہیں مگر کٹ جاتا ہے۔

(البخاری)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کو جو تکلیف، مشقت، غم پریشانی حتیٰ کہ کانٹا لگ جاتا ہے تو اس سے بھی اللہ تعالےٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کسی مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالےٰ اس سے گناہ معاف فرماتا ہے حتیٰ کہ چوبھنے والا کانٹا ہی کیوں نہ ہو؟

دوسری روایت میں ہے۔

رفعه الله بها درجة	اللہ تعالےٰ اس کی وجہ سے
وحطت عنه بها خطيئة	آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے اور
	گناہ جھاڑ دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے ام المومنین نے کچھ نوجوانوں کو ہنستے ہوئے دیکھا اور پوچھا ہنسنے کی کیا وجہ؟ عرض کیا فلاں خیمہ کی رسی کی وجہ سے گرا ہے شاید اس کی گردن یا آنکھ ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا مت ہنسو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کسی بھی مسلمان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے خواہ وہ کانٹا چوبھنے سے بھی کم ہو اللہ تعالےٰ درجہ بلند فرماتا ہے اور گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عطا ابن ابی رباح سے ہے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی خاتون نہ دکھاؤں؟ عرض کیا ضرور، فرمایا یہ

سیاہ فام خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا ۔ مجھے مرگی کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے میں بے پردہ ہو جاتی ہوں میرے لئے دُعا فرمائیے فرمایا اگر تم صبر کرو تو تمہارے لیئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں صحت کے لیے دُعا کرتا ہوں ۔ عرض کیا میں صبر کروں گی لیکن بے پردہ نہ ہونے کی دُعا فرما دیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دُعا فرما دی۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لئے صحت مند اور مقیم کی طرح ہی اعمال لکھے جاتے ہیں ۔

(بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ، جسم اقدس کو مس کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہے فرمایا ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر تکلیف ہوتی ہے عرض کیا یہ اس لئے تاکہ آپ کو دوہرا اجر ملے فرمایا ہاں

مامن مسلم یصیبہ اذی	جس مسلمان کو تکلیف پہنچی تو
من مرض فما سواہ الاحط	اللہ تعالےٰ نے اس کے گناہ معاف
اللہ بہ سیأتہ کما تحط	فرما دیتا ہے جیسے کہ درخت
الشجرۃ ورقھا	کے پتے جھڑ جاتے ہیں ۔

(بخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ کانپ رہی تھیں عرض کیا مجھے

بخار سے ہے اللہ اس سے برکت نہ دے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخار کو گالی نہ دو۔

انها تذهب خطايا بنی	یہ اولادِ آدم کے گناہ ختم کر
آدم کما یذهب الکیر	دیتا ہے جیسے کیر لوہے کے
خبث الحدید	زنگ کو ختم کر دیتا ہے۔

(المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالٰے کا مبارک فرمان ہے۔

اذا ابتلیت عبدی	جب میرے بندے کی آنکھیں
بحبیتیه فصبر عوضته	نہ ہوں اور صبر سے کام لے
عنهما الجنة	تو اس کا معاوضہ جنت ہے

(البخاری)

جسمانی تکلیف کا دم

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ہے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جب سے میں مسلمان ہوں مجھے یہ جسمانی تکلیف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھو اور سات دفعہ یہ کلمات پڑھو۔

اعوذ باللہ وقدرته من	میں اللہ تعالٰے اور اس کی
شر ما اجد واحاذر	قدرت کے زیر سایہ آتا ہوں

(بخاری و مسلم) اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے بھاگتا ہوں۔

پچھنے لگوانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اگر تمہاری ادویات میں خیر ہے تو پچھنے لگواتے، شہد پینے میں شفا ہے میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

عیادت مریض

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں چھ چیزوں کا ذکر ہے، ملاقات کے وقت سلام، دعوت قبول کرنا، نصیحت و خیر خواہی کرنا، چھینک کا جواب دینا، عیادت اور جنازہ میں شرکت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالےٰ روز قیامت فرمائے گا۔ اے بندے میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا یارب تو رب العالمین ہے میں کیسے عیادت کرتا فرمایا کیا تو نہیں جانتا فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی، کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کی عیادت

کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ اے بندے میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا مگر تو نے نہیں دیا عرض کرے گا یارب آپ رب العالمین ہیں آپ کو کھانا کیسے دیا جا سکتا ہے۔ فرمایا کیا تجھے علم نہیں فلاں آدمی بھوکا تھا اگر تو اسے کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پا لیتا، اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے نہیں پلایا عرض کرے گا یارب آپ تو رب العالمین ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلا سکتا ہوں فرمایا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو وہاں مجھے پا لیتا۔

(المسلم)

مقام وصیت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان پر تین راتیں اس حال میں بسر نہ ہوں کہ اس نے وصیت نہ لکھی ہو، حضرت نافع کا بیان ہے میں نے حضرت ابن عمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالی سنا ہے کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں میرے پاس وصیت نامہ نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یارسول اللہ کون سے صدقہ کا اجر زیادہ ہے۔ فرمایا تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو صحت مند اور ضرورت مند ہو فقر کا خوف اور غنا کی امید ہو۔

موت پر راضی ہونا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالٰے کی ملاقات چاہتا ہے اللہ تعالٰے بھی اُس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالٰے کی ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ بھی اس سے ملاقات ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اس سے موت کی ناپسندیدگی مراد ہے ہم تو تمام موت کو ناپسند کرتے ہیں فرمایا ایسا نہیں مومن کو جب اللہ تعالٰے کی رحمت، رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالٰے سے ملاقات چاہتا ہے اور اللہ تعالٰے بھی اسے ملاقات عطا فرمانے کا ارادہ کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ تعالٰے کے عذاب، ناراضگی کا بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالٰے سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ تعالٰے بھی اس سے ملاقات پسند نہیں فرماتا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالٰے سے روایت فرمایا۔

اذا احب عبدی لقائی	جب میرا بندہ میری ملاقات
احببت لقاءہ واذا کرہ	چاہتا ہے تو میں بھی اس کی
لقائی کرھت لقاءہ	ملاقات چاہتا ہوں اور جب
(بخاری)	وہ میرے ملاقات ناپسند کرتا
	ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں

میت کے پاس کی جانے والی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فوت ہونے والے کے پاس جاؤ تو بہتر کلمات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہہ رہے ہوتے ہیں جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر ان کی موت کا بتایا تو فرمایا یہ کلمات پڑھو۔

اللھم اغفرلی ولہ	اے اللہ مجھے اور اسے
واعقبنی منہ عقبی	معاف فرما دے اور مجھے
حسنۃ	بہتر عطا فرما۔

تو مجھے اللہ تعالےٰ نے ان سے بہتر شوہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا فرما دیا۔

(المسلم)

انہی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب کوئی شخص مصیبت میں یہ کلمات پڑھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون	ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی
اللھم اجرنی فی مصیبتی	طرف جانے والے ہیں اے
واخلف لی خیرا منھا	اللہ اس تکلیف پر مجھے اجر عطا
الا اجرہ اللہ تعالےٰ فی	فرما اور میرے لئے بہتر فرما تو
مصیبتہ واخلف لہ خیرا	اللہ تعالےٰ نے اس پر بہتر اجر عطا
منھا۔	فرماتا ہے۔

جب میرے شوہر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو میں سوچتی رہی ابو سلمہ سے بہتر کون ہے؟ تو اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں مجھے سب سے بہتر شوہر عطا فرمایا۔

میت کے ساتھ تدفین تک رہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسے ہیں؟ فرمایا ملاقات کے وقت سلام، دعوت قبول کرنا، خیر خواہی کرنا، چھینک کا جواب دینا، عیادت کرنا۔ جنازہ کے ساتھ جانا۔ (مسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ میں شرکت تک رہا اسے ایک قیراط جو تدفین تک رہا اس کے لیئے دو قیراط ہیں عرض کیا قیراط سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ایسے دو بڑے پہاڑوں کے برابر ان میں سے چھوٹا احد کے برابر ہے۔

دوسری روایت میں ہے جو ایمان و احتساب کی بنا پر تدفین تک ساتھ رہا اسے دو قیراط اجر ملے گا اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو جنازہ کے بعد واپس ہو گیا اس کیلئے ایک قیراط اجر ہے۔

حضرت عامر بن سعد سے ہے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو جناب آئے انہوں نے کہا ابن عمر تم نے ابو ہریرہ کا یہ قول سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلا، نماز جنازہ میں شریک ہوا اور تدفین تک ساتھ رہا اس کے لیے

دو قیراط اجر ہو گا ۔ اور جو جنازہ پڑھ کر لوٹ آیا اس کے لیے ایک قیراط ہے فرمایا جناب تم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھو اور مجھے بھی آگاہ کرنا حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں سنگریزے لیے رکھے تھے واپس آئے اور انہوں نے بتایا سیدہ نے حضرت ابو ہریرہ کی تصدیق کر دی ہے، حضرت ابن عمر نے سنگریزے زمین پر پھینکتے ہوئے فرمایا ہم بہت سے قراریط میں زیادتی کرتے ہیں۔ (المسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صرف جنازہ میں شرکت کی اس کے لیے ایک قیراط اجر اور جو تدفین تک رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

جنازہ میں کثرت تعداد

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر سو آدمی نماز جنازہ پڑھ کر اس کی سفارش کریں ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (المسلم)

حضرت کریب کا بیان ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے کا وصال ہو گیا آپ نے مجھے فرمایا باہر دیکھو کتنے لوگ آئے ہیں؟ میں نے بتایا کافی لوگ ہیں فرمایا چالیس ہوں گے عرض کیا ہاں فرمایا اب جنازہ کے لیے نکلو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس کے جنازہ میں ایسے چالیس آدمی ہوں جنہوں نے شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالےٰ اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرما لیتا ہے (المسلم)

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لے جانے میں جلدی کیا کرو اگر میت اچھی ہوئی تو وہ اچھے مقام پر جلدی پہنچ جائے گی اور وہ بُری ہوئی تو تمہارے کاندھوں سے جلدی اتر جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

میّت کیلئے دُعا اور اچھے کلمات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی پھر ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی مذمت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہوں یہ معاملہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں دفعہ فرمایا ثابت ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لئے دوزخ ثابت ہو گی۔

انتم شھداء اللہ فی الارض — تم زمین میں اللہ تعالٰے کے گواہ ہو۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو الاسود کا بیان ہے میں شہر مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر

۔ نے فرمایا ثابت ہوگئی پھر دوسرا گزرا لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی تو حضرت عمر نے فرمایا ثابت ہوگئی پھر تیسرا گزرا لوگوں نے اس کی مذمت کی فرمایا ثابت ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں میں نے پوچھا امیرالمومنین کیا ثابت ہوگئی؟ فرمایا۔

قلت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — میں نے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

آپ نے فرمایا تھا جس مسلمان کی اچھائی کی چار آدمی گواہی دیدیں اللہ تعالے اسے جنت میں داخل فرمائے گا ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے عرض کیا اگر دو ہوں فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے۔ ہم نے ایک کے بارے میں سوال ہی نہ کیا۔

(البخاری)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لا تسبوا الاموات فانھم افضوا الی ما قدموا — مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے اپنے کیئے کا پالیا

(البخاری)

نوحہ اور بین کر کے رونا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ — نوحہ کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے ہے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالے عنہ پر جب غشی طاری ہوئی تو ان کی ہمشیرہ نے فلاں فلاں کہتے ہوئے بین شروع کر دیئے جب انہیں افاقہ ہوا تو فرمانے لگے جو تو نے میرے بارے میں کہا ہے مجھ سے اسی بارے میں پوچھ ہو گی۔

فلما مات لم تبک علیہ پھر ان کے وصال پر وہ خاموش ہی رہیں۔ (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں انسان کو کفر کے قریب کر دیتی ہیں، نسب پر طعن اور میت پر نوحہ (المسلم)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت چار چیزیں نہیں چھوڑے گی حالانکہ وہ جاہلیت کی ہیں، خاندان پر فخر، نسب پر طعن، ستاروں کی بنا پر بارش اور نوحہ کرنا اور فرمایا نوحہ کرنے والی خاتون اگر موت سے پہلے توبہ نہ کر لے تو قیامت کے دن اسے آگ کی زرہ پہنائی جائے گی۔

(المسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا میں اور ایک خاتون نوحہ کی تیاری کر رہی تھیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تم شیطان کو گھر داخل کرنے کی کوشش میں ہو جسے اللہ تعالے نے نکال دیا۔

فکففت عن البکاء تو میں نوحہ سے رک گئی

فلما ابلت — اور خاموش رہی۔

(المسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء، حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو آپ غمگین حالت میں تھے، ایک آدمی نے عرض کیا حضرت جعفر پر خواتین نوحہ کر رہی ہیں فرمایا جاؤ انہیں روک دو اس نے واپس آ کر عرض کیا وہ باز نہیں آرہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے مونہوں پر خاک پھینکو میں نے اسے کہا تیرا ناک خاک آلود ہو، اللہ کی قسم نہ تو ایسا کر سکتا ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمارا نہیں۔

من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔	جس نے منہ نوچا، گریبان چاک کیا اور جاہلیت جیسا عمل کیا۔

(البخاری ومسلم)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تکلیف ہوئی ان کا سر جس خاتون کی گود میں تھا اس نے چیخ و پکار شروع کر دی اس وقت حضرت ابو موسیٰ میں کچھ کہنے کی طاقت نہ تھی جب افاقہ ہوا تو فرمانے لگے۔

انا بری ممن بری منہ	میرا اس سے کوئی نہیں جس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری من الصالقة والحالقة والشاقة (بخاری و مسلم)

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق نہیں اور آپ علیہ السلام کا نوحہ کرنے والی، مصیبت پر سر منڈوانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے کوئی تعلق نہیں۔

تین دن سے زائد سوگ

حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا بیان ہے میں ام المومنین سیدہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی ان کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے وصال کا موقعہ تھا انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے اس وقت خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن رکھا ہے جو خاتون اللہ تعالٰے اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے کسی پر تین دن سے زائد سوگ جائز نہیں ہاں اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو پھر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی یہ ان کے بھائی کی وفات کا موقعہ تھا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور یہی ارشاد گرامی بیان کیا۔

(بخاری و مسلم)

یتیم کا مال کھانا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم

نے فرمایا اے ابوذر میں تجھے کمزور پاتا ہوں میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ کبھی مال یتیم کا ولی بننا۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو عرض کیا گیا وہ کونسی ہیں، فرمایا اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق قتل، سود خوری، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے بھاگنا، معصوم خواتین پر تہمت۔

(بخاری و مسلم)

زیارت قبور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبور کی زیارت کیا کرو

فانها تذکر الموت کیونکہ اس سے موت کی یاد آتی ہے۔

(المسلم)

ظالموں کی قبور سے گزر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے اس وقت فرمایا جب وہ دیار ثمود سے گزر رہے تھے کہ ان سے روتے ہوئے گزرو، اگر تم رو نہیں سکتے تو ان پر داخل نہ ہوں تاکہ انہیں پہنچنے والا عذاب تمہیں نہ پہنچے۔

(بخاری و مسلم)

ایک روایت ہے کہ ظالموں کے علاقہ میں روتے ہوئے داخل ہوں ایسا نہ ہو کہیں پریشانی بن جائے

ثم قنع راسه واسرع السیر حتی اجاز الوادی	پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس ڈھانپ لیا اور بڑی تیزی سے اس وادی سے گزر گئے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک یہودی عورت میرے پاس آئی عذاب کا تذکرہ ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے، اور فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے نجات کی دعا فرماتے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اموات کی تدفین نہ کرتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سے آگاہ فرما دیتا۔ (المسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے تم میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت دکھائی جاتی ہے اور اگر جہنمی ہے تو جہنم پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے۔

ھذا مقعدك حتی یبعثك اللہ یوم القیامة	یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو روزِ قیامت اٹھے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کو جب قبر میں رکھ کر لوگ واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آجاتے ہیں اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تو اس ذاتِ گرامی محمد کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالے کے بندے اور اس کے رسول ہیں اسے کہا جاتا ہے یہ دیکھ تیرا ٹھکانہ جہنم تھا اللہ تعالے نے اسے جنت سے بدل دیا ہے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا اگر وہ کافر یا منافق ہوا تو کہے گا میں نہیں جانتا میں وہی کہا کرتا جو لوگ کہتے کہا جائے گا تو نے سمجھا اور پڑھا نہیں تھا پھر اسے ایسی ضرب لگائی جائے گی جس سے وہ اسقدر چیخ و پکار کرے گا کہ جن و انس کے علاوہ ہر کوئی اسے سنے گا ایک روایت میں ہے جب مومن میت سے پوچھا جائے گا۔ تو کس کی عبادت کرتا تھا تو وہ کہے گا اللہ تعالے کی مہربانی سے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا پوچھا جائے گا اس ذات گرامی کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے کہے گا یہ اللہ تعالے کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں، اس کے بعد کوئی سوال نہ ہو گا پھر اسے آگ کی طرف لے جا کر کہا جائے گا یہ تھا تیرا ٹھکانہ لیکن اللہ تعالے نے اسے بدل کر جنت عطا فرما دیا ہے وہ دیکھے گا اور کہے گا مجھے اجازت دو تاکہ اپنے گھر والوں کو مطلع کر سکوں کہا جائے گا اب یہاں آرام کرو، لیکن کافر یا منافق سے جب پوچھا جائے گا اس ذات گرامی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے وہ کہے گا وہی جو لوگ کہتے تھے اسے ایک ضرب لگائی جائے گی جس پر اسقدر چیخے گا کہ جن و انس کے علاوہ ہر کوئی سنے گا۔

قبر پر بیٹھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا آگ کے انگار پر بیٹھنا کہ کپڑے جل جائیں۔

خیر لہ من ان یجلس علی قبر — اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر کے اوپر بیٹھے۔

(المسلم)

باب ۲۴

احوالِ قیامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صوروں کے درمیان چالیس کا عرصہ ہے لوگوں نے کہا اس سے مراد چالیس دن ہیں ہمیں نے انکار کیا عرض کیا چالیس ماہ ہیں میں نے انکار کیا پھر انہوں نے کہا چالیس سال میں نے انکار کیا پھر آسمان سے پانی آئے گا تو لوگ سبزے کی طرح اگ آئیں گے، انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب کچھ بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے، اس سے روز قیامت مخلوق دوبارہ زندہ ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسی ہڈی ہے جسے زمین کبھی نہیں کھا سکتی اور اسی سے مخلوق دوبارہ زندہ ہو گی، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا وہ پشت کے نیچے والی ہڈی ہے۔

میدان محشر کی کیفیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے منبر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم اللہ تعالیٰ کے حضور ننگے جسم اور پاؤں پیدل اور بغیر ختنہ کے پیش ہوں گے، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ

السلام کو حلہ پہنایا جائے گا۔ میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا میں کہوں گا یا اللہ یہ میرے امتی ہیں فرمائے گا آپ جانتے نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا؟ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰ) نے کہا تھا۔

وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا	میں ان کا اس وقت تک
مَّا دُمْتُ فِيهِمْ	گواہ ہوں جب تک میں
	ان میں تھا۔

پھر مجھے بتایا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد اسلام کو چھوڑ دیا تو میں کہوں گا دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

(بخاری و مسلم)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روز قیامت لوگ ننگی حالت میں اٹھیں گے عرض کیا کیا تمام مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ فرمایا۔

الامر اشد من ان ینظر	معاملہ اسقدر سخت و شدید
بعضھم الی بعض	ہوگا کہ کسی کو دیکھنے کی ہوش
(بخاری و مسلم)	ہی نہ ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت لوگ ایسے چٹیل سفید میدان میں اٹھے گے جو روئی کی طرح ہو گا اور وہاں کسی کے لئے کوئی نشان اور علامت نہ ہوگی (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اللہ تعالے کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْہِہِمْ اِلٰی جَہَنَّمَ
انہیں منہ کے بل دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

تو منہ کے بل کافر کو کیسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں پاؤں پر چلا سکتا ہے وہ منہ پر چلانے پر بھی قادر ہے حضرت قتادہ نے جب یہ سنا تو کہا - رب العزت کی قسم ایسا ضرور ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت لوگوں کو تین احوال پر لایا جائے گا، شوق والے، ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو یا تین یا چار یا دس ہوں گے، بقیہ کو آگ اکٹھا کرے گی ان سے وہ کہے گی جو وہ کہتے تھے ان کے ساتھ راتیں اسی طرح بسر کرے گی جیسے وہ کرتے تھے اس طرح صبح وشام کا معاملہ ہوگا۔

(بخاری ومسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت لوگ پسینہ میں ہوں گے حتیٰ کہ وہ ستر ہاتھ زمین پر پھیلا ہوا ہوگا اور لوگ کانوں تک اس میں ڈوبے ہوں گے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت لوگ اللہ رب العالمین کے بارگاہ میں جب کھڑے ہوں گے تو ہر کوئی کانوں تک پسینہ میں ڈوبا ہوگا۔

(بخاری ومسلم)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا روزِ قیامت سورج آدمی کے ایک میل کی مقدار قریب ہوگا۔ راوی حدیث سلیم بن عامر کہتے ہیں معلوم نہیں میل سے کیا مراد ہے؟ زمین والا اور سرمہ لگانے والا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے، بعض ٹخنوں تک اور بعض منہ تک،

حساب وکتاب

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا حساب لیا گیا وہ عذاب دیا گیا میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالے کا فرمان نہیں۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا	اور جس کو اس کا نامۂ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا اور اور وہ گھر والوں کی طرف خوش لوٹے گا۔

آپ نے فرمایا یہاں پیشگی مراد ہے، روزِ قیامت جس کا حساب ہوا وہ ہلاک ہوگیا۔ (بخاری ومسلم)

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کرو، قرب حاصل کرو اور محبت پھیلاؤ کسی آدمی کو بھی اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا

ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ۔	اگر اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھانپ لے تو میں بھی نہیں جا سکتا۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے سب سے مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز، روزہ اور زکوٰۃ ادا کرکے آیا مگر اس نے کسی کو گالی دے رکھی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون کیا تھا، کسی کو مارا تھا تو اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (المسلم)

انہی سے مروی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ فرمایا جب سورج بادلوں میں نہ ہو تو تم اسے دیکھتے ہو تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے عرض کیا نہیں فرمایا جب چودھویں کا چاند بادلوں میں نہ ہو کیا تمہیں دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی ایسی تکلیف بھی نہ ہوگی مگر وہ جو تمہیں ان دونوں کے دیکھنے میں ہوتی ہے، جب بندہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے عزت و سرداری نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تجھے بیوی، سواری کے لئے گھوڑا اور اونٹ نہیں دیئے تھے؟ کیا میں نے تجھے مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کہے گا ہاں فرمایا کیا میری ملاقات کا عقیدہ رکھتا تھا؟ عرض کرے گا نہیں فرمایا آج میں تجھے اس طرح بھلا دیتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر دوسرے کو بلا کر اللہ تعالےٰ نے یہی ارشاد فرمائے گا وہ بھی کہے گا میں ملاقات کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ اسے فرمان ہوگا میں نے تجھے اسی طرح بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا یا تھا پھر تیسرے شخص کو اللہ تعالےٰ نے یہی فرما کر یہ پوچھے گا تو

وہ کہے گا میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب و رسول پر ایمان لایا۔ میں نماز، روزہ اور صدقہ کیا حتی الوسع خیر کے کام کرتا رہا فرمان ہو گا تو یہاں بھی ایسا کہہ رہا ہے ہم تجھ پر گواہ لاتے ہیں وہ بندہ سوچے گا میرے خلاف گواہ کون ہو سکتا ہے؛ تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اس کی ٹانگوں، گوشت اور ہڈیوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا پھر وہ معافی مانگنا شروع کرے گا یہ شخص منافق ہو گا جس پر اللہ تعالےٰ ناراض ہو گیا ہو گا۔ (المسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا روز قیامت ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؛ فرمایا کیا تم چودھویں کے چاند کو بغیر بادل کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؛ عرض کیا نہیں فرمایا جب بادل نہ ہوں تو سورج کے دیکھنے میں تمہیں شک ہوتا ہے؛ عرض کیا نہیں فرمایا تم اللہ تعالےٰ کا دیدار بھی اس طرح پاؤ گے روز قیامت لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور فرمان ہو گا جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے، ان میں سے کوئی سورج، کوئی چاند اور کوئی طاغوت کے ساتھ ہو جائے گا، اس امت کے منافق رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم یہاں ہی رہیں گے حتیٰ کہ ہمارا رب آ جائے، جب ہمارا رب آ گیا ہم نے اسے پہچان لیا پس اللہ تعالےٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے وہ انھیں بلائے گا پھر دوزخ پر پل صراط بچھایا جائے گا سب سے پہلے وہاں سے میں اپنی امت کے ساتھ گزروں گا، اس دن رسولوں کے علاوہ کوئی بول نہیں سکے گا اور ان کا کلام یہ ہو گا۔ اے اللہ سلامتی سلامتی، دوزخ میں سعدان (پودا) کے کانٹوں کی طرح کنڈے

ہوں گے کیا تم نے وہ درخت دیکھا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ہوں گے تو اسی طرح مگر ان کے جسامت اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، ہر شخص کو اعمال کے مطابق کھینچا جائے گا بعض ہلاک ہو جائیں گے بعض کٹ جائیں گے پھر نجات پائیں گے، جب اللہ تعالےٰ اہلِ نار سے رحمت کا ارادہ فرمائے گا تو ملائکہ کو حکم ہو گا جو بھی اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے تھے انہیں نکال لو تو وہ سجدوں کے آثار کی وجہ سے انہیں نکالیں گے، اللہ تعالےٰ نے ان نشانوں کو جلانا آگ پر حرام فرما دیا ہے پس وہ آگ سے نکلیں گے تو ان کی جلدیں جلی ہونگی ان پر ماءِ حیات ڈالا جائے گا۔ تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب سے پودے اُگتے ہیں پھر اللہ تعالےٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا ایک آدمی جنت و دوزخ کے درمیان رہ جائے گا تو وہ آخری دوزخی ہو گا جو جنت میں داخل ہو گا اور اس کا چہرہ آگ کی طرف ہو گا وہ عرض کرے گا اے اللہ میرے چہرے کو آگ سے پھیر دے اس کی ہوا اور لو نے مجھے جلا دیا ہے فرمان ہو گا اس کے بعد تو تو کچھ نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا۔ تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں وہ اللہ تعالےٰ سے عہد و پیمان کرے گا، اللہ تعالےٰ اس کا چہرہ پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف چہرہ کرے گا اور جنت کی خوشحالی دیکھے گا تو کچھ دیر خاموش رہے گا پھر کہے گا مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے فرمان ہو گا کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا عرض کرے گا یا اللہ میں تیری مخلوق کا سب بدبخت شخص نہیں بننا چاہتا فرمان ہو گا اب تو نہیں مانگے گا؟ اس سے عہد و پیمان ہو گا۔ تیری عزت کی قسم اس کے بعد نہیں مانگوں گا تو اسے

دروازہ جنت تک پہنچا دیا جائے گا جب دروازے میں پہنچ کر جنت کی تروتازگی و سرور کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا یا اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندہ تو کس قدر عہد توڑنے والا ہے تو کتنے وعدے کیے ہیں؟ عرض کرے گا میرے پروردگار مجھے اپنی مخلوق میں بدبخت نہ کر دے، اللہ تعالیٰ اس پر تبسم فرمائے گا پھر اسے جنت میں داخل فرما دے گا اور فرمائے گا اب تو تمنا کرتا جا جنت میں تیری تمنا کے مطابق جنت میں درجات دوں گا پھر وہ تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ بھی اور اس کی مثل اور بھی لے لو، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

لک ذلک و عشرۃ امثالہ — یہ بھی اور اس کی دس امثال بھی لے لو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یہ یاد نہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا یہ آخری آدمی ہو گا جو جنت میں داخل ہو گا۔ (البخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا ہم روز قیامت اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیا تم چاشت کے وقت سورج دیکھتے ہو جبکہ بادل نہ ہو اسی طرح کیا تم چاند دیکھتے ہو تو

تکلیف ہوتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے دیدار میں تمہیں اس طرح تکلیف نہ ہو گی جیسے ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں ہے، روز قیامت ایک اعلان ہو گا ہر امت اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی، اللہ کے سوا جس کی بھی کوئی عبادت کرتا ہو گا مثلاً بت، انصاب وغیرہ کی وہ تمام جمع ہو کر دوزخ میں گر جائیں گے حتیٰ کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے والے ہوں گے خواہ نیک ہوں یا بد اور باقی لوگ، پھر یہود کو بلا کر کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے ؟ وہ کہیں گے ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا تم نے تکذیب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیئے بیوی اور اولاد ثابت کی۔ اب تم کیا چاہتے ہو ؟ کہیں گے ہمارے رب ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی کی ضرورت ہے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم ہو گا انہیں دوزخ میں ڈال دو تو وہ آگ میں گر جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلا کر پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے رہے ہو ؟ عرض کریں گے ہم حضرت مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنا لیا اور اس کے لیے اولاد مانی، اب تم کیا چاہتے ہو ؟ کہیں گے، ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلایا جائے انہیں دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ جہنم میں گر جائیں گے حتیٰ کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد، پھر اللہ تعالیٰ (شایان شان) صورت میں ان کے پاس آکر فرمائے گا تم کس کی انتظار میں ہو ؟ عرض کریں گے ہر امت اپنے معبود کے ساتھ چلی گئی، ہم نے دنیا میں بھی ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں

دیا فرمان ہو گا میں تمہارا رب ہوں عرض کریں گے ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں ہم نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا۔ فرمان ہو گا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان لو عرض کریں گے ہاں تو ساق کو منکشف کیا جائے گا تو جو اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ کیا کرتا تھا اسے سجدہ کا اذن الٰہی نصیب ہو گا اور جس نے ریا کاری کی خاطر سجدہ کیا ہو گا اللہ تعالےٰ اس کی پشت کو تختہ بنا دے گا وہ جب بھی سجدہ کی کوشش کرے گا تو پشت کے بل گر پڑے گا پھر وہ سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالےٰ اس صورت مبارکہ میں ہو گا جس میں انہوں نے پہلی دفعہ دیکھا تھا فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں عرض کریں گے تو ہی ہمارا رب ہے پھر جہنم پر پل بچھا دیا جائے گا اور شفاعت کا دروازہ بھی کھول دیا جائے گا اور وہ کہیں گے اے اللہ سلامتی سلامتی عرض کیا یا رسول اللہ وہ پل کیسا ہو گا ؟ فرمایا وہ سراپا پھسلنے کی جگہ ہے، اس میں کڑک ہی کڑک اور کتے ہوں گے اور وہ سعدان پودے کی طرح ہوں گے مومن، آنکھ جھپکنے، بجلی، ہوا، پرندے اور عمدہ گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے مسلمان، نجات پائے گا۔

حتیٰ کہ تمام اہلِ ایمان کو فلاح نصیب ہو جائے گی مجھے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اہلِ ایمان اپنے دوزخی بھائیوں کے لیئے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں شفاعت و مناجات کرتے ہوئے عرض کریں گے اے ہمارے رب یہ ہمارے ساتھ روزہ، نماز اور حج ادا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا، تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں نکال لو ان کے اجسام پر آگ حرام کر دی جائے گی اور وہ کثیر

مخلوق کو نکال لیں گے آگ کسی کے نصف پنڈلی تک اور کسی کے گھٹنوں تک ہوگی پھر عرض کریں گے اے ہمارے رب جن کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا ان تمام کو ہم نے نکال لیا ہے ان سے کہا جائے گا تم پھر جا کر انہیں نکالو جن کے دل میں مثقال دینار کے برابر خیر ہے تو وہ جا کر کثیر لوگوں کو نکالیں گے پھر عرض کریں گے ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا جن کے بارے میں حکم ہوا تھا اللہ تعالٰے فرمائے گا تم جاؤ اور انہیں بھی نکال لو جن کے دل میں مثقال نصف دینار خیر ہے وہ انہیں نکالیں گے اس سے بہت سی مخلوق دوزخ سے نکل جائے گی پھر عرض کریں گے آپ کے حکم کے مطابق ہم نے وہاں سے ان کو نکال لیا ہے حکم ہوگا جاؤ جن کے دل میں مثقال ذرہ خیر ہے اسے نکال لو وہ بہت سی مخلوق کو نکال کر عرض کریں گے ہم نے وہاں کسی خیر کو نہیں چھوڑا، حضرت ابوسعید فرمانے لگے اگر اس حدیث میں تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت مبارکہ پڑھو۔

ان اللہ لا یظلم مثقال	یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ذرہ برابر
ذرۃ و ان تک حسنۃ	اور اگر نیکی ہو تو دوگنا کر دیتا ہے اور
یضاعفھا و یؤت من	دیتا ہے اسے اپنے پاس سے اجرِ عظیم۔
لدنہ اجراً عظیماً	

اللہ عزوجل کا حکم ہوگا، ملائکہ اور انبیاء شفاعت کریں گے اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہ جائے گا تو اللہ تعالٰے ایک مٹھی بھر کر آگ سے ایسی قوم کو نکالے گا جنہوں نے کبھی خیر نہیں کی ہو گی وہ کوئلہ کی طرح ہو نگے انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ اس

طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلاب کی وجہ سے اُگتا ہے کیا تم پتھر یا درخت نہیں دیکھتے جس طرف سورج ہوتا ہے وہ زرد و سبز اور سایہ والا حصہ سفید ہوتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ کہیں دیہات میں بکریاں چراتے رہے ہیں، فرمایا وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں پر مہر ہو گی اہلِ جنت ان کو پہچانیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے دوزخ سے آزادی عطا فرما دی ہے حالانکہ انہوں نے نہ کوئی عمل کیا اور نہ کوئی خیر آگے بھیجی تھی پھر حکم ہو گا جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا ہے عرض کریں گے یا اللہ آپ نے جو کچھ ہمیں دیا ہے یہ تو کسی کو بھی نصیب نہیں ہوا فرمایا تمہارے لئے میرے پاس اس سے بھی افضل ہے عرض کریں گے مالک اس سے بڑھ کر افضل کیا ہے؟ فرمایا

رضائی فلا اسخط علیکم ابدا — وہ میری رضا ہے کہ تم پر کبھی ناراض نہ رہوں

(بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے فرمایا جانتے ہو میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا بندے اور اسی کے رب کے درمیان گفتگو کی وجہ سے، بندہ نے عرض کیا اے میرے رب تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کرے گا آج میں اپنی ذات پر کسی کو گواہ نہیں بناؤں گا فرمایا آج تجھ پر تیری ذات اور کرام کاتبین ہی کافی ہوں گے پھر اس کے منہ پر

ہوگا کہ اس کے اعضاء کو بولنے کے لیے کہا جائے گا تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائے گا پھر حکم ہوگا مجھ سے دور ہو جا۔

(المسلم)

حوض کوثر، میزان اور پل صراط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی ہے اس کا پانی دودھ سے سفید، خوشبو، کستوری سے بڑھ کر اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر، جس نے اس کا پانی پیا اسے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

ایک روایت میں ہے حوض کی مسافت ایک ماہ، اس کے کنارے برابر، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہوگا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آپ سے حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس جگہ سے لے کر عمان تک ہوگی اس کے پانی کے بارے میں عرض کیا گیا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس میں جنت سے دو پرنالے بہہ رہے ہوں گے۔ ایک سونے اور دوسرا چاندی کا ہوگا۔

(المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا میرے حوض کے دونوں اطراف کے درمیان فاصلہ، صنعاء اور مدینہ جتنا ہے دوسری روایت میں عمان کا ذکر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے میں ان سے لوگوں کو دور کروں گا جیسے کوئی مالک اپنے اونٹ کو دوسروں سے جدا کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں تمہارے لئے ایسی نشانیاں ہونگی جو کسی میں نہ ہوں گی تم میرے پاس آؤ گے تو تمہارے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے، ایک گروہ کو مجھ سے دور کیا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب کیا یہ میرے اصحاب نہیں؟ فرشتہ جواب دے گا تمہیں علم نہیں تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا من مانی کی؟

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کے درمیان فرماتے ہوئے سنا میں حوض پر وارد ہونے والے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ کی قسم کچھ لوگوں کو مجھ سے دور کیا جائے گا میں عرض کروں گا کیا یہ میرے امتی نہیں؟ ارشاد ہوگا آپ نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا من مانی کی تو پھر وہ انہی پاؤں پر واپس ہو جائیں گے۔ (المسلم)

حضرت ام مبشر انصاری رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ان شاء اللہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکا عرض کیا اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا — تم میں سے ہر کوئی جہنم پر وارد ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا فرمان عالی ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (المسلم) — پھر ہم برائیوں سے بچنے والوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل اسی میں چھوڑ دیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک آدمی اپنے والد سے مل کر کہے گا اے والد میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ وہ کہے گا اچھا تھا وہ کہے گا کیا آج تم میرے ساتھ تعاون کرتے ہو کہے گا ہاں وہ کہے گا میرا بوجھ تم لے لو اور میں تمہارا بوجھ لے لیتا ہوں پھر اللہ تعالےٰ کی بارگاہ مقدس میں حاضر ہوں گے فرمان ہوگا اے میرے بندے تو جنت میں جس دروازہ سے چاہتا ہے داخل ہو جا عرض کرے گا میرا والد بھی ساتھ جائے؟ آپ نے وعدہ فرمایا تھا مجھے رسوا نہیں کیا جائے گا فرمان ہوگا اس کے والد کو بیجو بنا کر دوزخ میں پھینک دو پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا اے میرے بندے کیا یہ تیرا والد ہے؟ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں۔

(المستدرک للحاکم)

باب ۲۵

شفاعت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اپنی اپنی دعا مانگ لی ہے مگر۔

انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی (بخاری و مسلم) میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اسے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا، اہل ایمان دخول جنت کے لیئے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے اسے ہمارے والد گرامی ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوادیں وہ فرمائیں گے کیا میں جنت سے خطا کی وجہ سے ہی نہیں نکلا تھا؟ میں یہ نہیں کرسکتا تم میرے بیٹے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان کے پاس حاضر ہونگے تو فرمائیں گے یہ منصب میرا نہیں میں دور کا خلیل ہوں تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی فرمائیں گے یہ منصب میرا نہیں تم حضرت کلیم اللہ و روح اللہ، عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ تو حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ انہیں اذن دیا گیا ہے پھر امانت اور رحم کو پل صراط کے دائیں بائیں کھڑا کر دیا جائے گا،

تم دیکھتے نہیں ہو کہ بجلی کیسے گزرتی ہے اور کیسے لوٹتی ہے پھر ہوا کی طرح پھر پرندے کی طرح اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔

اور تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے یہ فرما رہے ہوں گے اے میرے رب سلامتی سے گزار دے سلامتی سے گزار دے حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ گھسٹ کر چلے گا اس کے واستہ کے دونوں طرف کتے مامور ہوں گے حکم کے مطابق آدمی کو پکڑ لیں گے

قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی کی مسافت ستر سال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک ہوئے آپ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا یہ آپ کو پسند تھا اسے آپ نے منہ سے توڑ توڑ کر تناول فرمایا اور اور فرمایا میں روز قیامت تمام لوگوں کا سربراہ ہوں تم جانتے ہو کیا ہوگا؛ اللہ تعالےٰ نے تمام اولین و آخرین کو ایک مقام پر جمع فرمائے گا، دیکھنے والا انہیں دیکھے گا، سورج ان کے قریب ہوگا لوگ ایسے غم وحزن میں ڈوبے ہوں گے جس کی انہیں طاقت نہ ہوگی تو لوگ کہیں گے تم اپنے حال کو دیکھ رہے ہو کوئی آدمی ڈھونڈھو جو رب کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کرے؛ بعض کہیں گے تم حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ، حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے قدرت سے بنایا اور اس میں روح پھونکی، فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور جنت میں ٹھہرایا کیا رب کی بارگاہ میں آپ ہماری سفارش کریں گے؛ آپ ہمارا حال دیکھ رہے

رہے ہیں؟ فرمائیں گے آج رب اکرم اتنے غضب میں ہے کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ کبھی بعد میں ایسا ہو گا مجھے اس نے درخت سے منع فرمایا تھا مجھ سے نافرمانی ہو گئی تھی نفسی، نفسی، تم کہیں اور کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو وہ حضرت نوح کے پاس جا کر عرض کریں گے اے نوح آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام عبد شاکر رکھا ہے آپ ہماری حالت زار دیکھ ہی رہے ہیں، کیا تم رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرماؤ گے؟ فرمائیں گے آج میرا رب اتنا غضب میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ بعد میں ہو گا مجھے اس نے ایک دعا عطا فرمائی تھی جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی تھی مجھے اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ تو لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور خلیل ہیں، رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں، ہماری حالت زار آپ کے سامنے ہے وہ انہیں فرمائیں گے میرا رب نہایت غضب میں ہے ایسا کبھی نہ پہلے ہوا اور نہ بعد میں، میں نے تین باتیں بطور توریہ کی تھیں مجھے آج اس کا فکر ہے تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ کو اس نے رسالات اور کلام سے نوازا ہماری حالت زار پر رحم کرتے ہوئے رب اکرم کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں وہ فرمائیں گے آج رب تعالیٰ سخت غضب میں ہے ایسا نہ پہلے ہوا نہ بعد میں ہو گا میں نے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا مجھے اپنا فکر ہے تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کناں ہوں گے آپ

اللہ کے رسول، کلمہ اور روح ہیں آپ نے پنگوڑے میں گفتگو کی ہماری حالت زار پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری سفارش کرو وہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آج جلال و غضب میں ہے کہ اس سے پہلے اور بعد میں کبھی نہ ہوگا وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے اور کہیں گے مجھے آج اپنا فکر ہے تم جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں، لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ یا محمد، آپ رسول اللہ، انبیاء کے خاتم ہیں آپ کے اگلے پچھلے معاملات کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا ہے ہماری حالت زار پر رحم فرمائیے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش فرمائیے فرمایا میں عرش الٰہی کے نیچے آکر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ مجھے ایسے کلمات حمد عطا فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہ ملیں ہوں گے پھر کہا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ارفع راسك سل تعطه — سر اٹھاؤ، مانگو عطا کیا جائے

واشفع تشفع — سفارش کرو، قبول کی جائیگی

میں سر اٹھا کر عرض کروں گا اے میرے رب میری امت مجھے فرمان ہوگا اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کرو جن پر حساب نہیں اور وہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ داخل ہوں گی قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں میں مکہ اور مقام ہجر کے درمیان کے برابر فاصلہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

باب ۲۶

احوال جنّت و دوزخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا، قرآن کی سورت کی طرح سکھاتے۔

اللھم انی اعوذ بک	اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا
من عذاب جھنم واعوذ	ہوں عذاب جہنم سے، میں
بک من عذاب القبر	عذاب قبر سے تیری پناہ
واعوذ بک من فتنۃ	مانگتا ہوں، میں دجال کے فتنہ
المسیح الدجال واعوذ بک	سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور
من فتنۃ المحیا والممات	زندہ اور فوت شدہ کے فتنہ
(المسلم)	سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ہے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اے اللہ مجھے میرے خاوند رسول اللہ، والد ابوسفیان اور بھائی معاویہ سے ٹھنڈک ولذت عطا فرما آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے نہایت ہی محدود اور مقرر مدتوں اور مقسوم رزق کا سوال کیا ہے کاش تو اللہ تعالےٰ سے یہ مانگتی اے اللہ مجھے عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے اپنی پناہ نصیب فرما تو یہ دعا کہیں بہتر وافضل تھی۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالٰی کے کچھ فرشتے ہیں جو مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، مجالس میں شرکت کے بعد جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالٰی ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں ہم تیرے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل، حمد اور تجھ سے مانگ رہے تھے فرمایا وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں عرض کیا وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے فرمایا کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ عرض کیا نہیں فرمایا ان کا کیا حال ہو اگر وہ میری جنت دیکھ لیں؛ عرض کیا وہ تیرے سے پناہ مانگ رہے تھے فرمایا کس سے؟ عرض کیا اے رب اکرم تیری دوزخ سے فرمایا کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے عرض کیا نہیں فرمایا کیا حال ہو گا ان کا اگر وہ میری دوزخ دیکھ لیتے؛ عرض کیا وہ آپ سے مغفرت و بخشش طلب کر رہے تھے؛ فرمایا میں نے انہیں بخش دیا۔ اور جو مانگتے تھے عطا کیا اور جس سے پناہ مانگتے تھے میں نے پناہ دی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (بخاری)

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمالے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے ڈرو راوی کہتے ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ سے ملاحظہ فرما رہے ہیں پھر تین دفعہ فرمایا آگ سے ڈرو ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ اس کو ملاحظہ فرما رہے ہیں پھر فرمایا آگ سے بچو خواہ کھجور کے چھلکا سے اگر وہ نہیں تو اچھی بات کر کے اس سے بچو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۔ اپنے قریبی خاندان کو متنبہ کیجئے ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھا کیا اور ہر خاص و عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد اپنے آپکو آگ سے بچاؤ ، اے مرہ بن کعب کی اولاد اپنے آپکو جہنم کی آگ سے بچاؤ ، اے ہاشم کے بیٹو اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد اپنی جانوں کو جہنم کے عذاب سے محفوظ کر لو ۔ اے فاطمہ تم بھی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلاشبہ میں قیامت کے دن تمہیں بچانے میں کسی شئے کا مالک نہیں ہوں ۔ (مسلم و بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی ایسے شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی ہو اور چوپائے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگیں میں تم کو پیچھے سے پکڑ کر کھینچوں گا اور تم اس میں گرو گے ۔ (بخاری و مسلم)

امام مسلم نے اسی حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اس شخص کی طرح رہے جس نے آگ کو جلایا ہو تو اس کا ارد گرد روشن ہو گیا تو اس میں کیڑے مکوڑے گرنے لگے۔ تو وہ ان کو نکالتا ہے وہ اس پر غالب آجاتے ہیں اور اس آگ میں گر پڑتے ہیں، فرمایا میرے اور تمہارے درمیان یہ فرق ہے کہ میں نکالوں گا تمہیں پیچھے سے پکڑ کر آگ سے بچاؤں گا تین دفعہ فرمایا بچو آگ سے، تو میں غالب آجاؤں گا اور تمہیں آگ سے نکال دوں گا۔ (المسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور تمہاری مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ کو جلایا تو اس میں پتنگے اور حشرات گرنے لگے وہ شخص انہیں آگ سے نکال دیتا ہو (اسی طرح) میں تم کو آگ سے نکالتا ہوں اور تم پھر اس میں میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گرنے کی کوشش کرتے ہو۔ (المسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ۔

(المسلم)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے کہیں خطبہ دیا کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے سے گرتا ہے اور وہ ستر سال کے عرصہ میں اس کی گہرائی تک پہنچتا ہے اللہ کی قسم

وہ اس کو بھر دیتا ہے۔ کیا تمہیں اس پر تعجب نہیں ہوا؟ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے عرض کی اللہ تعالٰی اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا۔ وہ اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ (المسلم)

انہی سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔ (مسلم)

آپ ہی سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے لیے آگ کا جوتا اور دو تسمے ہوں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا جس طرح ہانڈی کھولتی ہے وہ یہ نہ سمجھ سکے گا کہ کوئی اور بھی اس سے سخت تر عذاب والا ہے حالانکہ وہ ان سب میں ہلکے عذاب والا ہوگا۔ (مسلم و بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کو آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے اور اس کی گرمی کی وجہ سے اس کا دماغ پگھل رہا ہوگا۔ (المسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکے عذاب والے ابوطالب ہوں گے جو آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے اور ان سے انکا دماغ پگھل رہا ہوگا۔ (مسلم)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعض جہنمیوں کو آگ ان کے ٹخنوں تک بعض کو گھٹنوں تک بعض کو کمر تک بعض کو پسلیوں تک اور بعض کو گردن تک پکڑے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آرام وعیش والے دنیادار دوزخی کو لایا جائے گا اسے آگ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی کوئی خیر دیکھی تھی؟ کیا تجھے کوئی نعمت ملی تھی وہ کہے گا اے رب کریم اللہ کی قسم کبھی نہیں۔

اور دنیا میں سخت مصیبت زدہ جنتی کو لایا جائے گا اور اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی وہ عرض کرے گا اے رب کریم اللہ کی قسم کبھی نہیں۔ نہ مجھ پر کوئی تکلیف آئی اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی تھی۔

حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا۔ دنیا جلد ختم ہونے والی ہے اور اس کا کچھ باقی نہ رہا مگر برتن کی تری جتنا اور تم ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والو ہو جس کے لیے کوئی زوال نہیں تم منتقل ہوں بھلائی لے کر جو تمہارے پاس ہے اور فرمایا جنت کے دروازوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اس پر ایک ایسا دن ضرور آنے والا ہے جو ہجوم سے پُر ہوگا۔ (المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے جنت کے دروازوں کے درمیان مکہ اور ہجر جتنا فاصلہ ہے۔ (مسلم اور بخاری)

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ستر ہزار یا سات لاکھ جنت میں ضرور داخل ہوں گے جو ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے۔

اس وقت تک پہلا داخل نہ ہوگا جب تک دوسرا داخل نہ ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا اس کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح ہوگی اور ان کے بعد جن کی ان سے ملاقات ہوگی ان کی صورت آسمان کے چمکدار ستارے کی طرح ہوگی وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ رفع حاجت کریں گے۔ نہ تو ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں

سونے سے بنی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور ان کی انگوٹھیاں عود سلگاتی ہوں گی۔ ان کی ازواج کی بڑی آنکھیں ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک آدمی کے اخلاق کی طرح کے ہوں گے وہ اپنے والد حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے آسمان میں وہ ساٹھ گز کے قد والے ہوں گے۔

اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح صورتوں میں ہوگا وہ نہ تو اس میں تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ اور نہ رفع حاجت کریں گے ان کے برتن سونے سے بنے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی سے بنی ہوں گی۔ ان کی انگوٹھیوں میں عود کی خوشبودار لکڑی پگھلتی ہو گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز حسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ ان کے درمیان اختلاف نہیں ہوگا۔ اور نہ بغض ہوگا۔ ان کے دل ایک شخص جیسے دل کی طرح ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

(بخاری و مسلم)

ایک اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ پھر ان کے بعد جو ان سے ملیں گے وہ آسمان کے بہت زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوگا۔ پھر ان کے بعد ان کے بعد منازل والے ہوں گے۔ (المسلم)

ادنیٰ اہل جنت کا مرتبہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا۔ اہل جنت میں کم مرتبہ کون ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اس وقت آئے گا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اس سے کہا جائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ عرض کرے گا۔ اے میرے رب کیسے۔ لوگ تو اپنی منازل پر پہنچ چکے اور انہوں نے پُر کر لیا ہے۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تیرے لیئے دنیا کے ملک جیسا ملک ہو؟ عرض کرے گا۔ اے میرے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تیرے لیئے اسی کی مثل ہے لیس پانچویں بار کہتے پر وہ عرض کرے گا اے رب میں راضی ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ تیرے لئے ہے اور اس کی مثل دس اور تیرے لئے ہر وہ چیز ہے جس پر تیرا نفس تجھے ابھارے اور تیری آنکھوں کو لذت نصیب ہو۔ پھر وہ عرض کرے گا۔ اے رب میں راضی ہوں۔ عرض کی اے میرے رب ان میں سے بلند مرتبہ والے کون ہوں گے؟ فرمایا! وہ لوگ ہیں جو چاہیں گے تو ان کی تعظیم کی وجہ سے ان کے ہاتھوں پر درخت اُگ آئے گا۔ اور اسی پر وہ سیراب ہوگا۔ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی وہ کسی کے دل میں کھٹکا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ادنیٰ مرتبہ والا وہ شخص ہو گا۔ جس کے چہرے کو اللہ تعالےٰ دوزخ سے جنت کی طرف پھیر دے گا۔ اور اسے سایہ دار درخت دکھایا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے سایہ میں کر دے پھر باقی اس کے جنت میں داخل ہونے کے بارے میں اور اس کی طرف تمنا کے بارے میں حدیث ذکر کی کہ وہ آخر میں کہے گا اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تیرے لئے ہے اور دس اس کی مثل۔ فرمایا۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گا۔ اس کے پاس حوروں میں سے دو اس کی بیویاں آئیں گی وہ کہیں گی تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیئے جس نے تجھ کو ہمارے لیئے زندگی دی اور ہمیں تیرے لیئے فرمایا۔ وہ کہے گا کہ کسی ایک کو میری مثل نہیں دیا گیا۔ (المسلم)

درجاتِ جنت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتی اپنے اوپر والوں کو اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے وہ چمک دار تارے کو (جو شرقی غربی کنارے میں ہو) دکھا رہے ہو۔ ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو انبیا کرام کی منزلیں ہوں گی جن تک ان کے علاوہ کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ فرمایا ہاں کیوں نہیں اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ وہاں پہنچیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق

کی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لیئے تیار کیا ہے ان میں سے دو درجوں کا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔ (بخاری)

جنتی خیمے

: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے لیے جنت میں ایک کھول دار موتیوں کا خیمہ ہوگا۔ اس کی لمبائی بلندی ساٹھ میل ہوگی۔ مومن کیلئے اس میں اس کے گھر والے ہوں گے مومن ان کے گرد گھومے گا۔ پس وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے۔ (بخاری و مسلم)

جنتی نہریں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے درمیان سیر کرتے ہوئے میں نے ایسی نہر کو دیکھا جس کے کنارے خالی موتیوں کے قبوں سے بنتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا

هذا الكوثر الذی اعطاك ربك — یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی۔

فرمایا فرشتے نے ہاتھ مارا تو اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔

جنتی باغات وپھل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ کو سوار سو سال میں بھی قطع نہیں کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاۗءٍ مَّسْكُوْبٍ — اور لمبے لمبے سائیوں میں اور پانی کی آبشاروں میں۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کو ایک تیز رفتار دبلے گھوڑے پر سوار شخص سو سال میں بھی قطع نہیں کر سکے گا۔ (البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کبھی کانوں نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر کھٹکیں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ — جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

(بخاری ومسلم)

جنتی کھانوں کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اہلِ جنت کھائیں گے، پئیں گے اور نہ ناک جھاڑیں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب اور ان کے کھانے کا ڈکار مشک کی طرح ہوگا تسبیح و تکبیر انہیں الہام کی جائے گی جس طرح تم سانس لیتے ہو۔ (المسلم)

اہلِ جنت کے کپڑے، زیورات اور بیویاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو جنت میں جائے گا وہ خوش رہے گا کبھی غمگین نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی اور جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ (المسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام چلنا دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کا درمیان خوشبو سے بھر دے اور اسے چمکا دے اور اس کے سر کی مانگ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی شکل پر ہوگا پھر جو ان کے بعد ہوگا وہ تیز چمکدار

تارے کی روشنی میں ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں گی جس کی پنڈلیوں کی حسن کی وجہ سے گوشت کے اوپر سے دیکھی جائے گی اور جنت میں کوئی کنوارا نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

جنت کا بازار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی ہر جمعہ کو آئیں گے شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر گرد ڈالے گی جس سے ان کا حسن وجمال بڑھ جائے گا تو ان سے ان کے گھر والے کہیں گے کہ اللہ کی قسم تم تو ہمارے پیچھے حسن وجمال میں بڑھ گئے ہو تو یہ کہیں گے اللہ کی قسم تم لوگ بھی ہمارے پیچھے حسن وجمال میں بڑھ گئے ہو۔ (المسلم)

اللہ تعالےٰ کا دیدار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم چودھویں کی رات میں چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو ؟ عرض کیا نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا تم سورج کے بارے میں شک کرتے ہو جب بادل نہ ہو ؟ عرض کی نہیں فرمایا تم اسی طرح اسے دیکھو گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ شئے چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے منہ روشن نہ کر دیئے، کیا تم نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی فرمایا رب اکرم حجاب اٹھا دے گا یہ اللہ کی ذات کے نظارے کریں گے تو انہیں کوئی چیز رب تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ پیاری نہیں دی گئی ہوگی۔

پھر یہ آیت تلاوت کی۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى   نیکو کاروں کے لیے اچھی چیز

وَ زِيَادَةٌ   (المسلم)   اور اضافہ ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے جنت میں ایک کھولدار موتیوں کا خیمہ ہوگا۔ اس کا عرض ساٹھ میل ہوگا۔ اور اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے اہل ایمان اس کا چکر لگائیں گے اور دو جنتیں جن کے برتن چاندی کے حتیٰ کہ جو کچھ جنت میں ہوگا سب چاندی کا ہوگا اور اسی طرح دو اور جنتیں ہوں گی جن کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی۔   (بخاری و مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہلِ جنت کو آواز دے گا۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں۔ ساری بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ وہ فرمائے گا، کیا تم خوش ہو؟ عرض کریں

وَنُودُوْا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (مسلم)	اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی، صلہ ہے تمہارے اعمال کا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے ۔ تو موت کو لایا جائے گا ۔ یہاں تک کہ اسکو جنت و دوزخ کے درمیان باندھا جائے گا ۔ پھر اس کو ذبح کیا جائے گا ۔ اور ایک ندا دینے والا ندا دے گا ۔ اے اہل جنت ! اب موت نہیں اے اہل دوزخ اب موت نہیں تو جنتی خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے ۔ اور دوزخی بہت غمگین ہوں گے ۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائینگے پھر اُن کے درمیان ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرے گا ۔ اے اہلِ جنت اب موت ختم، اے اہلِ نار، اب موت ختم ہر چیز جو اُن میں ہوگی ہمیشہ وہیں رہے گی ۔

(بخاری و مسلم)

اب ہم اس مختصر اور خوبصورت کتاب کو اس فرمان پر ختم کر رہے ہیں جس پر امام بخاری نے اپنی صحیح کا اختتام کیا ۔ اور وہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے کتاب الذکر میں گزری ہے ۔

رسالتمآب، صلی اللہ علیہ وسلم، نے فرمایا۔

کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن	دو کلمات رحمٰن کو بہت پیارے ہیں
خفیفتان علی اللسان	ان کلمات کا زبان سے ادا کرنا آسان
ثقیلتان فی المیزان۔	ہے لیکن وہ میزان ترازو پر بھاری ہیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ"

دونوں جہاں میں سرخروئی
اور کامیابی کی ضمانت

بہت قیمتی پر ایک منفرد کتاب

محبت و اطاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف
ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر (مدینہ منورہ)

ترجمہ
مفتی محمد خان قادری

حجاز پبلیکیشنز
مرکز الاویس دربار مارکیٹ
(سستا ہوٹل) گنج بخش روڈ لاہور